

Posted On Kitab Nagri

Luta Hai Dil Ko Teri Ada Ne

Manya Khan



www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

Luta Hai Dil Ko Teri Ada Ne

Manya Khan

آج ڈرائیور چاچا چھٹی پر تھے اور گھر میں کوئی تھا نہیں جو اسے چھوڑ آتا یونی کیونکہ سب مرد صبح صبح آفس جا چکے تھے اور اس نے کسی کو کہا بھی نہیں تھا چھوڑ آنے کا۔ یونی جانے کے لیے وہ گیٹ سے باہر نکلی تو باہر گلی میں سامنے والے گھر کی فاطمہ باجی کی دس سالہ بچی کو کھیلتے دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ دس کا ٹائم ہو رہا تھا اور اس وقت تو سب بچے سکول ہوتے تھے۔

حیرت اس کی زیادہ اس لیے تھی کیونکہ فاطمہ باجی کبھی بھی اپنے بچوں کو چھٹی نہیں کرنے دیتی تھیں۔ لالے ایدھر آو۔ اس نے سامنے کھیلتی بچی جس کا نام لاریب تھا اسے اس کے نیک نیم سے بلاتے ساتھ ہاتھ سے آنے کا اشارہ بھی کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جی معصومہ باجی؟ وہ بھاگ کر اس کے پاس آتی بولی۔ باجی کی کچھ لگتی آج سکول کیوں نہیں گئی تم؟؟ اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا۔ باجی ہمیں چھٹیاں ہیں۔ اس نے اپنی چھوٹی سے سائل دیتے کہا جس سے اس کے گال پر ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔ وہ تو سہی ہے مگر کیوں ہوئی ہیں چھٹیاں؟؟

اس نے ایک اور سوال کیا۔ باجی ہماری ٹیچر صدمے میں ہیں۔ اس بچی نے معصومہ سامنے بناتے کہا۔ اوو واللہ خیر کرے پر کس بات کا صدمہ ہے اسے؟؟ اسے واقعہ دکھ ہوا تھا۔ معصومہ باجی ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے۔ لالے نے تھوڑا سا آگے ہوتے ایسے بتایا جیسے بہت راز کی بات ہو۔ اوہو بہت افسوس ہوا۔

اللہ صبر دے انہیں۔ اچھا تو ایسا کرو ان کے گھر جا کر ان سے کہو کہ میری باجی کہہ رہی تھیں کہ آپ شوہر کی قبر کی مٹی تھوڑی سے لے کر پانی میں گھول کر پی لیں اس سے انہیں صبر آجائے گا۔ اس نے اظہارِ افسوس کرتے ساتھ ایک صلاح بھی دی تھی۔ پر آپ وہ تو صدمے میں ہیں نہ اس لیے گھر سے نہیں نکلتیں۔

www.kitabnagri.com

لالے نے پریشانی سے کہا۔ جبکہ معصومہ کو اس کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی لالے سے تین سال بڑی اس کی بہن بھی آگئی تھی۔ یہ کیا بول رہی ہے اریہ؟؟ اس کی ٹیچر کو ہوا کیا ہے؟؟ معصومہ نے الجھتے ہوئے اریہ لالے کی بہن سے پوچھا۔ آپ وہی جو شوہر کے مرنے کے بعد عورت جس میں ہوتی ہے۔ اریہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

انف خدایا لالے میں کیا کروں تمہارا؟؟ صدمے میں نہیں پاگل عدت میں ہے تمہاری ٹیچر۔ جب اسے اصل بات سمجھ آئی تو ماتھے پر ہاتھ مارتی وہ لاریب سے بولی جو اس کے ڈانٹنے پر دانت نکال رہی تھی۔ اریبہ اتنی گرمی میں تم نے یہ موٹے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں؟؟ اب اس نے اریبہ کو انگست میں کھد رہنے دیکھ پوچھا۔

کہاں آپنی لدر پہنی ہے۔ اریبہ نے منہ بگارتے کہا جبکہ اس کے جواب پر معصومہ نے پہلے سولیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا مگر جب بات سمجھ آئی تو اسے ہسی کے ساتھ ساتھ خود پر غصہ بھی آیا جو ان دونوں بہنوں سے بات کرنے کھڑی ہو گئی تھی۔ اوپا گل لڑکی لدر نہیں ہوتا گھدر ہوتا ہے۔ اس نے آنکھیں نکالتے اسے کہا۔

وہی آپنی جو بھی ہو۔ اریبہ نے لا پرواہی سے کہا۔ بھاگ جاو یہاں سے دونوں چلو بھاگو صبح صبح دماغ خراب کر رہی ہو دونوں۔ اس نے دونوں کو انگلی سے جانے کا اشارہ کرتے کہا جس پر وہ دونوں بھاگ بھی گئی تھیں۔ ان کے جاتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نے بسیرا کیا تھا۔ وہ دونوں بہنا ایسی ہی بونگیاں مارتی ہی رہتی تھیں۔

ابھی پچھلی بکرا عید کی رات کی ہی تو بات تھی جب اریبہ اس کے پاس آکر بولی تھی ”معصومہ آپنی باہر ہر جگہ لینڈے ہی لینڈے نظر آرہے ہیں“ معصومہ کا تو ہس ہس کر براہال ہو گیا تھا اس کی بات پر جو لیلے (بکرے) کو لینڈے کہہ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اور لالے کی تو الگ ہی بات تھی۔ ایک بار اس نے لاریب سے پہیلی پوچھی تھی کہ نیکا جیسا ہی اودی کھیچ کے پیٹ لائی۔ جس کا جواب لالے نہ مولوی دیا تھا اور اس کا ہس ہس کر ایسا براہال ہوا تھا اتنا برا کہ وہ ہستی ہستی کرسی سے نیچے گر گئی تھی۔ وہ خود شراتوں کی پڑیا تھی اسی لیے محلے کے سب شرارتی بچوں سے اس کی بنتی تھی۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں مگن مسکراتی ہوئی گلی کی نکر پر پہنچی ہی تھی کہ تبھی سامنے سے ایک گاڑی اتی اس کے پاس آکر رکی تھی اور اس میں سے اس کا تایا زاد شہریار نکلا تھا۔ شیری تم اس وقت یہاں کیسے؟؟ تم تو آفس چلے گئے تھے صبح۔ اس نے حیرت سے پوچھا۔

ہاں گیا تھا پر مجھے پتا تھا کہ ڈرائیور انکل نہیں ہیں گھر اور تم اس وقت خوار ہوتی یونی جا رہی ہو گی تو میں جلدی سے اگیا تمہیں ڈراپ کرنے۔ شہریار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اویار شکریہ شکریہ پتا میں دعا کر رہی تھی کہ کوئی آہی جائے تاکہ چل کر پندرہ منٹ کا سفر نہ کرنا پڑے۔ معصومہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بس دیکھ لو اسی لیے میں کہتا ہوں کہ

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے

اور

پٹاخہ پھٹے تو..

ٹھاہ ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شہر یار نے مسکراتے ہوئے ادھا جملہ بولا تھا جبکہ آخری جملہ دونوں نے مل کر بولا تھا اور پھر ہستے ہوئے ہائے فائے کرتے گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی شہر یار گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اور اس کی گاڑی کا رخ معصومہ کی یونی کی طرف تھا۔

.....'.....:.....:.....'

آئیے آپ کو ملاتے ہیں شاہ مینشن کے لوگوں سے۔ سب سے پہلے اکرم شاہ اور ان کی بیوی سفینہ بیگم جن کے چار بچے ہیں۔

تین بیٹے اور ایک بیٹی۔ سب سے بڑے بیٹے کا نام اسفند شاہ اور ان کی بیگم کا نام روزینہ جن کے تین بچے ہیں۔ بڑا بیٹا عارش جو کہ بقول معصومہ کے کھڑوس طبعیت دوسرا بیٹا شہر یار جولی پرسن اور تیسری بیٹی مریم کیوٹ سی ہس مکھ مزاج۔

پھر آتے ہیں اکرم صاحب کے دوسرے بیٹے جن کا نام ہے احسن شاہ اور ان کی بیوی آسیہ ان دونوں کا ایک ہی بیٹا ہے جس کا نام علی شاہ شہر یار کی طرح جولی۔ تیسرے نمبر پر اکرم صاحب کی بیٹی تھی جس کا نام تھا شمینہ مگر کچھ سال پہلے وہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک کار ایکسیڈنٹ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں اور ان کی ایک بیٹی کنزہ شاہ مینشن میں ہی رہنے لگی۔

جس کی کسی سے نہیں بنتی تھی کیونکہ وہ بقول معصومہ کے اکڑو مزاج کی تھی اور اسی کے بقول عارش اور کنزہ کی جوڑی اگر بنے تو بیسٹ بنے۔ پھر آخر میں اکرم صاحب کے چھوٹے بیٹے اظہر شاہ اور ان کی

Posted On Kitab Nagri

بیوی رابعہ جن کے تین بچے ہی ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا عرش جو کہ بالکل نیچر میں عارش جیسا کیونکہ عارش کا بیسٹ فرینڈ ہے لیکن کچھ حد تک مزاق کر لینے والا۔

دوسرے نمبر پر پریزے جو کہ کم گو اور سب کا خیال رکھنے والی لڑکی اور تیسرے نمبر پر معصومہ جس میں گھر میں سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے سب کی جان تھی سوائے عارش اور کنزہ کے کیونکہ عارش کو اس کی بچنے بھری حرکتیں بری لگتیں تھیں اور کنزہ ویسے ہی سڑیل تھی۔ یہ سب تھے شاہ مینشن کے لوگ۔

.....

وہ کمرہ بند کیے بیڈ پر گھٹنوں پر سر رکھے آنکھوں میں آنسوؤں سجائے غم کی مورت بنی بیٹھی تھی اس گزرے ڈیڑھ سال میں اس کی زندگی بد سے بدتر گزری تھی اور گزر رہی تھی۔ اس کو اس کے بابا کے نا کردہ گناہ کی سزہ مل رہی تھی۔ اس ڈیڑھ سال میں اس کی ہر رات قیامت اور ہر دن سولی پر گزرتا تھا۔ وہ اس ستم گر کے ستموں کو یاد کرتی اپنی قسمت پر رونے میں مصروف تھی کہ تبھی اس کے پاس بے بی کاٹ میں پڑے اس کے تین ماہ کے بیٹے کی رونے کی آواز نے اسے سوچوں سے باہر نکالا تھا۔ کیا ہوا ماما کی جان کو؟؟

Posted On Kitab Nagri

بس بس چپ میری جان - وہ جلدی سے اپنے آنسوؤں پونچھ کر اپنے بیٹے کو گود میں اٹھاتی اسے چپ کروانے لگی مگر شاید اس ننھی جان کو بھوک لگی تھی اسی لیے وہ جلدی سے اسے فیڈ کروانے لگی - اس پل اپنے بیٹے میں مگن وہ سارے دکھ سارے زخم بھلا گئی تھی جو اس ستم گر کے دیے گئے تھے - وہ اچھے سے جانتی تھی کہ جب اس کے شوہر نے آجانا تھا تو اس کی جان کا عزاب پھر شروع ہو جانا تھا اس لیے کچھ پل وہ اپنے بیٹے کے ساتھ سکون کے گزار سکتی تھی -

.....

تمہیں کیا ہوا ہے؟ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تمہارا؟؟ وہ جو لاونچ میں اداس سی بیٹھی تھی مریم نے اس کے پاس جا کر حیرت سے پوچھا کیونکہ معصومہ اور خاموشی سے کہیں ٹک کر بیٹھ جائے یہ تب ہی ہوتا تھا جب وہ اداس ہوتی یا کسی سے ناراض ہوتی - اس وقت سب عورتیں اپنے اپنے کمروں میں تھیں جبکہ سب مرد آفس میں تھے لیکن معصومہ بی بی اداس سی لاونچ میں بیٹھی تھیں -

ہٹلر آ رہا ہے واپس - اس نے بنا اوپر دیکھے زمین پر ہی نظریں جمائے آہستہ آواز میں کہا - ہٹلر یعنی عارش بھائی؟؟ مریم نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا - ہاں تو اور کیا وہ ہی تو ہیں ہٹلر اور کون ہو سکتا ہے - اتنے مزے کے گزر رہے تھے یہ دن میرے جو ایک ہفتہ وہ میٹنگ کے لیے اسلام آباد گئے ہوئے تھے مگر اب واپس آ رہے ہیں -

Posted On Kitab Nagri

سارا سکون غارت کرنے۔ میرا بس چلے نہ تو میں ان کو کہیں دور در دور بھیج آؤں تاکہ سکون سے ساری زندگی گزاروں کم سے کم ان کی ہر وقت ڈانٹ سننے کو تو نہیں ملے گی نہ۔ ہر وقت مجھ پر غصہ کرتے ہیں کہ یہ نہ کرو، وہ نہ کرو، ایسے بیٹھو، ایسے چلو، ایسے ہسو اور جو ہر وقت ان کی زبان پر لفظ ہوتا ہے وہ یہ کہ بچی نہیں ہو اب بڑی ہو جاؤ تمیز سیکھو۔

وہ ایک دم صوفے سے کھڑی ہوتی پھٹ ہی پڑی تھی۔ جبکہ مریم اچھے سے اس کی حالت سمجھ سکتی تھی اس کا ہسنے کو تو بہت دل کر رہا تھا مگر ہسنے کی بجائے وہ معصومے کہ پیچھے دیکھتی چہرے پر خوف سجائے کھڑی تھی۔ عارش ببب.. بھائی آپ کک.. کب آئے؟؟ مریم کے الفاظ پر معصومہ کا سانس سوکھا تھا۔ عع... عا.. عارش ببب.. بھائی مم.. میں تت... تو مزاق کک... کر رہی تھی۔ معصومہ نے بنا پیچھے مڑے آنکھیں زور سے بند کرتے سوکھے سانس کے ساتھ اٹکتے ہوئے کہا تھا مگر جواب میں عارش کی گرجتی غصے سے بھرپور آواز کی بجائے مریم کے چھوٹے قہقہوں پر اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں اور جلدی بھی سے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں عارش کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

مریم کی چیخیں سیسیسی!! غصے سے مریم کو دیکھتے وہ زور سے چیخی تھی جبکہ مریم کا ہس ہس کر رہا ہاں تھا۔ تم نہ مجھ سے بات بھی نہ کرنا آج کے بعد۔ غصے سے ہوئے لال چہرے کو بھلائے وہ بولی تھی۔ اچھا نہ سوری سوری میری جان۔ مریم اپنی ہسی ضبط کرتی اس کے پاس آتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

بات نہ کرو مجھ سے۔ اس کا منہ ابھی بھی پھولا ہوا تھا۔ یار بس نہ معاف کر دو اب نہیں کرتی تمہیں تنگ۔
 - ویسے ایک بات تو بتاؤ اگر اتنا ہی ڈرتی ہو تو کیوں اس طرح سے ان کے بارے میں بولتی ہو۔ مریم کے
 پوچھنے پر اس کا جوش پھر سے جاگ اٹھا تھا۔ کوئی نہیں ڈرتی میں آپ کے بھائی عارش، بارش، خارش سے
 - سمجھتے پتا نہیں کیا ہیں خود کو۔

اپنی بوڈی کا بڑا غرور کرتے ہیں نہ مجھے تو سانڈ لگتے ہیں۔ اپنی بھر اس نکالتے وہ آخر میں عارش کی پیکیس
 والی بوڈی کو سانڈ کی بوڈی سے ملاتی ہستے ہوئے مریم کے آگے ہائے فائے کے لیے اپنا ہاتھ کر گئی مگر
 مریم کا تو اپنا سانس اب واقع سوکھا ہوا تھا۔ عارش بھائی۔ مریم نے آنکھوں میں خوف لیے پیچھے دیکھتے
 کہا۔

بس کر دو اب نہیں میں ڈرنے والی۔ جانتی ہوں کہ کوئی بھی نہیں...۔ اس بار بھی مریم کا مزاق سمجھتے وہ
 ہستے ہوئے بولتے پیچھے پلتی تھی مگر سامنے عارش کو لال آنکھوں سے خود کو گھورتا دیکھ اس کے الفاظ
 منہ میں ہی دم توڑ گئے تھے اور وہ گرتے گرتے بچی تھی۔ عمع... عارش بھائی آپ کب آئے؟؟
 اس نے اٹکتے اٹکتے پوچھا۔ جب تم میری تعریفیں کر رہی تھی۔ اس نے کھا جانے والی نظروں سے
 اسے دیکھتے چباتے ہوئے کہا جبکہ معصومہ آگے سے کھسیانی ہسی ہسی دی تھی۔ دادی، امی، چاچی، تائی
 امی کدھر ہو سارے نکل آؤ کمروں سے دیکھو عارش بھائی آگئے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے کہ عارش اس کی اچھے سے کلاس لیتا اس نے جلدی سے سب کو آوازیں لگانی شروع کر دیں تھیں کیونکہ ایک یہی طریقہ تھا سامنے کھڑے جلاد سے بچنے کا۔ اور واقعہ وہ اس چال میں کامیاب بھی ہو گئی تھی کیونکہ دادی، تائی سب لوگ آگئے تھے اور عارش اسے گھور کر دیکھتا سب سے ملنے لگ گیا تھا۔

اسے سب میں مگن دیکھ وہ موقع دیکھتی وہاں سے نودو گیارہ ہو گئی تھی کیونکہ عارش کا کوئی بھروسہ نہیں تھا سب سے ملنے کے بعد وہ اس کی سب کے سامنے ہی کلاس لے لیتا۔

.....

سب سے ملنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ اسے اچھے سے معلوم تھا کہ معصومہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی اس لیے اس کا ارادہ بعد میں اس کی کلاس لینے کا تھا۔ ابھی فریش ہونے کے بعد وہ شیشے کے سامنے شرٹ لیس کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا کہ تبھی اچانک اپنے مسلز اور پیکس کو دیکھ اس کے کانوں میں معصومہ کے اپنی بوڈی کے بارے میں کہے گئے الفاظ گونجے تھے۔

وہ میٹنگ کے سلسلے میں اسلام آباد گیا ہوا تھا اور آج ویسے تو اس نے رات جو آنا تھا لیکن جلدی ہی آ گیا تھا مگر گھر داخل ہوتے ہی معصومہ کے الفاظ سن اس کا میٹر گھوم گیا تھا۔ ابھی بھی خود کو شیشے میں دیکھتے اس کا دایاں ہاتھ خود بخود شیشے کی طرف بڑھا اور وہ شیشے میں نظر آتے اپنی بوڈی کے عکس کو چھو کر دیکھنے لگا۔ کیا واقعہ میری بوڈی ساندھ جیسی ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

لیکن میری اس بوڈی پر لڑکیاں مرتی ہیں۔ وہ خود سے آہستہ آواز میں بڑبڑایا مگر اچانک حوش میں آتے ہی اس نے ہاتھ پیچھے ہٹایا تھا۔ یہ کیا کر رہے ہو عارش تم؟؟ وہ تو ہے ہی پاگل تم کیوں پاگل بن رہے ہو؟؟

تمہاری بوڈی ایک دم پرفیکٹ ہے۔ اس کم عقل کو کیا پتا اس سب کے بارے میں خود جو نازک مزاج ہے اتنی کہ ہو اسے بھی اڑ جائے۔ خود سے بڑبڑاتا وہ بیڈ پر رکھی شرٹ اٹھا کر پہنتا بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔ اس کا ارادہ کچھ دیر آرام کرنے کا تھا۔

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی کھانا بنانے میں مصروف تھی کیونکہ اس کے شوہر کے آنے میں کچھ ہی وقت رہ گیا تھا اور گھر آتے ہی اسے کھانا چاہیے ہوتا تھا وہ بھی اسی کے ہاتھ کا بنا۔ اس کا بیٹا کب سے رو رہا تھا اور ملازمہ اسے چپ کرواتے کرواتے تھک گئی تھی مگر اسے تو ابھی بس اپنی ماں چاہیے تھی۔

اپنے بیٹے کی رونے کی آواز سن کر اس کے ہاتھ اور جلدی جلدی سے کام کر رہے تھے تاکہ جلدی سے کام ختم کر کے وہ اپنے بیٹے کو اٹھا سکے۔ ابھی وہ بریانی دم پر لگاتے پیچھے ہٹی ہی تھی کہ تبھی باہر سے اسے اپنے شوہر کی چنگارتی ہوئی آواز آئی تھی جو غصے میں اسے آوازیں دے رہا تھا۔

وہ بھاگ کر کچن سے باہر نکلی مگر سامنے ہی وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے کچن کی جانب ہی آرہا تھا۔ کدھر مری ہوئی تھی تم؟؟ بچے کے رونے کی آواز نہیں آرہی تھی تمہیں؟؟ اس کو سامنے دیکھتے ہی وہ بھرکنا شروع ہو گیا تھا۔ جج... جی وہ مم... می... میں کھا.... نابنا رہی... رہی تھی آ... آپ کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

اس نے نظریں نیچی رکھے ڈرتے ڈرتے کہا۔ بھاڑ میں جائے کھانا۔ بھوکا نہیں مر جانا تھا میں نے اگر تم کھانا نہ بناتی تو۔ پکرو سلال کو اور آج کے بعد اگر تم نے میرے بیٹے سے لاپرواہی برتی تو جان نکال دوں گا تمہاری۔ اپنے باپ کو تو میں کھوچکا تمہارے باپ کی وجہ سے مگر اپنے بیٹے کی آنکھوں میں تمہاری وجہ سے ایک آنسو بھی برداشت نہیں کروں گا۔

سلال کو اسے پکراتے وہ اسے تنبیہ کرتا بولا جبکہ وہ کہنا چاہتی تھی کہ سلال اس کی بھی اولاد ہے اور بھلا ایک ماں کب اپنی اولاد کی آنکھوں میں آنسو برداشت کر سکتی ہے مگر وہ صرف یہ سوچ ہی سکی کہنے کی ہمت اس میں نہیں تھی اگر کہہ بھی دیتی تو عذاب اس کی نازک جان نے ہی جھیلنا تھا۔ جاو اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔ جاو جا کر اسے سلاؤ۔

اسے وہیں اپنی جگہ کھڑا دیکھ وہ چیختے ہوئے بولا جبکہ اس کے یوں بولنے پر وہ ڈر کے مارے ایک دم کانپ گئی تھی مگر پھر فوراً وہاں سے سلال کو گلے لگائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ سلال کو سلا کر نیچے آ جانا وہیں کمرے میں نہ مری رہنا۔ نیچے آ کر کھانا وغیرہ ٹیبل پر سیٹ کرنا کیونکہ کائنات آرہی ہے اور وہ یہیں ڈنر کرے گی میرے ساتھ اور خبردار جو تم نے ڈنر کے وقت اپنی منہوس شکل اسے دیکھائی تو۔

Posted On Kitab Nagri

بلاوجہ اس کا موڈ خراب کرو گی۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے درمیان میں ہی پہنچی تھی کہ پیچھے سے اپنے شوہر کے الفاظ پر اس کے قدم تھمے تھے اور کائنات کا نام سن کر اس نے تکلیف اور غم سے آنکھیں زور سے میچ لیں تھیں۔

.. اس کی آدھی بلکہ ساری تکلیفوں کی وجہ ہی وہ لڑکی تھی مگر وہ بے بس تھی کیونکہ وہ اس کے شوہر کی چاہت تھی اور شوہر بھی وہ جس کے لیے وہ صرف ایک بدلہ تھی اور کچھ نہیں۔ اس کی تو اپنے شوہر کے نزدیک ایک جوتی کی بھی اوقات نہیں تھی۔

وہ مجبور تھی سب سہنے کے لیے مگر اتنا وہ جان گئی تھی کہ آج کی رات پھر اس پر بھاری تھی کیونکہ کائنات نے جاتے ہوئے پھر اس کے شوہر کو اس کے خلاف بھرکا جانا تھا جس کا نتیجہ اس کی نازک جان نے سہنا تھا۔

ابھی سے رات کا سوچ کر اس کا پورا وجود کانپ گیا تھا۔ وہ ایسی تو نہیں تھی ڈرنے والی بلکہ وہ تو بہت بہادر تھی کسی سے نہ ڈرنے والی اپنے بابا کی لاڈلی مگر اب اس گزرے ڈیڑھ سال میں وہ ایسی ہو گئی تھی کہ ہوا کی آواز سے بھی ڈر جاتی تھی اور وہ وجود جو پہلے بھرا بھرا ہوتا تھا اب تو مانو ہڈیوں کا ڈھانچا بن گیا تھا۔ شروع میں تو اس کو سارے دن میں ایک روٹی ملتی تھی وہ بھی سوکھی مگر پھر جب وہ امید سے ہوئی تو اسے دو وقت کا کھانا دیا جانے لگا مگر اس ظالم نے اپنے ظلم کم نہ کیے۔ اب بھی سلال کے پیدا ہونے کے

وہ سلال کو فیڈ کروا کر سلاتی خود کمرے سے باہر نکل گئی تھی کیونکہ اب اسے ٹیبل بھی سیٹ کرنا تھا ٹائم پر ورنہ جسم پر موجود پیرا نے بیلٹ کے نیل کے نشانوں کے ساتھ کچھ نئے نشان بھی بن جانے تھے۔



ارے نہ بابا خنہہ.....

وہ مست سی آنکھیں بند کیے اپنے کمرے میں کانوں پر ہیڈ فون لگائے ساتھ ساتھ ناچتے ہوئے اپنے دوپتے کے دونوں سروں کا پکرے اسے گول گول کھمار ہی تھی کہ آخر میں ڈوپٹے کو گھماتے ہوئے پیچھتے مڑتے ہی اسے ایک دم جھٹکا اس انداز میں دیا کہ جیسے کسی کو اس کے ذریعے قریب کرنا چاہتی ہو

Posted On Kitab Nagri

مگر جب واپس ڈوپٹہ کھینچنے پر واقع ہی اسے محسوس ہوا کہ جیسے کوئی ہوڈوپٹے کے درمیان تو اس نے آنکھیں کھولیں تھیں مگر ڈوپٹے میں عارش کو پھسا دیکھ اس کا گانا بچ میں ہی دم توڑ گیا تھا۔ ایک تو اس کھڑوس نے اسے گانا گاتے دیکھ لیا تھا بلکہ سن لیا تھا اور اسے اچھے سے یاد تھا عارش نے کافی مرتبہ اسے گانا گانے سے منع کیا تھا۔ آج تو پھر وہ پکری گئی تھی گانا گاتی اوپر سے گانے کے بول بھی سونے پر سہا گاتھے۔

عارش بھائی مم... میرا مطلب عارش بھائی وہ میں وہ.... یہ میں تو نہیں گارہی تھی یہ تو میں ہوں ہی نہیں میرا مطلب میں ہی ہوں پر وہ!! ڈوپٹے کے پلو چھوڈو گی یار پھاڑ دوں؟؟ معصومہ تو بوکھلاہٹ میں نا جانے کیا سے کیا بول رہی تھی اور نہ ہی اسے عارش کی کمر کے گرد لپٹے اپنے ڈوپٹے کا بھی ہوش رہا تھا۔ وہ بول ہی رہی تھی کہ تبھی عارش نے اس کی بات بچ میں کاٹتے گرجتی آواز میں کہا۔ ہہہ.. اں ہٹاتی ہوں نہ۔

.. عارش کے کہنے پر اس نے جلدی سے اپنے ڈوپٹے کا ایک پلو چھوڈ دیا تھا جس سے ڈوپٹا عارش کی کمر کے گرد سے ہٹ گیا تھا۔ اچھے سے لوڈوپٹہ۔ یہ اچھے سے اوڑھنے کے لیے ہوتا ہے نہ کہ ناچتے ہوئے اسے گھمانے کے لیے اور نہ ہی زمین پر جھاڑ دینے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

عارش نے زمین پر جھولتے اس کے ڈوپٹے کو اٹھا کر اس پر پھنکتے ہوئے کہا۔ سوری بھائی۔ سر پر ڈوپٹہ لیتے اس نے جلدی سے معافی مانگی تھی۔ تم کب.....!! پلیز زرارش بھائی ڈانٹے گامت میرا موڈ آج بہت اچھا ہے۔ اس سے پہلے کہ عارش اس کی کلاس لیتا معصومہ جلدی سے بولی تھی۔

ڈانٹوں نہ تو اور کیا کروں؟؟ تم کب سدھر وگی معصومہ؟؟ نام تمہارا معصومہ ہے اور حرکتیں تمہاری شیطانوں والی ہے۔ اور زرارہ تو بتاؤ آج کس بات پر موڈ اچھا ہے تمہارا ویسے تو ہر وقت ہی اس طرح کا موڈ ہوتا ہے تمہارا اور کس خوشی میں یوں جاہلوں کی طرح گا کر ناچ رہی ہو؟؟ ایسا ہو سکتا تھا کہ معصومہ کو ڈانٹنے کا کوئی موقع عارش اپنے ہاتھ سے جانے دے۔

وہ صغرا خالہ کی بیٹی ساجدہ کی شادی ہے نہ اس کی شادی میں میں اور شہریار ڈانس کریں گے اسی لیے پریکٹس کر رہی تھی۔ معصومہ نے اسے خوش ہوتے وجہ بتائی جیسے کہ وجہ سننے کے بعد تو عارش کچھ کہے گا ہی نہیں۔ ٹانگیں نہ توڑ دوں گا تم دونوں کی اگر تم دونوں نے وہاں ڈانس کرنا تو دور سوچا بھی تو وہ بھی اس بے ہودہ گانے پر۔

www.kitabnagri.com

اور خبردار جو تم نے وہاں کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو۔ شریف اور سلجھی ہوئی لڑکیوں کی طرح رہنا وہاں۔ سمجھی؟؟ معصومہ جو عارش کے ڈانس کرنے سے منع کرنے پر برے برے منہ بنا رہی تھی اس کے آخر میں پوچھنے پر جلدی سے ہاں میں سر ہلا گئی۔ چائے چاہیے تھی مجھے سرد درد کر رہا تھا مریم کو دیکھنے آیا تھا یہاں کہ کہیں تمہارے پاس نہ ہو مگر یہاں آ کر تو اور سرگھوم گیا میرا۔

Posted On Kitab Nagri

سر کو ہاتھ کی انگلیوں سے مسلتے ہوئے کہتے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ معصومہ نے پیچھے سے اسے زبان چڑھائی تھی۔

ٹھنڈی ٹھنڈی پون !!

جلتا ہے یہ بدن !!

جی چاہتا ہے بنالوں !!

تجھ کو اپنا سجن !!

معصومہ میں یہیں ہوں ابھی۔ وہ جو عارش کے جاتے ہی پھر شروع ہو گئی تھی عارش کے پھر سے کمرے کے دروازے کے سامنے آکر بولنے پر وہ بنا دھر اُدھر دیکھے واش روم میں بھاگ گئی تھی جبکہ عارش نہ میں سر ہلا کر رہ گیا تھا۔ وہ واقع نہیں سدھر سکتی تھی۔

.....

معصومہ آج بھی میں تمہیں چھوڑ آؤں گا۔ وہ جو عرش سے کہہ رہی تھی اسے یونی چھوڑ کر آنے کے لیے شہریار کے کہنے پر اسے دیکھنے لگی جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کر رہا تھا۔ اوکے پھر عرش بھائی میں جارہی ہوں شیر کی ساتھ۔ وہ جلدی سے شہریار کا اشارہ سمجھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن ابھی تو تمہارا موڈ تھا میرے ساتھ جانے کا۔ عرش نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔ ہاں تو موڈ کا کیا ہے بدلتا رہتا ہے بندے کا۔ میرا بھی بدل گیا۔ اس نے کندھے اچکا کر کہا جس پر عرش کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

اوکے تم چلی جاو شیر کے ساتھ مجھے بھی عارش کے ساتھ ضروری میٹنگ کے لیے نکلنا ہے اور ہاں شیر کاڑی آرام سے چلانا اور گڑیا کو یونی چھوڑتے ہی آفس آنا سیدھا اگر دیر سے آئے تو تنخواہ کاٹ لوں گا۔ معصومہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے بولتے اس نے آخر میں شیر یار کو وارن کرتے کہا۔ کیا بھائی اپنے بزنس میں بھی ٹائمنگ کی پابندی اور سیلری کٹنے کا ڈر۔

قسم سے پتا نہیں کیوں مجھے اور مانو کو آپ کے اور عارش جیسے بھائی ملے۔ عرش کی بات پر شیر یار احتجاج کرتا بولا۔ زیادہ زبان نہ چلاو اور چلو جلدی نکلو تا کہ جلدی آفس پہنچو۔ عرش نے اس کے احتجاج کو کسی خاطرے میں نہ لاتے کہا جس پر وہ دکھی دل سے منہ لٹاتا باہر نکلا تھا۔ اوکے بھائی میں چلتی ہوں بائے بائے اور ہاں عارش بھائی سے دور رہا کریں کیونکہ وہ آپ کو بھی سڑیل بنا رہے ہیں۔

شیر یار کے جاتے ہی معصومہ عرش کے پاس جاتی اس کے گلے لگتی بولی جبکہ عارش کو خارش کہنے پر عرش نے اسے پیار بھری گھوری سے نوازا تھا۔ بری بات بیٹا بھائی ہے بڑا ایسے نہیں کہتے۔ چلو شاباش جاو دیر ہو رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

عرش نے اس کے سر پر بوسہ دیتے پیار سے سمجھایا جس پر وہ دانت نکالتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ عرش اس کے دانت نکالنے پر ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے سمجھانے کو اس نے ایک کان سے ڈال کر دوسرے سے نکال دیا تھا۔

.....

یار تم کیوں عرش بھائی سے کہہ رہی تھی کہ وہ تمہیں چھوڑنے جائیں جب کہ تمہیں پتا ہے کہ میں چھوڑنے جاتا ہوں تمہیں یونی۔ گاڑی میں بیٹھے شہر یار نے معصومہ سے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا جبکہ معصومہ اس کی بات پر اسے گھور کر رہ گئی تھی۔ ہو گیا تمہارا؟؟

مجھے بھی سب پتا ہے کہ اتنی کوئی تمہیں مجھ سے چاہت نہیں ہے اور نہ ہی تم اتنی مجھے امپورٹنس دیتے ہو کہ جس کی بنا پر اپنا سارا کام چھوڑ کر مجھنے چھوڑنے جاو یونی۔ اچھے سے پتا ہے مجھے کہ مہوش کے لیے جاتے ہو مجھے چھوڑنے یونی۔ تاکہ اس کا دیدار کر سکو۔ سچ بتاؤں تو اگر میری سہیلی تمہیں پسند نہ کرتی ہوتی نہ تو میں کبھی بھی تمہارے ساتھ یونی نہ آیا کرتی۔

معصومہ نے تو ایک پل میں شہر یار کی کر کے رکھ دی تھی جبکہ وہ آگے سے کھسیانی ہسی ہسی دیا تھا۔ نہیں نہیں میری چندہ میری گڑیا میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور تمہاری محبت میں ہی تمہیں چھوڑنے آتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

شہریار نے اس کے گال کھنچتے لاڈ سے کہا کیونکہ اسے پتا تھا اگر معصومہ ناراض ہو جاتی تو وہ کبھی بھی یونی نہ آسکتا اور نہ ہی مہوش کو دیکھ سکتا تھا۔ بس بس ٹھیک ہے زیادہ لاڈ نہ کرو مجھ سے۔

بڑے ہونہ تم مجھ سے اس لیے چھوڑ رہی ہوں۔ معصومہ نے احسان کرنے والے لہجے میں کہا جبکہ شہریار کے لیے یہی بہت تھا۔ رات کو تمہارے لیے آئس کریم لاؤں گا۔ شہریار نے اس کا موڈ اور اچھا کرنے کے لیے کہا۔

ٹھیک ہے پر چار لانا میری اکیلی کی باقی کی دیکھ لینا کہ باقی لوگوں کے لیے کتنی لانی ہے۔ معصومہ نے فوراً چہکتے ہوئے کہا۔ ٹھیک ہو گیا اب موڈ اچھا کر لو یار۔ شہریار کے کہنے پر معصومہ نے بڑی سی سائل کرتے اسے دیکھائی تھی جس پر وہ خود بھی مسکرا دیا تھا۔

..... :::: :::: :::: :::: ::::

وہ اور مہوش دونوں ہی گراونڈ میں بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں جس میں زیادہ تو ان کی خواہشوں کا ذکر تھا۔ تجھے پتا ہے رانجھے میری سب سے بڑی خواہش کون سی ہے؟؟ اچانک معصومہ نے مہوش سے پوچھا۔

وہ اور مہوش ایک دوسرے کو ہیر رانجھا کہتیں تھیں۔ مہوش اس کا رانجھا اور وہ مہوش کی ہیر تھی۔ نہیں تو تو خود ہی بتا دے۔ مہوش کے جواب پر اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہی کہ کسی ٹھنڈی چاندنی رات میں تیرے ساتھ واک کروں اور ڈھیر ساری باتیں کریں ناولز کے بارے میں، اپنے لائف پائٹر کے بارے میں، اور اپنے خوابوں کے بارے میں۔ اور وہ وقت کبھی بھی ختم نہ ہو۔ وہ ہے نہ کہ

سرد چاندنی رات ہو!!

ہلکی ہلکی برسات ہو!!

تیز ہوا کا ساز ہو!!

دوست میری کا ساتھ ہو!!

ہاتھوں میں ہاتھ ہو!!

ناولز کی بات ہو!!

کاش کبھی حقیقت میرا یہ خواب ہو!!

(از خود) (مانیہ خان)

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

معصومہ کے خواہش بتا کر آخر میں شعر پڑھنے پر مہوش نے آگے ہوتے اسے گلے لگایا تھا۔ ہائے ہائے ہائے لو یو ہیرے۔ تو اتنی مجھ سے محبت کرتی ہے؟؟ لڑکیاں اپنے پائٹر کے ساتھ سوچتی ہیں ایسی واک اور تو میرے ساتھ۔ مہوش کے پیار سے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ ہاں بالکل بہت پیار ہے مجھے تم سے۔

Posted On Kitab Nagri

اتنا کہ اگر تم اور شیریں ایک دوسرے کو پسند نہ کرتے ہوتے نہ تو میں نے تمہیں اپنی دیورانی یا جھٹھانی بنانا تھا۔ میری جہاں مرضی شادی ہوتی مگر ہائے یہ خواب ہی رہے گا میرا اب۔ معصومہ کے کہنے پر مہوش کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ بکھری تھی۔

کیوں بھی خواب کیوں حقیقت بھی بن سکتا ہے اگر تم عارش بھائی سے شادی کر لو تو۔ مہوش کے کہنے پر معصومہ کے منہ سے بے ساختہ استغفار نکلا تھا۔ توبہ اللہ معاف کرے کیسی منہوس باتیں کر رہی ہو۔ اللہ نہ کرے میری اس کھڑوس سے قسمت پھوٹے۔ اور بہن تو اتنی بھی عزیز نہیں ہوئی مجھے کہ میں تیرے لیے اس عارش سے شادی کر لوں۔

معصومہ کے ترپ کر کہنے پر مہوش کا ہنس ہنس کر براہال تھا جبکہ معصومہ تو عارش عرف عارش نامہ لے کر بیٹھ گئی تھی اور مہوش کو اپنے دکھ سنار ہی تھی جو وہ مشکل سے ہسی ضبط کرتے سن رہی تھی اور ساتھ ساتھ اظہارِ افسوس بھی کر رہی تھی۔

دادی! میری پیاری دادی! میری جان! میری لاڈو! کیا کر رہی ہیں۔ سفینہ بیگم اپنے کمرے میں بیٹھیں تسبیح کر رہی تھیں کہ تبھی معصومہ اندر آتی ان کے پاس بیڈ پر بیٹھتی انہیں سائیڈ سے ہگ کرتے لاڈ سے بولی جبکہ دادی کو پتا چل گیا تھا کہ ضرور اسے کوئی کام تھا جس کے لیے انہیں مسکا لگایا جا رہا تھا۔

کیا بات ہے میری گڑیا؟؟ کیوں مجھے مکھن لگا رہی ہو؟؟ دادی نے مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کے گال کو تھپکتے ہوئے پوچھا۔ اوہ دادی آپ کتنی سمجھدار ہیں۔ مجھے نہ شاپنگ پر جانا ہے اور ماما پیسے

Posted On Kitab Nagri

نہیں دے رہیں اور بابا سے مانگنے سے بھی منع کر رکھا ہے مجھے انہوں نے کہ اگر مانگے تو میری خیر نہیں

وہ کہتی ہیں کہ پرانے کپڑے پہنو ساجدہ کی شادی پر مگر آپ ہی بتاؤ نہ دادی پرانے کپڑے کیسے پہنوں
میں ساجدہ باجی کی شادی پر کیونکہ سب نے اصغر بھائی (ساجدہ کے بھائی) کی شادی پر دیکھے ہوئے ہیں
میرے وہ کپڑے۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

www.kitabnagri.com

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

دادی کے پوچھنے کی ہی دیر تھی کہ معصومہ اپنا دکھارونے کے انداز میں بتانے لگی۔ میں صدقے میری جان کے تم بتاؤ کیا کیا لینا ہے تم نے بلکہ ایسا کرتی ہوں میں کہ تمہیں کسی کے ساتھ مال بھیج دیتی ہوں تم خود لے آؤ جو لینا ہے اور پیسے میں دوں گی اپنی لاڈلو کو کیونکہ تمہاری ماں نے مجھ سے مانگنے سے منع نہیں کیا۔

اپنی تسبیح سائیڈ پر رکھتے دادی اس سے بولیں تھیں جبکہ معصومہ کی خوشی کا کوئی ٹھیکانہ ہی نہیں رہا تھا۔ اوووووو لو پو ہو گیا دادی آپ سے۔ بہت شکریہ بہت شکریہ میں ابھی تیار ہو کر آئی تب تک آپ دیکھو کسی کو جو مجھے مال لے جائے۔ وہ خوشی سے چہکتی دادی کے گال چومتے ہوئے کہتے وہاں سے بھاگ گئی تھی جبکہ دادی اس کی خوشی دیکھ مسکرا دی تھیں۔

ابھی وہ کمرے سے باہر نکل کر کسی کو دیکھنے جانے ہی لگی تھیں کہ تبھی عارش ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ وہ ابھی آفس سے واپس آیا تھا اور اس کی عادت تھی آفس واپسی پر سب سے پہلے دادی سے ملنے کی۔ اچھا ہوا عارش تم آگئے۔ میرا ایک کام کر دو گے؟؟ عارش کو پیار کرتے دادی نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

جی دادی آپ حکم کریں۔ اس نے فرما برداری سے کہا۔ بیٹا معصومہ کو شاپنگ پر لے جاو اسے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔ دادی کی بات پر عارش کا دل تو کیا منع کر دے کہ وہ اس پاگل کو نہیں لے کر جائے گا کہیں مگر پھر بھی ان کی عزت میں چپ رہا۔ ٹھیک ہے دادی اسے کہیں باہر آ جائے میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں اس کا۔

اس نے بنا کوئی برائتاثر دیے کہا۔ اچھا تم رکو میں تمہیں پیسے دے دوں اس کی شاپنگ کے وہ تو گم کر دے گی۔ دادی اس سے کہتیں الماری کی جانب بڑھنے ہی لگیں تھیں کہ اس نے ان کا ہاتھ تھام کر روک لیا۔ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟؟ میرے پیسے اور آپ کے پیسے الگ تھوڑی ہیں۔ میں کروا دوں گا اسے شاپنگ اور بے فکر رہیں اس کی پسند کی ہر چیز لے کر دوں گا اسے منع نہیں کرتا۔ اب بھیجیں اسے باہر میں انتظار کر رہا ہوں اس کا باہر۔ وہ پہلے ناراضگی سے اور بعد میں مسکرا کر کہتا آگے ہوتے ان کے ماتھے پر لب رکھتا کمرے سے نکل گیا جبکہ دادی نے ملازمہ کے ذریعے معصومہ کو باہر جانے کا پیغام بھیج دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

.....

مریم میرے لیے ایک کپ چائے بنا دو۔ مریم اپنے کمرے میں بیٹھی کورین ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھی کہ تبھی عرش اس کے کمرے میں آتا بولا۔ عرش کے اچانک آنے پر اس نے بوکھلاتے ہوئے لیپ ٹاپ پر چلتا ڈرامہ بیک کرتے ڈوپٹہ سہی سے لیا تھا۔ کیا ہوا بیگم بوکھلا کیوں رہی ہو؟؟

Posted On Kitab Nagri

کیا دیکھ رہی تھی لیپ ٹاپ پر؟؟ مریم اور عرش کا نکاح دو سال پہلے ہی ہوا تھا لیکن رخصتی ابھی پینڈنگ تھی۔ کچھ نہیں میں نے کیا دیکھنا ہے ڈرامہ ہی دیکھ رہی تھی۔ مریم نے خود کو نارمل کرتے کہا۔ اچھا اااا تو زرا دیکھا مجھے کون سا ڈرامہ دیکھ رہی تھی تم۔ عرش نے اچھا کو کھینچتے ہوئے اس کے پاس سے لیپ ٹاپ اٹھاتے کہا جبکہ مریم کا سانس رکا تھا۔

آپ کو چائے پینی تھی نہ تو آئیں میں بنا دوں یہ کیوں دیکھ رہے ہیں۔ مریم نے پریشانی سے کہا۔ پی لیں گے چائے بھی زرا دیکھنے تو دو مجھے تم کون سا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔ عرش نے کہتے واپس ڈرامہ نکالا تھا مگر اگلے ہی لمحے سکریں پر چلتے منظر کو دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی تھیں کیونکہ سامنے سکریں پر کورین ڈرامہ My Demon کا کسنگ سین چل رہا تھا۔

تم یہ سب دیکھتی ہو؟؟ اس نے حیرت سے مریم کو دیکھتے پوچھا۔ نہیں عرش میں نہیں دیکھتی وہ تو جب آپ آئے تو اچانک یہ سین آگیا اسی لیے ورنہ میں اس طرح کے سین آگے کر دیتی ہوں۔ مریم بے چارگی سے اپنی صفائی دیتے بولی۔ اسے لگا تھا کہ عرش اسے ڈانٹے گا مگر اس کی حالت دیکھ عرش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ اف میری جان تم اتنا ڈر کیوں رہی ہو میں کچھ نہیں کہہ رہا تمہیں۔ مریم کے ڈرنے پر عرش اس کے پاس آتا بولا جس پر وہ بھی پر سکون ہوئی تھی مگر یہ پر سکونی کچھ دیر کے لیے تھی کیونکہ اچانک ہی عرش اس کی کمر کے گرد بازو ڈال کر اسے اپنے قریب کرتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔ عرش کے عمل پر مریم کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا تھا اور وہ

Posted On Kitab Nagri

اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر مارتی اسے خود سے دور کرنے لگی مگر عرش کو اس کے ہاتھوں کے نازک حملوں سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

بلکہ وہ تو اچھے سے خود کو سراب کرتا پیچھا ہٹا تھا۔ عرش کے دور ہوتے ہی وہ زور سے زور سے سانس لینے لگی۔ کافی سویٹ ہو یا رتم مجھے تو ڈر ہے کہ مستقبل قریب میں مجھے شوگر ہی نہ ہو جائے۔ اپنے نیچلے ہونٹ پر آنکھوٹھا پھیرتے وہ مریم کو دیکھتا آنکھ دبا کر بولا۔ آپ بہت برے ہیں عرش بہت برے۔ اب آپ کو چائے بھی نہیں ملے گی جائیں یہاں سے۔

وہ شرم اور غصے سے لال ہوتی بولی جبکہ عرش کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ ارے اب چائے کس کو چاہیے ساری تھکاوٹ اتر گئی میری تو۔ مریم کے چائے بنانے سے انکار کرنے پر وہ بولا۔ جائیں یہاں سے آپ ورنہ امی کو بلا کر ان کو بتا دوں گی آپ کے بارے میں۔ عرش کوٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ وہ اسے دھمکی دیتے بولی جبکہ اس کی دھمکی پر عرش نے قہقہہ لگایا تھا۔

بلا لوتائی امی کو مگر یہ بتاؤ کہو گی کیا ان سے یہ کہ میرے شوہر نے مجھے کس.... پلیز زرز عرش چپ کر جائیں۔ اس سے پہلے عرش جملہ پورا کر تا مریم اپنے منہ کو دونوں ہاتھوں میں چھپاتی بولی۔

ہا ہا ہا اوکے جان میں کچھ نہیں کہہ رہا بلکہ میں جا رہا ہوں کمرے سے مگر ہاں اب تم تیاری پکرو کیونکہ بہت جلد داد دادی سے رخصتی کی بات کرنے والا ہوں اب اور انتظار نہیں ہوتا۔ وہ اس کے پاس سے

Posted On Kitab Nagri

گزرتے وقت اس کے کان میں بولتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ مریم کے دل کی دھڑکن اور سانسیں ابھی بھی اپنی اصل ترتیب پر نہیں آئی تھیں۔

.....

صبح اچانک ہی سلال کو تیز بخار ہو گیا تھا۔ اس کا تو خیال تھا کہ گھر رکھی دوائی سے بخار اتر جائے گا مگر اب دوپہر ہو رہی تھی اور سلال کے بخار میں فرق نہیں آیا تھا بلکہ اور بڑھ گیا تھا۔

اسے اب واقع ٹینشن ہونے لگی تھی۔ روتے ہوئے سلال کو کندھے سے لگائے وہ خود بھی روتی ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی۔ بخار کے سبب وہ دودھ بھی نہیں پی رہا تھا۔ بی بی جی آپ صاحب کو فون کر کے بلا لیں تاکہ وہ سلال صاحب کو ہسپتال لے جائیں۔

ملازمہ جو کب سے اسے ادھر سے ادھر ٹہلتا دیکھ رہی تھی بولی۔ میرے بلانے پر نہیں آئیں گے۔ اس نے ایک ہاتھ سے سلال کو تھامے دوسرے سے اپنے آنسو صاف کرتے کہا۔ آپ کے کہنے پر نہ آئیں لیکن سلال بیٹے کے لیے آجائیں گے۔ ملازمہ کی بات اسے ٹھیک لگی اسی لیے وہ ہاں میں سر ہلاتی جلدی سے لینڈ لائنڈ کے پاس گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر مجھے تو ان کا نمبر ہی نہیں آتا۔ فون کے پاس جاتے جب وہ اسے اٹھانے لگی تو اسے یاد آیا کہ اسے تو اپنے شوہر کا نمبر آتا ہی نہیں۔ یہ پاس والی ڈائری میں لکھا ہے بی بی جی پہلے پیج پر۔ اس کے پریشانی سے کہنے پر ملازمہ نے بتایا جبکہ وہ نمبر ڈائل کرتی کال ملانے لگی۔

.....

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کچھ فائلز ورک دیکھ رہا تھا کہ تبھی کائنات بلیک ٹائٹ پینٹ اور ریڈ ٹی شرٹ کے ساتھ ریڈ ہیل پہنے اس کے آفس میں داخل ہوئی۔ کائنات کو دیکھ کر اس نے سائل پاس کی تھی۔ کیسے آنا ہوا آج میرے آفس میں؟؟ اس نے کائنات کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے پوچھا۔

بس سوچا آج کچھ وقت تمہارے ساتھ گزار لوں۔ کائنات نے اپنے کرل کیے بالوں کو سیٹ کرتے ایک اداسے کہا۔ واہ اچھی سوچ ہے۔ اور سناو کیسی جارہی ہے لائف؟؟ اس نے فائل سائیڈ پر رکھتے کائنات سے پوچھا۔ زرا اچھی نہیں جارہی۔ تم بتاؤ مجھے تم کب شادی کر رہے ہو مجھ سے اور کب چھوڑو گے اس منہوس کو۔ کائنات کی بات پر اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی تھی۔

دیکھو کائنات میں نے پہلے ہی کہا تھا تمہیں کہ وہ لڑکی میرا بدلہ ہے اس کو مرتے دم تک میں تکلیف دینا چاہتا ہوں اس لیے اسے طلاق نہیں دے سکتا۔ اور دوسری بات ابھی سلال چھوٹا ہے اسے ماں کی ضرورت ہے تو جب تک سلال تھوڑا بڑا نہیں ہو جاتا تب تک تم سے شادی نہیں کر سکتا پھر اسے میں

Posted On Kitab Nagri

سلاال سے دور کرتے فارم ہاوس رکھوں گا اور تم سے شادی کر لوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں تم اسے برداشت نہیں کر سکتی اپنے پاس۔

اس نے کائنات کا ہاتھ تھام کر سمجھاتے ہوئے کہا۔ تو ابھی میں بھی تو سلاال کو سنبھال سکتی ہوں نہ۔ کائنات نے چہرے پر سلاال کے لیے چاہت سجائے کہا۔ بالکل تم اسے سنبھال لو گی مگر ابھی اسے اپنی اصل ماں چاہیے کیوں وہ مکمل طور پر مدرفیڈ پر ہے دوسرا دودھ اس کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہے تو اس لیے تمہیں ابھی ویٹ کرنا ہو گا۔ اس نے کائنات کو پھر سمجھاتے کہا جبکہ اس بار کائنات نے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے اوکے کہا تھا۔

چلو نہ آج لنچ باہر کریں ہم دونوں۔ کائنات نے اسے کہا جس پر وہ مسکرا کر گردن ہلا گیا۔ اس سے پہلے کہ کائنات کچھ اور بولتی فون کی آواز نے اسے متوجہ کیا تھا۔ ایک منٹ کائنات میں کال سن لوں۔ وہ اسے کہتا فون کان سے لگا گیا۔ ہیلو ہاں ہاجرہ خیر تھی؟؟ اس نے فون اٹھاتے ہی پوچھا کیونکہ لینڈ لائنڈ سے ہاجرہ یعنی ملازمہ ہی کال کرتی تھی۔ مہم میں ہوں۔ وہ جو ہاجرہ کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا آگے سے اس کی آواز سن اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔

تم نے کیوں فون کیا؟؟ اس بے غصے سے کہا جبکہ اس کے غصے پر وہ دوسری طرف کھڑی بھی کانپ گئی تھی۔ وو۔ وہ سلاال۔ اس سے رونے کی وجہ سے جملہ مکمل بھی نہیں ہو رہا تھا جبکہ ادھر وہ یوں اس کے روتے ہوئے سلاال کا نام لینے پر ایک دم آفس چئیر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہوا ہے سلال کو؟؟ اس نے پریشانی سے پوچھا۔ بوب... بخار ہے صبح سے دودھ بھی نہیں پی رہا۔ اور بس روئی جا رہا ہے۔ وہ روتے ہوئے بتانے لگی۔ تو تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتی تھی اب بتا رہی ہو خیر میں آ رہا ہوں وہ اس پر غصہ کرتے بولا مگر دوسری جانب سے اس کی چیخیں سن اس کا سانس سینے میں اٹکا تھا کیونکہ وہ چیختے ہوئے سالا اس کا نام پکار رہی تھی۔

فون کو اپنے کورٹ کی جیب میں رکھتے وہ تیزی سے آفس سے نکلنے لگا کہ کائنات نے اس کا ہاتھ پکرا تھا۔ کہاں جا رہے ہو تم؟؟ ہمیں تو لنچ پر جانا تھا۔ کائنات نے حیرت سے کیا مگر اس نے غصے سے ہاتھ چھڑایا تھا۔ میرا بیٹا وہاں بخار میں تپ رہا ہے اور تمہیں لنچ کی پڑی ہے۔ وہ غصے سے کہتا بنا اس کی سنے آفس سے نکل گیا جبکہ پیچھے وہ غصے سے پاؤں پٹختی رہ گئی تھی۔

.....

وہ تیار ہو رہی تھی کہ تبھی ملازمہ نے اسے دادی کا پیغام دیا کہ جلدی سے باہر چلی جائے صاحب گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔ ملازمہ کے جاتے ہی وہ بھی اپنا ڈوپٹہ اٹھا کر لیتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

وہ باہر گاڑی کے پاس پہنچی تو اندر عارش کو بیٹھا دیکھ اس کی آنکھیں پوری ہی کھل گئی تھیں اور وہ الٹے پاؤں واپس ہونے لگی تھی مگر عارش کی گرجدار آواز نے اس کے پاؤں جکڑے تھے۔ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو اگر شاپنگ کرنی ہے تو کھا نہیں جاؤں گا تمہیں۔ عارش کے کہنے پر اس نے زبردستی مسکرا نے کی کوشش کرتے اسے گاڑی کے کھلے شیشے سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں وہ میں بعد میں شہریار کے ساتھ چلی جاؤں گی۔ اس کے کہنے پر عارش نے اسے گھوری سے نوازہ تھا۔ اگر کرنی یے شاپنگ تو بیٹھو گاڑی میں ورنہ میں بھی دیکھتا ہوں کون کرواتا ہے تمہیں شاپنگ۔ پرانے کپڑوں میں گزارو گی شادی۔ اسے واپس جاتا دیکھ عارش نے دھمکی دی تھی جو کام بھی کر گئی تھی اور وہ چپ چاپ منہ بناتی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولتی بیٹھ چکی تھی اور عارش نے گاڑی سٹارٹ کرتے آگے بڑھائی تھی۔ \

وہ بیس منٹ کا رستہ دس منٹ میں تہ کرتا گھر پہنچا تو سامنے لاؤنچ میں ہی اسے وہ سلال کو گود میں لے کر بیٹھی نظر آئی۔ وہ روتے ہوئے پاس کھڑی ملازمہ سے پانی لیتی سلال کے منہ پر ہلکا ہلکا چھڑکاؤ کر رہی تھی۔

کیا ہو اسلال کو؟؟ وہ اس کے پاس جاتا پریشانی سے پوچھنے لگا۔ اس کی طبعیت بہت خراب ہو گئی ہے بے ہوش ہو گیا ہے۔ وہ روتے ہوئے بولی۔ جلدی چلو اسے ہسپتال لے کر چلتے ہیں۔ اگر صبح بتا دیتی تو اتنا بیمار نہ ہوتا سلال مگر نہیں تمہیں کسی چیز کی پرواہ ہی کہاں ہے۔

اگر کچھ ہو انہ میرے بیٹے کو تو تمہاری خیر نہیں زندہ تمہیں زمین میں دفن کر دوں گا۔ وہ غصے سے اس پر چیختا بولا جبکہ وہ خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔ چلو اب اٹھو۔ اس کے غصے سے کہنے پر وہ جلدی سے سلال کو اٹھاتی اس کے پیچھے نکلی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اس نے جی بھر کر شوپنگ کی تھی اور عارش نے بھی اسے نہیں روکا تھا اس نے اپنا اور شہریار کا مہندی کا ڈریس میچ کر کے لیا تھا۔ عارش نے بھی بنا کچھ کہے پے منٹ کر دی تھی۔

وہ اسے ہر وہ چیز بنا بہس کے لے کر دے رہا تھا جس پر وہ ہاتھ رکھ رہی تھی بلکہ اس نے تو اسے بارات اور ولیمے کے ڈریس لینے میں ہیلپ بھی کی تھی اور تقریباً دونوں ڈریس ہی معصومہ نے اس کی پسند سے ہی لیے تھے۔ عارش نے اسے سب کچھ لے کر دیا تھا بس ساڑھی نہیں لینے دی تھی اس نے معصومہ کو

اس بات پر اس کا منہ بھی بنا ہوا تھا۔ اور اب وہ منہ پھولائے اپنے لیے جوتے پسند کر رہی تھی۔ وہ والی ہیلز دیکھا و بھائی۔ اس نے سامنے نظر آتی گرے کلر کی تین سے چار انچ کی باریک ہیل والی جوتی کی طرف اشارہ کرتے سیل بوائے سے کہا۔ نہیں اسے چھوڑ کر کچھ اور لو وہاں گاؤں میں تم سے پہنی نہیں جائے گی۔

عارش نے منع کرتے کہا۔ میں پہن لوں گی پر مجھے یہی لینا ہے۔ معصومہ کے ضدی لہجے میں کہنے پر اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا جو اس کی نرمی پر چوڑھو رہی تھی۔ لے لو پر ایکسٹرا جوتا لے لینا احتیاط کے طور پر۔

وہ اسے وہیں جھاڑ پلانے والا تھا مگر جب معصومہ نے اس کی گھوری پر معصومہ شکل بنائی تو اپنا ارادہ بدلتا اس سے بولا جس پر وہ خوشی سے چہک اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ساری شاپنگ کمپلیٹ کر کے وہ اسے فوڈ کورنر لے آیا تھا کیونکہ اسے شدید بھوک لگی تھی اور معصومہ کا بھی اسے پتا تھا کہ اسے تو ویسے ہی ہر وقت بھوک لگی رہتی تھی دوسرا وہ باہر کے کھانے کی بہت شوقین تھی وہ جب بھی باہر کہیں جاتی کھانا ضرور کھاتی تھی۔ معصومہ کے کہنے پر اس نے پیزا ہی منگوالیا تھا پھر پیزا کھاتے ہی وہ دونوں واپس کے لیے نکل گئے تھے۔

.....

ہاسپٹل جاتے ہی ڈاکٹر نے سلال کو ایڈمٹ کر لیا تھا اور اب اس کے ننھے ننھے ہاتھوں پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ اسے موسمی تبدیلی سے بخار ہوا تھا ابھی دسمبر کا سٹارٹ تھا اور اس کی پہلی سردی تھی اسی لیے وہ بیمار ہو گیا تھا۔

وہ تو بہت کئیر کرتی تھی اس کی۔ اسے اچھے سے گرم کپڑوں میں لپیٹ کر رکھتی تھی مگر پھر بھی اسے سردی لگ گئی تھی۔ مگر وہ بھول گئی تھی کہ اسے اپنی بھی کئیر کرنی تھی سردی سے کیونکہ سلال کو اس نے دودھ پلانا ہوتا تھا۔ ڈاکٹر نے اسے یہی وجہ بتائی تھی کہ اس کی یہی لاپرواہی سلال کے لیے مسئلہ بنی ہے۔

وہ اس وقت ہاسپٹل بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر سلال کا ہاتھ تھام کر بیٹھی تھی جس پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔ وہ آنکھوں میں آنسوؤں لیے بار بار اس کا ماتھا اور ڈرپ والا ہاتھ چومتی۔ وہ سائیڈ پر کھڑا کب سے

Posted On Kitab Nagri

اسے دیکھ رہا تھا۔ بس کروٹھیک ہے وہ۔ رونا بند کرو۔ وہ اس کے قریب پہنچ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا نرم لہجے میں بولا۔ اس ڈیڑھ سال میں اس نے پہلی بار اس سے نرم لہجے میں بات کی تھی۔

اور وہ جو کب سے خود کو قصور وار سمجھتی خود پر ضبط کیے بیٹھی تھی اس کے نرم لہجے پر اچانک کھڑی ہوتی روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی تھی۔ اس کے یوں گلے لگنے پر وہ ایک دم سٹل ہوا تھا۔ اسے بالکل بھی اس سے اس حرکت کی امید نہیں تھی۔ فرجاد میری لاپرواہی میرے بیٹے کی جان کے لیے خطرہ بن گئی۔

میں کیسے خود کو معاف کروں۔ اگر میرے بچے کو کچھ ہو جاتا تو؟؟ اگر میرا سلال میری لاپرواہی کی وجہ سے مجھ سے دور ہو جاتا تو میں مر جاتی فرجاد میں مر جاتی۔ مجھے معاف کر دیں میں نے لاپرواہی برت لی سلال کو لے کر پلیز مجھے معاف کر دیں۔ وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے اس کے سینے ہر سر رکھے بول رہی تھی جبکہ فرجاد بالکل سن سا کھڑا تھا۔

اس نے آہستہ سے اپنے دونوں بازو اس کی قمر کے گرد باندھے تھے۔ اٹس او کے عزیزہ سلال بالکل ٹھیک ہے۔ اور لاپرواہی تم سے زیادہ میری تھی۔ مجھے خیال کرنا چاہیے تھا کہ تمہیں سردی لگنے سے سلال کو بھی سردی لگ سکتی ہے۔

تم چپ کر جاؤ۔ اٹس او کے بس شکر کرو وہ بالکل ٹھیک ہے اب اور ہمارے ساتھ ہے۔ عزیزہ کے سر کو سہلاتا وہ اسے دلا سہ دیتے بولا۔ عزیزہ کو بھی اس کے بولنے پر اچانک ہوش آیا تھا اور وہ فوراً اس سے

Posted On Kitab Nagri

دور ہوئی تھی۔ اس کا دور ہونا نا جانے کیوں فرجاد کو برا لگا تھا مگر وہ چپ رہا۔ سوری میں جزباتی ہو گئی تھی

وہ شرمندگی سے سر نیچے کیے بولی جبکہ فرجاد بنا کچھ بولے ہاسپٹل روم سے باہر نکل گیا تھا۔ اور وہ پھر سے سلال کے پاس سٹول پر بیٹھ گئی تھی۔

.....

وہ سب کو خوشی سے اپنی شوپنگ دیکھا رہی تھی۔ پریزے اور مریم دونوں کچن میں کھانا بنا رہی تھیں رات کے لیے۔ اور باقی سب اس کی شوپنگ دیکھ رہے تھے۔ یہ دیکھو شیریں میں تمہارے لیے اور اپنے لیے مہندی کا میچنگ ڈریس لائی ہوں۔

وہ شہریار کے سامنے اپنا اور اس کا مہندی کا ڈریس رکھتی خوشی سے بولی۔ واہ یار بہت پیارا ہے یہ۔ وہ بھی دگنی خوشی کا اظہار کرتا بولا۔ ہائے یوری ون۔ ہم آگئے واپس۔ وہ سب باتوں میں مگن تھے کہ تبھی اچانک کسی کی آواز نے انہیں متوجہ کیا تھا اور سب نے ایک ساتھ مڑ کر داخلی دروازے کی جانب دیکھا تھا اور وہاں اکرم شاہ اور علی کو دیکھ سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

کچن میں کھڑیں پریزے اور مریم بھی جلدی سے باہر نکلیں تھیں۔ سب باری باری ان سے ملے تھے سوائے معصومہ کے۔ معصومہ بیٹا آپ نہیں ملو گی دادا سے۔ اکرم شاہ اس کی طرف دیکھتے باہیں

Posted On Kitab Nagri

پھیلائے بولے - نہیں میں نہیں مل رہی آپ دونوں سے ہی - میں ناراض ہوں - وہ آگے سے بنا ان کے گلے لگے وہیں صوفے پر بیٹھی ناراضگی سے بولی - کیوں میری جان کا ٹوٹا کیوں ناراض ہے ہم سے؟؟ دادا جان اس کے پاس صوفے پر بیٹھتے پیار سے پوچھنے لگے جبکہ دوسری جانب اس کے علی بھی بیٹھ گیا تھا - اکرم صاحب کے سوال پر معصومہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے - اور ایک دم سے اس نے رونا شروع کر دیا - اس کے یوں رونے پر سب لوگ ہی پریشان ہو گئے تھے - نہیں کرنی مجھے آپ سے بات -

آپ اچھے دادا نہیں ہو اور نہ ہی علی بھائی اچھے بھائی ہیں - میں نے کہا تھا کہ مت جائیں لندن میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی - مگر آپ چلے گئے - تین ماہ کا کہہ کر گئے تھے اور پانچ ماہ بعد آرہے ہیں - مجھ سے بات بھی نہیں کی اور آپ کو پتا ہے آپ کے پیچھے عارش بھائی نے مجھے اتنی بار ڈانٹا اور آپ تھے ہی نہیں جن سے میں ان کی شکایت لگاتی - نہ آپ تھے نہ علی بھائی جو میری سنتے -

شہریار کی ان پر چلتی نہیں امیاں ساری پہلے ہی ان کو سر آنکھوں پر بیٹھاتی ہیں اور عرش بھائی کے تو وہ ویسے ہی دوست ہیں - وہ سوں سوں کرتی انہیں اپنے ناراض ہونے کی وجہ بتانے لگی - میں صدقے میرے کا کے - سوری گڑیا اپنے علی بھائی کو لاسٹ ٹائم معاف کر دو اب نہیں ناراض کرتا آپ کو - اور لندن جانا ضروری تھا ہمارا بزنس کے لیے اور پھر یہ بات جھوٹ ہے کہ ہم نے آپ سے بات نہیں کی کیونکہ ہم تو کہتے تھے آپ سے بات کرنی ہے پر آپ ہی نہیں کرتی تھیں ہم سے بات - علی اسے

Posted On Kitab Nagri

اپنے ساتھ لگاتار پیار سے بولا۔ ہاں تو میں ناراض تھی۔ وہ نکھر ادا دیکھتے بولی۔ اچھا بابا معاف کر دو اپنے بوڑھے دادے کو۔

اکرم صاحب اسے گلے لگاتے بولے اور اس کی ساری ناراضگی اڑی تھی۔ کون کہتا ہے کہ آپ بوڑھے ہو؟؟ آپ تو ابھی بھی جوان ہو میرے ہینڈ سم دادا۔ وہ ان سے لاڈ کرتی بولی۔ اور یہ حقیقت بھی تھی کیونکہ اکرم صاحب ابھی بھی اپنی عمر سے بہت حد تک کم لگتے تھے کیونکہ انہوں نے خود کو فٹ رکھا ہوا تھا اور ان کی طرح سفید بیگم بھی فٹ تھیں وہ بھی اپنی عمر سے کم لگتیں تھیں۔

یہ تمہاری دادی ہی کہتی ہے مجھے کہ بوڑھے ہو گئے ہیں آپ۔ اکرم صاحب نے سفید بیگم کی طرف دیکھتے شرارت سے کہا جس پر انہوں نے انہیں باز رہنے کا آنکھوں سے تنبیہ کیا تھا۔ ہا ہا ہا سوری دادا پھر میں کچھ نہیں کہہ سکتی یہ آپ دونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے۔ وہ ہستے ہوئے شرارت سے بولی جس پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

اچھا لاڈ میں تمہارے لیے تحفے بھی لایا ہوں تو اسی بات پر مجھے بھی معاف کر دو۔ علی نے معصوم شکل بناتے کہا جس پر وہ ہسی ضبط کرتی احسان کرنے والے انداز میں مانی تھی جس پر علی نے اس کے بال بگاڑے تھے اور وہ کھکھلا کر ہسی تھی۔ ساری خواتین محبت سے اپنے بچوں کا آپس میں پیار محبت دیکھ رہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب کے درمیان کھڑی پرزے تو بس چپ چاپ سب سے نظریں بچاتی علی کو دیکھنے میں مگن تھی - پچھلے پانچ ماہ کی دید کی پیاس بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی - وہ پسند کرتی تھی علی کو مگر یہ بات وہ سب سے چھپاتی تھی یہاں تک کہ خود سے بھی -

مگر وہ پاگل یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بھی اسے اتنی ہی شدت سے چاہتا ہے مگر اظہار سے ڈرتا تھا - اچھا پھر ہم لوگ فریش ہو کر آرام کر لیں - رات کو مل لیں گے عرش، عارش اور باقی سب سے وہ سب بھی ابھی آرام کر رہے ہیں -

اکرم شاہ کے کہنے پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور وہ دونوں ہی اٹھ کر اپنے اپنے کمرے کی جانب چل دیے -

دادی اور آسیہ تائی بھی علی اور دادا کے پیچھے گئی تھیں تاکہ دادی اپنے خاوند اور آسیہ بیگم اپنے بیٹے کو کپڑے وغیرہ دیں فریش ہونے کے لیے - ان کے جاتے ہی سب عورتیں اپنے کاموں میں مگن ہو گئی تھیں جبکہ معصومہ شہریار کے ساتھ مل کر اپنی شاپنگ کمرے میں لے کر جانے لگی -

.....

رات کی چائے پینے کے ساتھ سب لوگ باتوں میں مصروف تھے - بھئی یہ کنزہ کہاں ہے نظر نہی آرہی صبح سے - اکرم صاحب نے کنزہ کی غیر موجودگی محسوس کرتے پوچھا - وہ ساجدہ کی شادی ہے نہ بس اسی لیے گاؤں گئی ہوئی ہے -

Posted On Kitab Nagri

سب لوگ وہاں ضد کر رہے تھے کہ اسے بھیجو آخر اس کی پھپھو کی بیٹی کی شادی ہے تو پھر اس نے کہا وہ جانا چاہتی ہے تو میں نے بھیج دیا اسے۔ دادی نے انہیں تفصیل سے بتایا۔ اچھا اچھا ماشاء اللہ اچھی بات ہے اگر وہ اپنے رشتوں کو نبھانا چاہتی ہے تو۔ اکرم صاحب خوش ہوتے بولے۔

دادا جان میری سالگرہ آرہی ہے اور مجھے تحفے میں آپ سے گاڑی چاہیے کیونکہ مجھے اپنی یونی جانے میں مسئلہ ہوتا ہے۔ یہ شہریار بہت دیر لگاتا ہے چھوڑنے جانے میں۔ معصومہ نے اچانک دادا جان کے سامنے اپنی خواہش رکھی تھی۔ اس سے پہلے کہ دادا جان اس کی خواہش پوری کرتے عارش بول پڑا تھا

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں گاڑی کی۔ اگر شہریار دیر کرتا ہے تو کل سے میں تمہیں چھوڑنے جاؤں گا یونی اور لے کر بھی آؤں گا۔ عارش کے یوں اچانک بولنے پر وہ اپنا غصہ ضبط کرتی رہ گئی تھی۔ مگر آپ کو میری وجہ سے مسئلہ ہو گا عارش بھائی۔ میں خود چلی جایا کروں گی نہ۔ اب میں بڑی ہو گئی ہوں۔ معصومہ نے اسے منانے کی کوشش کرتے کہا۔ باقی سب خاموشی سے ان دونوں کو سن رہے تھے۔ پہلے سہی سے چلنا تو سیکھ لو پھر گاڑی چلانا۔ اگر تمہیں گاڑی دی تو روز ہی تھانے کے چکر لگیں گے ہمارے کیونکہ آپ محترمہ کسی نہ کسی کا ایکسیڈنٹ کر کے آجائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

اور رہی بات بڑے ہونے کی تو کہاں سے بڑی ہو تم؟؟ صرف قد سے حرکتیں تمہاری بیس کی ہو کے دس سال کی بچی والی ہیں۔ عارش کے ڈانٹے پر وہ منہ پھلا کر ایک دم کھڑی ہوئی تھی۔ آپ کو تو مجھ سے پتا نہیں کون سا مسئلہ ہے ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔ کسی سے بات نہیں کرنی مجھے۔

سب چپ چاپ ان کی سن رہے ہیں۔ کسی نے نہیں منع کیا انہیں۔ وہ آنکھوں میں آنسو لیے ناراضگی سے بولتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ شہریار جلدی سے اس کے پیچھے گیا تھا۔ گاڑی والا مشورہ شہریار کا ہی تھا کیونکہ اس کا آفس ورک بہت ہوتا تھا اور اسے مسئلہ ہوتا تھا معصومہ کو چھوڑنے جانے میں۔

وہ اس کے پیچھے گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ ناراض ہو گئی ہے سب سے اور اب رو رہی ہو گی کمرے میں جا کر۔ اتنا نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا تمہیں عارش کر دیا نہ بچی کو دکھی۔ روزینہ بیگم نے عارش سے کہا۔ اوہ ممما پلیزیار وہ تو ہے ہی پاگل اس کا یہ مطلب نہیں ہم لاڈ پیار میں اس کے پاگل پن میں اس کا ساتھ دیں۔ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے عارش بھابھی۔ کچھ زیادہ ہی بچپن ہے اس میں۔

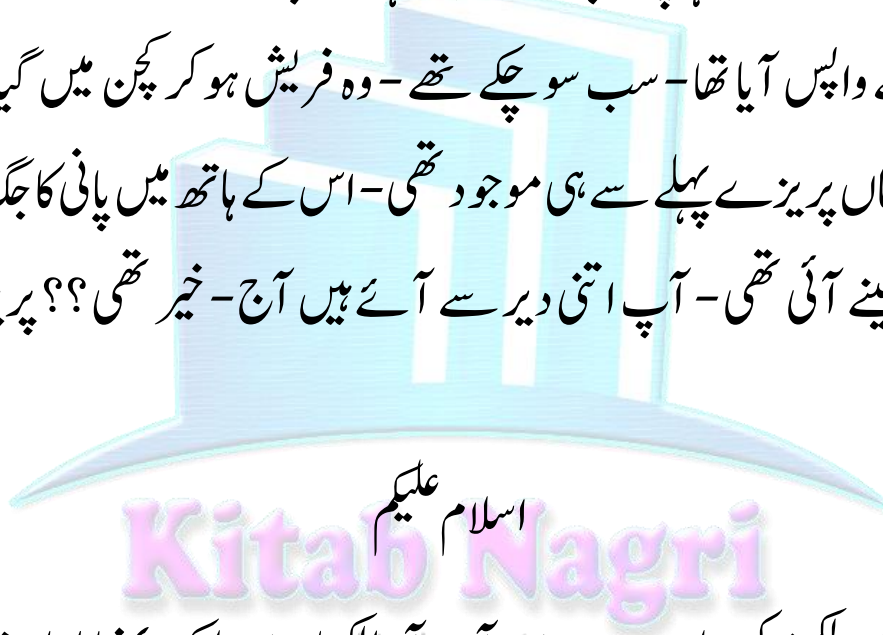
آخر کب تک ایسے رہے گی آخر کل کو شادی بھی کرنی ہے اس کی ہم نے۔ ہم تو برداشت کر لیتے ہیں اگلے گھر والے نہیں کریں گے۔ رابعہ بیگم نے عارش کے کہنے پر اس کا ساتھ دیتے کہا۔ بس کر دو سب میری معصوم بچی کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ دادا جان نے سب کو چپ کر واتے کہا۔ توبہ دادا جان معصوم اور

Posted On Kitab Nagri

مجھے تو حیرت ہے نا جانے کس کم عقل نے اس کا نام معصومہ رکھا ہے۔ عارش کی بات پر سب بڑوں کا قہقہہ چھوٹا تھا۔ بیٹا جی وہ کم عقل آپ ہی ہو۔ کیونکہ جب معصومہ پیدا ہوئی تھی تو آپ نے ہی ضد کرتے اس کا نام معصومہ رکھا تھا۔

روزینہ بیگم نے ہستے ہوئے کہا جبکہ ان کی بات پر عارش پہلے تو حیرت سے انہیں دیکھنے لگا پھر ہنس دیا۔ واقع میں کم عقل تھا۔ اس کے کہنے پر سب کے پھر قہقہے گونجے تھے۔

آج وہ رات دیر سے واپس آیا تھا۔ سب سو چکے تھے۔ وہ فریش ہو کر کچن میں گیا کیونکہ اسے شدید بھوک لگی تھی مگر وہاں پریزے پہلے سے ہی موجود تھی۔ اس کے ہاتھ میں پانی کا جگ دیکھ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ پانی لینے آئی تھی۔ آپ اتنی دیر سے آئے ہیں آج۔ خیر تھی؟؟ پریزے نے اس سے پوچھا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

جی کچھ آفس کا کام زیادہ تھا آج اسی لیے اسے دیکھتے دیر ہو گئی۔ علی نے فرج میں سے فریز کیا گیا کھانا نکالتے جواب دیا جبکہ نظریں نیچے ہی تھیں اس کی۔ وہ کبھی بھی پریزے کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ کیونکہ ایک تو اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اس کی آنکھوں میں اس کے لیے جلتا عشق کا دیا نہ دیکھ لے۔ اور دوسرا وہ اس کی عزت کرتا تھا آخر وہ عشق تھی اس کا اور عشق کی پہلی شرط ہی عزت کرنا ہے۔ اس کا یوں نظریں نیچی کر کے بات کرنا ہی پریزے کو بہت پسند تھا۔ لائیں میں گرم کر دیتی ہوں کھانا۔ وہ جگ واپس سلف پر رکھتی بولی۔ نہیں نہیں اس کی ضرورت نہیں میں ٹھنڈا ہی کھالوں گا۔ اس نے اپنے لیے سالن نکالنے کے لیے ایک پلیٹ اٹھاتے کہا۔ ایسے کیسے کچھ نہیں ہوتا۔ تھکے آئے ہیں آپ اور بھوک بھی لگی ہے آپ کو۔

Posted On Kitab Nagri

تو ایسے میں ٹھنڈا سالن اور روٹی نہیں کھائی جائے گی۔ میں جاگ تو رہی ہوں بنا دیتی ہوں لائیں دیں ادھر۔ وہ اس کے پاس سے سالن لیتی بولی جبکہ وہ بھی خاموشی سے وہاں پڑے چار کرسیوں والے ٹیبل سیٹ کی ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور وہ پھرتی سے ہاتھ چلاتی اس کے لیے گرم گرم روٹی بنانے لگی اور دوسری طرف اوون میں وہ سالن بھی رکھ چکی تھی گرم ہونے کے لیے۔

روٹیوں کے ساتھ سالن اس کے لیے نکال کر اسے دیتے ساتھ پانی رکھ کر ہٹی تو علی نے اسے کھانا کھانے کی آفر کی جسے اس نے کھا چکی ہوں اب بھوک نہیں کہہ کر رد کر دیا اور اپنے پانی کا جگ اٹھا کر کچن سے نکلنے لگی مگر علی کی آواز پر رک گئی۔ اف یو ڈونٹ ماسٹڈ پریزے کیا مجھے چائے بھی بنا دیں گی؟؟ سر بہت درد کر رہا ہے۔

اس کے کہنے پر پریزے نے پلٹ کر اسے دیکھا جو اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ اچانک نظریں ملنے پر دونوں کی ہارٹ بیٹ تیز ہوئی تھی اور دونوں نے ہی نظروں کا زاویہ جلدی سے بدلہ تھا۔ میں بنا دیتی ہوں اس میں ماسٹڈ کرنے والی کیا بات ہے۔

وہ واپس آتی جگ سلف پر رکھتی چائے بنانے کا سامان نکالنے لگی جبکہ علی پر سکون ہوتا پھر سے کھانا کھانے لگا۔ اسے پریزے کی موجودگی اچھی لگ رہی تھی کچن میں اسی لیے سر درد کا بہانا بناتے چائے بنانے کے لیے اسے روک لیا۔ اور اب پر سکون ہوتا کھانا کھانے لگا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی رونے میں مصروف تھی جب عارش کا اس کے کمرے کے پاس سے گزر ہوا اور بے ساختہ ہی اس کی نظر معصومہ پر پڑی جو بری طرح رو رہی تھی۔ وہ پریشانی سے اس کے کمرے میں داخل ہوتا اس کے پاس پہنچا تھا۔

کیا ہوا ہے معصومہ تمہیں؟؟ رو کیوں رہی ہو؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟؟ عارش نے پریشانی اور فکر مندی سے پوچھا۔ عارش بھائی عمر مر گیا۔ میں کیسے یہ دکھ برداشت کروں گی۔ عارش جو اس کے خود کو عارش کہنے پر گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا اس کی اگلی بات پر اسے حیرت ہوئی تھی۔

کون ہے یہ عمر اور کیا رشتہ ہے اس سے تمہارا جو یوں اس کی موت پر رو کر ادھی ہو رہی ہو؟؟ عارش کے اندر کی غیرت اچانک سے ابھری تھی معصومہ کی بات پر۔ وہ میری محبت ہے مم.... میں کیسے برداشت کروں گی اس کی موت کا صدمہ۔ میرا دل پھٹ رہا ہے بھائی مجھے سکون نہیں مل رہا۔

وہ بنا عارش کے غصے کو سمجھے اپنی ہی بولی جا رہی تھی۔ بکو اس بند کرو اور سہی سے بتاؤ کون ہے عمر اور کدھر رہتا تھا؟؟ تم کہاں ملی اسے؟؟ عارش نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کرتے غصے سے کہا۔

میں نہیں ملی اس سے ملتی بھی کیسے وہ میرے ناول کا ہیرو ہے عمر جہانگیر۔ اور آپ کو پتا ہے عارش بھائی وہ مر گیا میرا عمر مر گیا۔ وہ روتی ہوئی ہچکیاں بھرتے بولتی عارش کا دماغ خراب کر گئی تھی۔ یعنی وہ تب سے ایک فرضی کردار کے مرنے پر رو کر ادھی ہو رہی تھی۔ معصومہ معصومہ میں تمہارا کیا کروں

؟؟

Posted On Kitab Nagri

تم تب سے ایک فرضی ہیرو کے لیے رور ہی ہو اور مجھے تب سے پاگل بنا رکھا ہے۔ خبردار جو تمہاری اب آواز بھی نکلی تو۔ چپ کرو اور اب اگر تم روتی تو میں نے تمہارا فون توڑ کر رکھ دینا ہے۔ عارش کے غصے سے کہنے پر معصومہ ایک دم سیدھی کھڑی ہوتی اپنے آنسوؤں پونچھ گئی تھی۔

میں تو نہیں رور ہی عارش بھائی میرا مطلب عارش بھائی۔ وہ آنکھیں بار بار جھپک کر کھولتی بولی۔ روتی ہوئی نظر بھی مت آنا اور جاو میرے لیے فریش جو س لے کر آؤ۔ وہ اسے کہتا کمرے سے چلا گیا جبکہ پیچھے معصومہ کا پھر سے منہ لٹک گیا تھا۔ کتنے بے حس ہیں عارش بھائی۔

چل معصومہ اس عارش بارش کو فریش جو س دے کر آئیں۔ وہ خود سے بڑبڑا کر کہتی کمرے سے نکلی تھی۔

.....

سلاال اب بالکل ٹھیک تھا۔ فرجاد نے اب عنیزہ کو پانی والے کاموں سے دور رہنے کا حکم سنا دیا تھا۔ وہ ابھی کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی تھی کہ اچانک اسے قہ آئی تھی اور وہ منہ پر ہاتھ رکھتی سنک کی طرف تیزی سے بڑھی۔

الٹی کرتے وہ منہ دھوتی پیچھے ہوئی تھی۔ وہ اچھے سے اپنی حالت سمجھ رہی تھی۔ پچھلے تین چار دن سے اس کے ساتھ یہی ہو رہا تھا۔ کبھی چکر آتے تو کبھی قہ۔ اسے ڈر تھا کہیں یہ بات فرجاد کو نہ پتا چل جائے کہ وہ پھر سے امید سے ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اچھے سے فرجاد کی سوچ جانتی تھی کہ جیسے ہی سلال اس کے بغیر رہ سکے گا وہ سلال کو اس سے چھین لے گا اور ایسے میں اگر اس دوسرے بچے کا پتہ چلا اسے تو وہ اسے بھی چھین لے گا اس سے۔
اس کی پوری کوشش تھی کسی دن موقع دیکھ کر یہاں فرجاد کی قید سے دور جانے کی مگر وہ گھر کے باہر ہمہ وقت گارڈ رکھتا تھا۔ ابھی بھی وہ سالن کے نیچے چولہا بند کرتی سلف سے ٹیک لگائے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے سوچوں میں مگن تھی۔

ابھی سلال پانچ ماہ کا تھا اور ایسے میں دوسرا بے بی آنا اور اسے بھی سنبھالنا اس کے لیے مشکل ہونے والا تھا مگر اسے اپنی اولاد کے لیے ہر مشکل قبول تھی۔ بس کسی طرح اسے اس قید سے آزاد ہونا تھا۔ اور کسی ایسی جگہ جانا تھا جہاں پر فرجاد کبھی نہ پہنچ سکے۔

.....

وہ عارش کے لیے جو س بنا کر لے آئی تھی اور اس وقت اس کے کمرے کے باہر کھڑی دروازہ ناک کر رہی تھی۔ اندر سے کم ان کی آواز پر وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔ عارش نے اسے دیکھا جو اس چہرہ الیا مردہ قدم اٹھا رہی تھی۔

اسے دیکھ عارش نے تاسف سے سر ہلایا یعنی وہ ابھی بھی فرضی کردار کی موت کے صدمے میں تھی۔ ادھر ٹیبل پر رکھ دو۔ وہ صوفے پر بیٹھا کچھ فائلز کو ریڈ کر رہا تھا۔ اس لیے معصومہ کو اس نے جو س

Posted On Kitab Nagri

پاس پڑے ٹیبل پر رکھنے کو کہا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتی آگے بڑھنے لگی مگر قالین میں پیڑا ٹکنے سے اس کا توازن بگرا اور ایک دم لڑکھڑانے سے اس کے ہاتھ سے جو س کا گلاس چھوٹا تھا۔

ٹیبل پر پڑی فائلز پر سارا جو س گر گیا تھا اور کچھ عارش کے کپڑوں پر بھی گرا تھا۔ یوں اچانک جو س گرنے پر عارش یک دم کھڑا ہوا تھا اور معصومہ کا منہ پریشانی اور حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ اس کی ساری ادسی اڑن چھو ہوئی تھی اور اب اداسی کی جگہ پریشانی نے لے لی تھی۔ عمع.... عارش بھائی میں نے جان برب... بوجھ کر نہیں کیا۔ پتا نہیں کیسے گر گیا۔

قسم لے لیں مجھ سے میری کوئی غلطی نہیں۔ وہ پریشانی سے بولی مگر عارش نے تو غصے سے مٹھیاں میچ لی تھیں۔ چلی جاو معصومہ یہاں سے۔ دفع ہو جاو میری نظروں کے سامنے سے اس سے پہلے میں تمہیں یہیں زمین میں دفن کر دوں۔ عارش نے غصے کے سبب لال ہوتی آنکھوں کو معصومہ کے چہرے پر گاڑے کہا اور وہ بھی سیکنڈ سے پہلے کمرے سے غائب ہوئی تھی۔

لانت ہو تم پر عارش جو تم نے اس بیوقوف کو کام کہا۔ وہ خود کو کوستا واش روم کی جانب بڑھ گیا تاکہ کپڑے چینج کرے۔ یہ تو شکر تھا وہ ساری فائیلز اصل نہیں بلکہ فوٹو کاپی تھیں۔ ورنہ آج واقع معصومہ نے عارش کے ہاتھوں قتل ہو جانا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ بیڈ کے ساتھ نیچے کارپیٹ پر لیٹی تھی مگر جب سے سلال بیمار ہوا تو فرجاد نے اسے بیڈ پر نہ سہی صوفے پر لیٹنے کی اجازت دے دی تھی ورنہ ہر رات فرجاد اس پر اپنی نفرت اور وحشت اتارتا اسے بیڈ سے اتار دیتا تھا اور وہ سردی گرمی ہر موسم میں وہیں کارپیٹ پر سوتی تھی۔

آج رات سلال کو ضد چڑھی ہوئی تھی اور وہ اس سے دور ہو ہی نہیں رہا تھا۔ روز رات وہ اسے جھولے میں سلاتی تھی مگر آج وہ اس سے دور ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور روئی جا رہا تھا۔ وہ اسے چپ کروانے میں مصروف تھی۔ فرجاد کی نیند بھی سلال کے رونے پر کھل چکی تھی۔ کیا ہوا ہے؟؟ کیوں رو رہا ہے سلال؟؟

وہ اٹھ کر بیٹھتا پوچھنے لگا۔ ضد کر رہا ہے۔ سلاتی ہوں اسے مگر جیسے ہی جھولے میں ڈالوں تو رونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہاں صوفے پر میں اس کو ساتھ نہیں لٹا سکتی۔ وہ سلال کو گلے لگا کر سہلاتی بولی۔ تو یہاں آ جاو بیڈ پر اور ادھر سو جاو رولا کیوں رہی ہو میرے بیٹے کو۔ وہ سخت لہجے میں بولا جبکہ اس کے الفاظ پر عنیزہ کو حیرت ہوئی تھی۔ میں کیسے سوں بیڈ پر۔

وہ آہستہ آواز میں بولی۔ تمہیں برداشت بھی نہ کروں میں یہاں برابر میں اپنے مگر سلال کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ اب مر وادھر منہ کیا دیکھ رہی ہو۔

فرجاد کے توہین آمیز لہجے پر اس کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے اور وہ دکھی دل سے سوئے ہوئے سلال کو سنبھالتی (جو ابھی سویا تھا) صوفے سے کھڑی ہوئی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ کے قریب

Posted On Kitab Nagri

جا کر آرام سے بیٹھی اور پھر لیٹی سلال کو اپنے ساتھ جوڑ کر لیٹا چکی تھی اور خود بنا کمفرٹر کے ہی لیٹی رہی جبکہ سلال پر اس نے اس کا بے بی کمبل دے دیا تھا۔ کمفرٹر اوڑھو ورنہ پھر تمہاری وجہ سے سلال بیمار ہو جائے گا۔

وہ آنکھیں بند کیے لیٹی تھی تبھی فرجاد کے کہنے پر اس نے جلدی سے خود پر کمفرٹر اوڑھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ تینوں اپنی اپنی نید میں گم تھے۔ نید میں ہی فرجاد نے سائیڈ چینج کرتے اپنا بازو عنیزہ کے اوپر رکھا تھا جبکہ عنیزہ کا ہاتھ سوتے ہوئے سلال پر تھا جو ان دونوں کے درمیان میں تھا۔ وہ تینوں سوتے ہوئے اس وقت مکمل فیملی لگ رہے تھے جیسے دنیا کی بیسٹ فیملی ہوں مگر صبح ہوتے ہی یہ منظر بدل جانا تھا۔

.....

پریزے، روزینہ تائی اور وہ کچن میں موجود تھیں۔ تائی اور پریزے تو سبزی بنارہی تھیں جبکہ وہ سیب کھا رہی تھی۔ یار پریزے آپنی میرے کانوں میں بہت میل پھس گئی ہے۔ مجھے اونچا سنائی دینے لگ گیا ہے۔

میں تو ماما سے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں کہ نکلوادو میل پر کوئی سنتا ہی نہیں میری۔ آج بابا آتے ہیں نہ تو ان سے کہوں گی۔ وہ سیب ختم کرتی باقی کا حصہ دسٹبین میں پھنکتی ہاتھ دھوتے پریزے سے بولی۔ ہاں

Posted On Kitab Nagri

یار معصومہ مجھے بھی اونچا سنائی دینے لگ گیا ہے۔ کل شیر یار مجھے آوازیں دے رہا تھا اور مجھے سنی ہی نہیں۔ پر ریزے بھی پریشانی سے بولی۔

ہائے ہائے ہائے اس کا مطلب ہم دونوں کو ٹائم سے ہی کانوں والے آلے لگ جائیں گے۔ وہ دل پر ہاتھ رکھتی بولی جبکہ اس کے یوں کہنے پر تائی امی کے چہرے پر مسکراہٹ آئے تھی اور پر ریزے نے بھی فکر مندی سے ہاں میں سر ہلایا۔ ہائے پر ریزے باجی میں نے سنا تھا کہ ساس کے کان والے آلے کو چھپا کر اپنی ساس کے سامنے بیٹھ کر اس کی برائی کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔

افسوس اب یہ مزہ ہم نہیں ہماری ساسیس ہم سے لیں گی۔ وہ ہمارے پاس بیٹھ کر ہماری چغلیاں کریں گی اور ہمیں پتا بھی نہیں لگے گا۔ معصومہ نے تو بہت آگے کی سوچ دوڑائی تھی اور پر ریزے کو بھی مستقبل کی فکر لگادی تھی مگر اس کی بات پر تائی امی نے مسکراہٹ چھپائی تھی۔

نہیں کرتی تمہاری ساس تمہاری چغلی میں گیر نٹی دیتی ہوں۔ تائی امی نے مسکراہٹ چھپاتے کہا۔ آپ کو کیسے پتا تائی امی کہ میری ساس میری برائی نہیں کرے گی۔ اس نے حیرت سے پوچھا۔

بس پتا ہے وقت آنے پر تمہیں بھی پتا لگ جائے گا۔ تائی امی کے کہنے پر وہ کندھے اچکاتی چپ رہی کہ تبھی اس کی نظر باہر سے آتے شیر یار پر پڑی۔ شیر ی آگیا میں نے شوارما منگوایا تھا اس سے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خوشی سے بولتی کچن سے باہر بھاگنے کے انداز میں نکلی اور تائی امی نے مسکراتے ہوئے باہر دیکھا جہاں وہ شہریار سے شوارمالیتی خوش ہو رہی تھی اور شیریار اسے تنگ کرتے تھوڑا سا شوارمامانگ رہا تھا اور وہ منہ چڑھاتی اسے منع کر رہی تھی۔

وہ لاونچ میں بیٹھی تھی کہ تبھی اچانک آتی ٹک ٹک کی آواز پر اس نے پلٹ کر داخلی دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے کائنات اندر آرہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی عنیزہ کے چہرے کے زاویے بگرے تھے۔

وہ صوفے سے اٹھ کر وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی تھی مگر کائنات کے الفاظ پر اس کے قدم رک گئے تھے۔ بیٹھ کر بات سن لو تمہارے مطلب کی بات کرنے آئی ہوں۔ وہ چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے بولی۔ مجھے نہیں سننی تمہاری کوئی بات۔ مجھے اچھے سے پتا ہے تم اگر فرجاد کی غیر موجودگی میں آئی ہو تو مجھے باتیں سنانے ہی آئی ہو گی کیونکہ فرجاد کے سامنے تو تم بہت اچھی بنتی ہو۔

ایسی لڑکی جس کے منہ میں زبان نہیں ہے پر پتا کیا کائنات واقع تمہارے منہ میں زبان ہے بھی نہیں کیونکہ تمہارے منہ زہر ہے جسے تم اپنی باتوں اور الزاموں کے ذریعے میری زندگی میں گھول دیتی ہو۔ آج عنیزہ کو بھی اپنے اندر کی بھر اس نکالنے کا موقع ملا تھا اور وہ اچھے سے کائنات پر وہ بھر اس نکال بھی رہی تھی۔

ہا ہا تم سہی کہہ رہی ہو میں واقع تمہاری زندگی میں زہر گھول رہی ہوں کیونکہ مجھے تم فرجاد کی زندگی سے دور چاہیے ہو اور جب تک تم اس کی زندگی میں ہو تب تک میں یوں ہی تمہاری زندگی میں زہر

Posted On Kitab Nagri

گھولوں گی۔ پہلے ہستے اور بعد میں ایک دم سیریس ہوتے وہ بولی تو عنیزہ کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ سب کہتے بھولو مت کائنات کہ اگر آج میں یہاں ہوں تو صرف تمہاری وجہ سے ہوں۔ میں اصل حقیقت سے بے خبر ہوں مگر یہ ضرور جانتی ہوں کہ میرے بابا بے قصور تھے۔ میں نہیں جانتی میرے بابا اور فرجاد کے بابا کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی بھی تھی یاں نہیں مجھے یہ ضرور یقین ہے کہ میرے بابا جو تو قیرانگل سے اونچی آواز میں بھی بات نہیں کرتے تھے وہ بھلا قتل کیسے کر سکتے ہیں انہیں۔

عنیزہ بناڈرے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی جبکہ کائنات اس کی بات پر ہستے ہوئے زور زور سے تالیاں بجانے لگی۔ واہ تمہیں تو بہت کچھ پتا ہے مگر مزے کی بات بتاؤں تمہیں ابھی بھی بہت کچھ نہیں پتا۔ تم نے سہی کہا تمہارے بابا نے فرجاد کے بابا کا قتل نہی کیا تھا کیونکہ ان کا قتل میں نے کیا تھا۔

کائنات اس کان کے قریب چہرہ کرتی سفاک لہجے میں بولی جبکہ عنیزہ اس کی بات پر کانپ کر رہ گئی تھی۔ ارے ارے کانپ کیوں رہی ہو ابھی پوری بات تو سن لو۔ تمہارے بابا بھی بھاگنے کے چکر میں بالکنی سے نہیں گرے تھے بلکہ میں نے دھکا دیا تھا انہیں اور وہ مر گئے۔ پتچ پتچ بڑے آئے تھے وہ دونوں میری حقیقت فرجاد کو بتانے والے میں نے انہیں کچھ بولنے کے قابل ہی نہ چھوڑا۔

Posted On Kitab Nagri

اور ایک اور بات ان دونوں کو مارنے بعد میں نے خود فرجاد کو فون کر کے وہاں بلایا تھا اور من گھڑت کہانی گھڑتے کہا کہ مجھے انکل نے ملنے بلایا تھا مگر جب میں وہاں پہنچی تو تمہارے ڈیڈ کے ہاتھ میں پسٹل تھی اور تو قیر انکل زمین پر خون میں لت پت پڑے تھے۔ مجھے دیکھتے تمہارے بابا نے بھاگنے کی کوشش کی اور بھاگنے کے چکر میں بالکنی سے گرے اور مر گئے۔

وہ اس کے ارد گرد گھومتی اسے اپنی خوفناک حقیقت بتا رہی تھی جبکہ عنیزہ تو یہی سن کر صدمے میں تھی کہ اس کے بابا کا قتل ہوا تھا اور کرنے والی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں۔ جان سے مار ڈالوں گی میں تمہیں۔

وہ ایک دم حوش میں آتی زخمی ناگن کی طرح پھنکاتی اس کی طرف بڑھی تھی مگر کائنات نے اس کا ہاتھ بچ میں ہی پکڑ لیا تھا۔ سوچ سمجھ کر ہاتھ اٹھانا کیونکہ تم شاید بھول رہی ہو کہ فرجاد میرے اشاروں پر چلتا ہے۔ وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی بولی جبکہ عنیزہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے جان سے ہی مار دے۔

میں سب کچھ فرجاد کو بتا دوں گی۔ عنیزہ نے اسے وارن کرتے کہا۔ شوق سے بتاؤ پر سچ تو یہ ہے کہ تم کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ فرجاد تمہاری بات کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔

Posted On Kitab Nagri

خیر میں چلتی ہوں بتانے تو تمہیں یہ آئی تھی کہ پرسوں فرجاد دوسرے شہر جا رہا ہے آفس میٹنگ کے لیے اور یہ اچھا موقع ہو گا تمہارے لیے بھاگنے کے لیے۔ اور ہاں اپنے بیٹے کو بھی لیتی جانا ساتھ کیونکہ میں اسے پال نہیں سکتی۔

اگر تمہیں نہیں جانا تو یہ ضرور سوچ لینا کہ بہت جلد فرجاد تم سے سلال کو چھیننے والا ہے اور مجھ سے شادی کر کے میری گود میں ڈال دے گا سلال کو مگر مجھے تمہارے بیٹے سے کوئی لگاؤ نہیں اور تم ہی کہتی ہو کہ مجھ میں زہر ہے آگے تم سمجھدار ہو۔ وہ اسے کہتی وہاں سے چلی گئی تھی اور عنیزہ پیچھے فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی زور زور سے رونے لگی۔

وہ کتنی بے بس تھی کہ اپنے باپ کا بدلہ بھی نہ لے سکتی تھی۔ تو قیر انکل اور اس کے باپ کی قاتل کھلے عام گھوم رہی تھی۔ اور وہ بے قصور ہوتے ہوئے ہر ظلم برداشت کر رہی تھی۔

.....

سلال اس کی گود میں سو رہا تھا اور وہ اپنی کل کی کائنات کے ساتھ ہوئی گفتگو سوچنے میں گم تھی کہ تبھی فرجاد ڈریسنگ روم سے باہر نکل تھا۔ سلال کو جھولے میں ڈالو اور ادھر آؤ بیڈ پر۔

وہ بیڈ پر بیٹھتا اس سے بولا جو اس کی آواز پر سوچوں سے باہر آئی تھی۔ فرجاد کی بات پر وہ کانپ گئی تھی مگر وہ کچھ کہہ اور کر بھی نہیں سکتی تھی سوائے اس کے قربت برداشت کرنے کے۔

Posted On Kitab Nagri

مگر بس آج کی رات ہی اسے برداشت کرنی تھی یہ قربت کیونکہ وہ اپنا ماسنڈ بنا چکی تھی کل یہاں سے بھاگنے کا۔ وہ سلال کو جھولے میں لیٹاتی چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتی بیڈ کے پاس پہنچی کہ تبھی فرجاد نے اس کی بازو سے اسے پکرتے ایک جھٹکے میں اپنے پہلو میں اسے گرایا تھا اور اگلے ہی لمحے اس پر قابض ہوا تھا۔

.....

وہ صبح سے فرجاد کے جانے کا انتظار کر رہی تھی اور اس کے جانے کے دس منٹ بعد ہی وہ اپنا بیگ لیتی جس میں اس کے اور سلال کے کچھ کپڑے ضرورت کی چیزیں اور کچھ رقم تھی جو اس نے الماری سے نکالی تھی۔

یہ بیگ اس نے کل ہی پیک کر لیا تھا۔ وہ باہر لان میں نکلی تاکہ گارڈ کو دیکھ سکے مگر شاید اس کی قسمت آج اچھی کیونکہ دونوں گارڈ ہی باہر نہیں تھے۔ وہ فوراً سے اندر بھاگی اور سوئے ہوئے سلال کو ایک ہاتھ سے اٹھاتی دوسرے میں بیگ پکڑے باہر نکلی اور جلدی سے گیٹ کھولتی وہاں سے دور جا چکی تھی۔

.....

وہ آئیر پوٹ کے رستے میں ہی تھا جب اسے یاد آیا کہ امپورٹنٹ فائل تو گھر ہی رہ گئی۔ ڈرائیور کو اس نے فوراً گاڑی ریورس کرنے کو کہا تھا۔ اس کا سیکٹری جو اس کا قابل اعتماد بھی تھا وہ بھی اس کے ساتھ تھا

—

Posted On Kitab Nagri

وہ فائل لینے واپس گھر پہنچا تو گیٹ کے باہر پہنچتے ہی اسے گیٹ کھلا ملا اور گارڈ بھی غائب تھے۔ وہ فوراً گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بھاگا تھا۔ اندر جا کر اسے کہیں بھی عنیزہ نظر نہ آئی۔ ہر جگہ دیکھتے وہ اسے ساتھ آوازیں بھی دے رہا تھا مگر وہ ہوتی تو جواب دیتی۔

عنیزہ کے ساتھ سلال کو بھی غائب دیکھ اس نے غصے سے مٹھیاں میچ لیں تھیں۔ یعنی وہ بھاگ گئی تھی اور ساتھ سلال کو بھی لے گئی تھی۔ وہ گھر سے باہر غصے سے نکلا کہ تبھی سامنے سے گارڈ آتا دیکھائی دیا۔ کہاں مرے تھے تم اور شفیق کدھر ہے؟؟ گارڈ کے پاس پہنچتے وہ غصے سے بولا۔

وہ صاحب جی میں سیکرٹ لینے گیا تھا اور شفیق آج چھٹی پر ہے۔ گارڈ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ دفع ہو جاو شکل گم کرو اپنی۔ سیکرٹ کے بغیر مر نہیں جاتے تم۔ تمہیں میں نے عنیزہ کی رکھوالی کے لیے رکھا تھا۔ جاہل انسان بھاگ گئی ہے وہ۔ اور اب تم بھی دفع ہو جاو اس سے پہلے تمہیں موت دے دوں اپنے ہاتھوں سے۔ وہ آپے سے باہر ہوتا بولا جبکہ گارڈ فوراً دم دبا کر بھاگا تھا۔ وہ بھاگنے کے انداز میں گاڑی کے پاس پہنچا تھا۔ اجمل گاڑی تیز چلاوا اور بس سٹیشن چلو جلدی۔ وہ گاڑی میں بیٹھتا ڈرائیور سے بولا۔

اسے یقین تھا کہ عنیزہ بس سٹیشن گئی ہوگی کیونکہ بس سٹیشن یہاں سے قریب تھا۔ سرسب کچھ ٹھیک ہے؟؟ اسے غصے اور پریشانی میں دیکھ اس کے سیکرٹری نے پوچھا۔ بس دعا کرو عنیزہ مجھے مل جائے پھر

Posted On Kitab Nagri

وہ نہیں سہی رہنے والی۔ وہ غصے سے دانت چباتا بولا جبکہ سیکر ٹری کو معملہ سنگین لگا تھا۔ اس لیے چپ کر گیا۔

.....

وہ بس سٹیشن پہنچتے وہاں موجود ایک ایک بس چھان چکا تھا مگر عزیزہ کہیں نہ ملی۔ وہ وہاں بنے انچارج آفس میں گیا۔ ابھی یہاں سے کتنی گاڑیاں نکلی ہیں ادھے گھنٹے میں؟؟ اندر جاتے ہی اس نے بنا کوئی دوسری بات کیے پوچھا۔

جی ایک ہی نکل ہے پندرہ منٹ پہلے۔ اگلے بندے کے جواب پر وہ گاڑی کے نمبر اور کس جگہ جا رہی ہے ساری ڈیٹیل لیتا واپس بھاگتا گاڑی میں بیٹھتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا اور ڈرائیور کو اپنی جگہ پر بیٹھا چکا تھا۔؛

.....

وہ بس میں سوئے ہوئے سلال کو کس کر اپنے سینے میں بھینچے بیٹھی تھی۔ اس کے چہرے پر خوف رقم تھا کہ جیسے ابھی فرجاد اس تک پہنچ جائے گا اور سلال کو چھین لے گا۔ وہ منہ میں درود کا ورد کرتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچانک ہی بس کے سامنے ایک گاڑی نے رستہ روکا تھا اور بس ڈرائیور نے جلدی سے بریک لگائی تھی۔ یوں اچانک بریک لگنے پر سب مسافروں کی چیخ نکلی تھی کچھ تو ڈرائیور کو کونے بھی لگ گئے تھے جبکہ عنیزہ کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکا تھا۔

.....

اس نے فل رش ڈرائیور کی تھی اور مطلوبہ بس تک پہنچ کر اس کے آگے وہ گاڑی لا تا رستہ بند کر چکا تھا۔ بس کے رکتے ہی وہ اپنے سیکرٹری کو اپنے ساتھ آنے اشارہ کرتا گاڑی سے باہر نکلا تھا اور بس کی جانب چل پڑا۔

بس کے پاس پہنچتے ہی بس کنڈکٹر اس کے پاس آیا۔ کیا مسئلہ ہے بھائی تجھے کیوں یوں بلا وجہ رستہ روکا ہمارا؟؟؟ بس کنڈکٹر نے اس سے سختی سے پوچھا۔ بکو اس بند کرو مجھے بس یہ دیکھنا ہے کہ میری بیوی ہے اندر بس میں یاں نہیں۔ وہ کنڈکٹر سے کہتا بس میں چڑھ گیا تھا۔

عنیزہ جو لاسٹ میں بیٹھی تھی اسے دیکھ چکی تھی اور اس کو یہاں دیکھ عنیزہ کا سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔ اس نے فوراً اپنا منہ چھپایا تھا۔ وہ ایک ایک سیٹ کو چیک کرتے پیچھے پہنچا تو عنیزہ پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں پھر سے غصے سے لال ہو گئی تھیں۔ اگلے ہی پل وہ اس کا بازو پکڑا اسے کھڑا کر چکا تھا۔

اپنے پکڑے جانے پر عنیزہ کی رنگت اڑی تھی۔ سلال کو اس سے چھینتے اس نے اپنے پیچھے کھڑے سیکرٹری کو اسے پکڑا یا تھا۔ سلال کے دور جانے پر وہ تڑپ اٹھی تھی۔ میرا بچہ!! چٹاخ! وہ اس سے پہلے

Posted On Kitab Nagri

آگے ہوتی سلال کو پکرتی فرجاد نے بھری بس کے سامنے اس کے منہ پر تھپر رسید کیا تھا۔ تھپر کی آواز پر بس میں جہاں پہلے چہ مگوئیاں ہو رہی تھیں وہاں سناٹا چھا گیا تھا۔

تھپر اتنا شدید تھا کہ وہ گرنے لگی تھی مگر فرجاد نے اس کی بازو کو پکڑے اسے سیدھا کھڑا کیا تھا اور اس کے بال پیچھے سے ڈوپٹے سمیت اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیے تھے۔ کیا لگا تھا تمہیں؟؟

تم اتنی آسانی سے میری قید سے بھاگ جاو گی؟؟ تمہیں پہلے بھی کہا تھا میں نے کہ یہ قید تمہاری موت کے بعد ہی ختم ہو گی یاں میری موت کے بعد۔ وہ اس کے بالوں کو گرفت میں رکھے غصے سے بولا جبکہ ساری بس ان کو دیکھ رہی تھی۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔ خدا کے لیے بخش دیں مجھے۔

بہت سہہ لی میں نے بنا کسی گناہ کے سزا۔ اب میں اور نہیں برداشت کر سکتی۔ مجھے دور جانا ہے آپ سے آپ کی قربت سے اور آپ کی قید سے۔ آج عزیزہ نے بھی ہمت دیکھا دی تھی۔ بند کرو بکو اس۔ تمہارے ساتھ کچھ دن نرم کیا رہ لیا تم سر پر ہی چڑھ گئی۔ اب تمہیں میں بتاؤں گا گھر سے بھاگنے کی سزا کیا ہوتی ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ اس کے بالوں کو گرفت سے ازاد کرتا بولتا اس کو کہنی سے پکڑے کھینچتے ہوئے بس سے اتارنے لگا جبکہ وہ چیختی چلاتی رہی تھی۔ بس میں بیٹھے کچھ لوگ اسے رحم بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جبکہ کچھ یہ تماشہ انجوائے کر رہے تھے۔ چھوڑیں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے گاڑی میں زبردستی بیٹھانے لگا تو وہ چیختے ہوئے بولی۔ چٹاخ! اس کے چیخنے پر فرجاد نے ایک اور تھپڑ اسے دے مارا تھا۔ چپ کرو خبردار جو آواز نکلی تمہاری۔ بیٹھو گاڑی میں ورنہ تمہیں یہیں چھوڑ کر سلال کو لے جاؤں گا۔

فرجاد نے اسے دھمکی دیتے کہا جبکہ اس کی دھمکی کام بھی کر گئی تھی اور وہ فوراً گاڑی میں بیٹھی تھی۔ ڈرائیور واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر فرجاد کا سیکرٹری جبکہ فرجاد پیچھے عنیزہ کے ساتھ ہی سلال کو تھامے بیٹھا تھا۔

عنیزہ چوڑنگاہوں سے اس کی گود میں سوئے سلال کو دیکھ رہی تھی مگر اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ مانگ لیتی سلال کو۔ ابھی تو فرجاد چپ چاپ بیٹھا تھا گاڑی میں مگر وہ جانتی تھی کہ یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی تھی گھر جا کر اس کی خیر نہیں تھی۔

عارش اپنی ضد کا پکا نکلا تھا۔ وہ اب خود معصومہ کو یونی چھوڑنے جاتا اور لے کر بھی آتا۔ معصومہ نے تو بہت احتجاج کیا تھا مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔ پچھلے ایک ماہ سے اب اسے عارش کے ساتھ ہی جانا پڑتا تھا۔ وہ تو کہہ کر پچھتائی تھی گاڑی کا۔ کم سے کم عارش کے ساتھ تو نہیں جانا پڑتا تھا اسے۔

ایک تو اسے عارش کے ساتھ جاتے ہوئے موت پڑتی تھی دوسرا جب اس کی یونی کی لڑکیاں اس کے پاس آکر بار بار عارش کے بارے میں پوچھتی تھیں اور اسے اس بات پر چڑھ ہوتی تھی بھلا کیا ضرورت تھی عارش صاحب کو کہ وہ اسے یونی کے اندر تک چھوڑنے جائے شہر یار بھی تو اسے چھوڑنے آتا تھا وہ تو

Posted On Kitab Nagri

اسے نہیں یونی کے اندر تک چھوڑنے جاتا تھا بلکہ گاڑی وہیں سے لے جاتا تھا واپس مگر عارش عرف خارش کو تو جیسے اس سے کوئی ویر ہی تھا کیونکہ بقول معصومہ کے وہ عجیب لگتی تھی جب عارش چھوٹے بچوں کی طرح اسے یونی کے اندر تک چھوڑنے جاتا اور ایک سوچ اس کی یہ بھی تھی کہ عارش صاحب جان بوجھ کر اسے اندر چھوڑنے جاتے کیونکہ انہیں شوق تھا یونی کی لڑکیوں کو اپنی جانب اٹریکٹ کرنے

کا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ آخر وہ لڑکیاں جو عارش کو دیکھ آہیں بھرتیں تھیں اور اس سے بار بار عارش کا پوچھتیں اس کا نمبر مانگتی تھیں آخر انہیں عارش میں کیا نظر آتا تھا اتنا کوئی خاص بھی نہیں تھا وہ۔

مگر یہ سب صرف معصومہ کی ہی سوچ تھی کیونکہ عارش واقعی مردانہ حسن کا مجسمہ تھا یوں تو سارے ہی شاہ برادرز ایک سے بڑھ کر ایک تھے مگر عارش اور عرش کی تو بات ہی کچھ اور تھی عارش کزنز میں سب سے بڑا تھا جبکہ عرش اور علی دونوں ہم عمر تھے اور عارش سے ایک سال چھوٹے تھے علی اور عرش میں محض ایک ماہ کا فرق تھا ویسے تو عارش، عرش، علی اور شہریار چاروں میں بہت بنی تھی لیکن عرش اور عارش کی زیادہ اچھی بونڈنگ تھی اور اسی بات کا معصومہ کو دکھ تھا کیونکہ اس کا بھائی ہمیشہ اپنے دوست کی سائیڈ لیتا تھا وہ جب بھی اسے عارش کی شکایت لگاتی اب بھی جب اس نے عرش سے کہا تھا کہ اسے عارش کے ساتھ یونی نہیں جایا کرنا تو بجائے اس کے کہ وہ اس کی بات مان لیتا بلکہ وہ اسے ہی سمجھانے لگ گیا تھا۔

ابھی بھی وہ برے برے منہ بناتی یونی کے لیے تیار ہو رہی تھی کیونکہ عارش صاحب اسے پیغام بھجوا چکے تھے جلدی تیار ہونے کا۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ عارش سے کہہ دے گی کہ وہ اسے یونی کے اندر

Posted On Kitab Nagri

چھوڑنے نہ جایا کرے کیونکہ اب وہ چھوٹی بچی نہیں رہی تھی مگر اسے یہ بھی پتا تھا کہ خارش نے اس کی بات نہیں ماننی تھی۔ خیر اسے آج خوشی بھی تھی اس بات کی کہ وہ لوگ کل شادی اٹینڈ کرنے کے لیے گاؤں جانے والے تھے اور اسے آج یونی سے چھٹیاں بھی لینی تھیں۔

.....

عرش سنیں! وہ اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے مریم کی آواز سنائی دی۔ جی جانِ عرش وہ اس کی جانب پلٹتا چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا جبکہ اس کے طرزِ مخاطب پر مریم کے گال لال ہوئے تھے۔

شرم کریں کچھ کسی نے سن لیا تو کتنا برا لگے گا۔ وہ اسے گھوری سے نوازتی بولی۔ تو سن لیں میں ڈرتا نہیں کسی سے۔ اپنی بیوی کو بلایا ہے میں نے اس نام سے کسی اور کی بیوی کو نہیں جو مجھے ڈر ہو گا۔ وہ اس کو اپنے قریب کرتا کمر کے گرد بازو پھیلائے بولا جبکہ مریم اس کی گرفت سے خود کو آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ چھوڑیں عرش کوئی آجائے گا۔ وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتی بولی۔

اس سے پہلے کہ عرش کچھ بولتا اچانک علی اپنے کمرے سے نکلا تھا۔ اوہ سوری سوری لو بڈ زیوے کیری آن میں نے کچھ نہیں دیکھا۔ وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا شرارت سے بولتا پاس سے گزرا تھا اور مریم نے عرش کی گرفت کمزور محسوس کرتے خود کو فوراً اس سے دور کیا تھا۔ علی جو ابھی پاس سے گزرا تھا ایک دم واپس آیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے کچھ نہیں دیکھا مگر ضروری نہیں کوئی اور بھی کچھ نہ دیکھے۔ وہ شرارت سے کہتا عرش کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ دم دبا کروہاں سے بھاگا تھا۔ دیکھا میں کہہ رہی تھی کوئی دیکھ لے گا پر نہیں آپ کب سنتے ہیں میری۔ ہائے میں اب علی بھائی کے سامنے کیسے جاؤں گی۔ وہ عرش پر غصہ کرتی بولی جس پر وہ دانت نکالنے لگا۔ اچھا غصہ نہ کرو جان۔ یہ بتاؤ کیا کہنا تھا تم نے؟؟

وہ اس کے گال کھنچتا پیار سے بولا۔ ہاں تو پہلے سن لیتے میری بات مگر نہیں آپ اپنا ٹھہر کی پن نہ دیکھائیں ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ منہ پھیلا کر بولتی عرش کو بے حد کیوٹ لگی تھی۔ اس کا دل کیا تھا آگے ہو کر اس کے پھولے پھولے گال چوم لے مگر وہ اپنی پہلے سے ناراض بیوی کو اور ناراض نہیں کر سکتا تھا۔ اچھا نہ سوری جان بتاؤ کیا کہنا تھا۔ وہ سوری کرتا پھر سے بولا۔ مجھے شاپنگ پر جانا ہے۔ کل ہم نے گاؤں کے لیے نکل جانا ہے اور میں نے ابھی تک اپنے جوتے نہیں لیے ڈریسز کے ساتھ۔ عرش کے دوبارہ پوچھنے پر وہ اسے معصومیت سے اپنی پروہلم بتانے لگی۔ تو پریشانی کیسی میں ابھی گاڑی کی کیز لے کر آتا ہوں تم تب تک چادر لے آؤ۔ میں ابھی اپنی کیوٹ سی بیوی کو لے جاتا ہوں شاپنگ پر۔

جوتوں کے علاوہ بھی جو مرضی لینا۔ وہ اسے خوش کرتا بولا جبکہ مریم کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ اوہ تھینک یو سوچ عرش تھینک یو سوچ آپ بیسٹ ہو۔ وہ خوشی سے بولتی جانے لگی کہ عرش کی بات پر رکی تھی۔ کبھی وہ بھی بول دیا کرو جو میں سننا چاہتا ہوں۔ عرش کے منہ بگاڑ کر کہنے پر اس نے مسکراہٹ چھپائی تھی۔ آپ کے خوابوں میں ہی بولوں گی وہ جو آپ سننا چاہتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہستے ہوئے کہتی وہاں سے بھاگ گئی تھی جبکہ عرش پیچھے اس کی بات پر سر جھٹکتا مسکرا دیا تھا۔ یہ تو آنے والا وقت بتائے گا بیگم کہ تم میرے خوابوں میں اظہار کرو گی یاں حقیقت میں۔ وہ ہلکے سے خود سے بڑبڑاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

.....

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے گھر کے اندر لے کر آیا تھا جبکہ ایک ہاتھ سے سلال کو بھی اس نے تھام رکھا تھا۔ سیکرٹری کو وہ اکیلے ہی اپنے بی حاف پر میٹنگ پر بھیج چکا تھا۔ ہاجرہ! ہاجرہ! وہ لاونچ میں پہنچتے ہی اسے صوفے پر پھینکنے کے انداز میں چھوڑتا ہاجرہ کو آوازیں دینے لگا۔

صوفے پر زور سے گرنے سے اس کے پیٹ میں درد کی لہر اٹھی تھی اور اس نے بے ساختہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔ فرجاد کے آوازوں پر ہاجرہ فوراً حاضر ہوئی تھی۔ پکرو سلال کو اندر کمرے میں لے جاؤ۔ وہ سلال کو اسے پکراتا بولا جبکہ وہ سلال کو پکرتی رحم بھری نظروں سے عنیزہ کو دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

ہاجرہ کے جاتے ہی وہ واپس عنیزہ کی طرف مرتا اسے بازو سے پکرتے کھڑا کر چکا تھا۔ بہت پر نکل آئے ہیں تمہارے؟؟ بھاگنا چاہتی تھی میری قید سے؟؟ تمہارے ساتھ کچھ دن نرمی کیا دیکھائی تم تو اپنی اوقات ہی بھول گئی مگر تم شاید اوقات کے ساتھ ساتھ یہ بھی بھول گئی کہ میں اگر نرمی دیکھا سکتا ہوں تو تمہیں واپس تمہاری اوقات بھی دیکھا سکتا ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سرخ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑے غصے سے بولا تھا۔ اس کے یوں بولنے پر عنیزہ کے چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔ اوقات!! اوقات تو دیکھا چکے آپ بہت پہلے سے۔ مگر میری نہیں اپنی۔ چٹاخ! وہ بھی آگے سے غصے میں ہی بولی تھی مگر اس کی بات پر فرجاد نے زوردار تھپیر اس کے گال پر رسید کیا تھا۔

یہ یہ ہی اوقات ہے آپ کی کہ ایک بے بس اور لاچار عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہیں، اس پر ظلموں کے پہاڑ توڑتے ہیں، اس پر زندگی تنگ کرتے ہیں۔ بنا کسی وجہ کے بنا اس کے کسی گناہ کے۔ وہ گال پر ہاتھ رکھتی نفرت سے اسے دیکھتی بولی تھی۔ بند کرو اپنی بکواس۔

اپنے باپ کا بدلہ چکار ہی ہو تم۔ اپنے قاتل باپ..... بس! بس! بہت ہو گیا۔ بہت سہہ لیے آپ کے ظلم اور بہت سن لی آپ کی اپنے باپ کے خلاف باتیں مگر اب نہیں۔ اب نہیں سنوں گی اپنے باپ کے بارے میں ایک بھی لفظ آپ کے منہ سے۔ قاتل میرا باپ نہیں بلکہ آپ کی محبوبہ ہے۔ اس نے مارا ہے میرے اور آپ کو باپ کو۔ اور سارا الزام ڈالا میرے باپ کے سر پر۔ خود کو بچا کر اس نے میری زندگی برباد کر دی۔

فرجاد جو ابھی بول رہا تھا مگر جیسے ہی اس نے عنیزہ کے بابا کو قاتل کہا عنیزہ اس کی بات بیچ میں ہی ٹوکتی بولی۔ غصے کے سبب بولنے سے اس کا پورا وجود اور لہجہ کانپ رہا تھا۔ بہت زبان نہیں چل رہی تمہاری۔

Posted On Kitab Nagri

تمہیں کیا لگتا ہے تم کہو گی اور میں مان لوں گا کہ تمہارا باپ بے قصور ہے۔ اور تمہیں شرم نہیں آتی ایک بے قصور لڑکی پر انظام لگا رہی ہو۔

مگر کیسے آئے گی تمہیں شرم آخر تم بھی تو اپنے بے غیرت باپ کا خون ہو۔ بہت دیکھ لی تمہاری بد تمیزی اور زبان درازی۔ اب تمہیں بتاتا یوں گھر سے بھاگنے اور مجھ سے زبان چلانے کی سزا کیا ہے۔ وہ اس کا منہ دبوچتے ہوئے بولتا ایک دم پیچھے ہٹا اور اپنا بیلٹ اتار کر اپنے ہاتھ پر لپیٹ چکا تھا۔

وہ جو خود کو بہادر بنائے کھڑی تھی یوں اس کے بیلٹ اتارنے پر اس کا سانس رکا تھا۔ اسے اپنی فکر نہیں تھی۔ اب تو عادت ہو گئی تھی اسے اس مار پیٹ کی مگر ابھی اس کے ساتھ ایک اور وجود تھا۔ اسے اپنے اندر پل رہے وجود کی فکر تھی۔ فرجاد نے ایک دم بیلٹ کو جھٹکا دیتے ہو ا میں بلند کیا تھا اس سے پہلے کہ وہ اسے عنیزہ کے وجود پر مارتا عنیزہ ایک دم زمین پر بیٹھتی خود کو اپنے بازوؤں سے کور کرتی چیخی تھی۔ نہیں فرجاد پلیر نہیں۔ بے بی مر جائے گا۔

وہ خوف سے کانپتے ہوئے روتے ہوئے بولی جبکہ اس کے الفاظ پر فرجاد کا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔ کیا کہا تم نے؟؟ کون سا بے بی؟؟ وہ بیلٹ سائیڈ پر پھنکتا زمین پر اس کے قریب بیٹھتے پوچھنے لگا۔ میرا بے بی۔ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے بولی۔ تت... تم پھر سے ایکسپیکٹ کر رہی ہو؟؟

Posted On Kitab Nagri

حیرانگی کے سبب فرجاد سے بولنا مشکل ہوا تھا۔ جبکہ اس کے پوچھنے پر عنیزہ نے روتے ہوئے ہی ہاں میں سر ہلایا تھا۔ اس نے کتنے خود سے وعدے کیے تھے کہ کسی طرح بھی فرجاد کو پتا نہیں لگنے دے گی اس بچے کا۔ مگر وہ یہاں بے بس ہوئی تھی کیونکہ اگر نہ بتاتی تو وہ اپنا بچہ کھو دیتی۔

ایدھر دیکھو میری طرف اور سچ سچ بتاؤ کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ فرجاد نے اس کا چہرہ دبوچے اپنی طرف دیکھنے پر اسے مجبور کرتے کہا۔ مم... میں سچ کہہ رہی ہوں۔ وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ ابھی پتا چل جائے گا کہ تم سچ بول رہی ہو یا جھوٹ۔ ابھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں وہ ہی بتائے گی کہ تم واقع امید سے ہو یاں نہیں۔

مگر یاد رکھنا اگر تم امید سے نہ ہوئی تب بھی تمہاری خیر نہیں اور اگر ہوئی تب بھی۔ وہ سخت لہجے میں بولتے اس کے پاس سے اٹھتا ڈاکٹر کو کال کرنے لگا جبکہ وہ وہیں بیٹھی روتی رہی۔

یہ بے بی کس کا ہے؟؟ ڈاکٹر جسے اس نے عنیزہ کے چیک اپ کے لیے بلایا تھا سلال کو دیکھتے پوچھنے لگی۔ ہمارا بیٹا ہے۔ فرجاد نے سلال کو دیکھتے جواب دیا۔ کیا اتج ہے آپ کی وائف کی؟؟ ڈاکٹر نے فرجاد سے اگلا سوال کیا۔ جبکہ ڈاکٹر کے سوال پر فرجاد نے پیچھے مڑ کر بیڈ پر لیٹی عنیزہ کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیونکہ اسے خود نہیں پتا تھا عنیزہ کی اتج کیا ہے - 18 سال ہے میری عمر - فرجاد کے خود کو دیکھنے پر وہ خود ہی اپنی عمر بتاتے بولی - اس کے جواب پر ڈاکٹر اور فرجاد دونوں کو جھٹکا لگا تھا - فرجاد کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی کم عمر تھی اور کم عمری میں ہی اس نے سلال کو پیدا کیا تھا -

وٹ آریو سیریس؟؟ کیا آپ کا پہلا بے بی 17 سال کی عمر میں ہوا تھا؟؟ ڈاکٹر نے حیران ہوتے عنیزہ سے پوچھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی جبکہ فرجاد خاموشی سے کھڑا تھا - آپ کو پتا بھی ہے کہ یہ کتنا خطرناک ہے کم عمری میں پریگنٹ ہونا چلیں شکر اللہ کا کہ اس نے آپ کو صحت و تندرستی سے اتنا پیارا بیٹا دیا مگر لگتا ہے نہ تو آپ کو اپنی جان پیاری ہے اور نہ ہی آپ کو اپنی بیوی کی جو ابھی پہلا بے بی پانچ ماہ کا ہے اور آپ لاگوں نے نیکسٹ بے بی کر لیا -

ڈاکٹر اس پر اور فرجاد پر غصہ ہوتی بولی - ڈاکٹر کی بات پر جہاں وہ شرمندہ ہوئی تھی وہیں فرجاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی - مطلب وہ واقع پھر سے باپ بننے والا تھا - یہ بہت ر سکی ہے آپ کے لیے - آپ کی حالت اور عمر آپ کو اس چیز کی اجازت نہیں دیتیں - میری مانیں تو ابھی ابورشن کروالیں - نیکسٹ پھر پلان کر لیجیے گا -

کیونکہ آپ کی حالت دیکھ صاف پتا لگ رہا ہے کہ اگر آپ نے کوئٹینیو کی اپنی پریگنٹسی تو آپ کے اور بچے دونوں کے لیے اچھی نہیں ہوگی - آپ کی جان کو خطرہ ہے اس میں - میری صلاح یہی ہے ابورشن

Posted On Kitab Nagri

کروالیں۔ ڈاکٹر اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھیں اس سے پہلے کہ فرجاد ڈاکٹر کی بات پر کچھ بولتا وہ بول پڑی تھی۔

نہیں ڈاکٹر مجھے یہ بے بی چاہیے پھر چاہے میری جان کو کتنا ہی خطرہ کیوں نہ ہو۔ میں اپنی اولاد کا قتل نہیں کر سکتی اپنے ہاتھوں سے۔ وہ ڈاکٹر کو انکار کرتے بولی جبکہ فرجاد کو اس کے جواب پر حیرت ہوئی تھی اسے واقع توقع نہیں تھی اس سے اس جواب کی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ماں تھی اور ماں کے لیے اپنی اولاد سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا پھر چاہے وہ اولاد ابھی دنیا میں آئی بھی نہ ہو۔

ٹھیک ہے آپ کی مرضی لیکن اتنا ضرور کرے گا کہ ہیلدی چیزیں کھائیں اور مسٹر فرجاد آپ کی بھی یہ ڈیوٹی ہے کہ اپنی وائف کا خیال رکھیں اور ان کو ہیلدی چیزیں دیں تاکہ ان کی صحت اچھی ہو اور ڈیلیوری میں کو مپلیکیشنز نہ ہوں۔ ڈاکٹر پہلے اس سے جبکہ بعد میں فرجاد سے بولیں جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یہ ڈائٹ پلین لکھ دیا ہے اسے فولو کرنا ہے آپ نے اور کسی بھی قسم کا کام نہیں کرنا۔ خاص کر ہر قسم کی ٹینشن سے دور رہنا ہے۔ ٹھیک ہے تو میں بھی چلتی ہوں اب۔ ڈاکٹر ڈائٹ پلین لکھ کر دیتیں کھڑی ہوتی بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

آئیں میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔ فرجاد ڈاکٹر سے کہتا انہیں لیے باہر نکل گیا جبکہ عنیزہ نے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔ اور پھر اپنے پاس لیٹے سلال کو اٹھاتی جو اپنے ہاتھ پاؤں چلاتا کھیل رہا تھا وہ اسے چٹا چٹ چومنے لگی

وہ ڈاکٹر کو چھوڑ کر آیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر جیسے ہی کمرے کے اندر آتے اس کی نظر عنیزہ پر پڑی تو مسکراہٹ کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔ وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا بیڈ کے قریب پہنچ سلال کو اس سے لیتا پاس پڑے جھولے میں ڈالتا واپس اس کی طرف آیا تھا۔

یوں اچانک ہی فرجاد کے سلال کو لینے سے وہ ایک دم پریشان ہوئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ سیدھی ہو کر بیٹھتی فرجاد واپس پلٹتا اس کے قریب بیڈ پر ایک گھٹنا رکھتا اس کے تکیے پر رکھے سر کے گرد اپنے دونوں ہاتھ رکھتا اسے غصے سے گھورنے لگا۔ فرجاد کے یوں اپنے اتنے قریب ہو کر غصے سے گھورنے پر عنیزہ نے ڈر کے مارے آنکھیں میچ لی تھیں۔ آنکھیں کھولو عنیزہ۔

میں نے کہا آنکھیں کھولو۔ فرجاد کے پہلے کہنے پر جب اس نے آنکھیں نہ کھولیں تو دوسری بار اس نے اپنا لہجہ اور سخت کرتے کہا جس پر عنیزہ نے فوراً آنکھیں کھولیں تھیں۔ ڈری سہمی آنکھیں غصے سے ہوئی لال آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔ کیوں چھپایا مجھ سے؟؟ کیوں تم نے نہیں بتایا مجھے اپنی پریگننسی کا؟؟ وہ غصے سے ایک ایک لفظ چباتا بولا۔ وہ مم... میں....۔

Posted On Kitab Nagri

وہ میں کیا؟؟ کیا ہاں؟؟ تمہیں لگا کہ تم یہ بات مجھ سے چھپاؤ گی اور موقع دیکھ یہاں سے دور چلی جاؤ گی۔ میری اولاد کو میرے سے دور لے جاؤ گی اور میں تمہیں اتنی آسانی سے جانے دوں گا۔ عنیزہ کے اٹکتے اٹکتے بولنے پر وہ ایک دم اس کا منہ دبوچتا غصے سر بولا جبکہ عنیزہ اس کے بالکل سہی اندازے پر حیران ہوئی تھی۔ چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔

وہ اس کے بات کا جواب دیے بغیر اس کی گرفت سے اپنا منہ آزاد کروانے کی کوشش کرتے بولی۔ بہت ہو گیا بس اب جیسے ہی یہ بے بی دنیا میں آئے گا میں تمہارا سایہ بھی پڑنے نہیں دوں گا اس پر۔ سلال کی مرتبہ تو میں نے غلطی کر دی مگر اس بے بی کو تمہاری عادت نہیں پڑنے دوں گا۔

اور تیاری پکڑو کیونکہ سلال بھی اب تمہارے پاس زیادہ دیر رہنے والا نہیں ہے۔ وہ اس کا منہ چھوڑ کر اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے بولا مگر اس کے الفاظ نے عنیزہ کے اندر کی ممتا کو لگا رہا تھا۔ کیا کہا آپ نے کہ آپ مجھ سے میری اولاد کو دور کریں گے؟؟ وہ ایک دم کھڑی ہوتی غصے سے بولی جبکہ یوں اچانک اس کے اس روپ نے فرجاد کو حیران کیا تھا۔ کرنا تو دور اگر آپ نے پھر سے یہ بات مجھ سے کی بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

دیکھوں گی میں کون الگ کرے گا مجھ سے میرے بچوں کو۔ وہ آنکھوں میں ایک عظیم لیے بولتی فرجاد کو حیران پر حیران کر رہی تھی۔ میں کروں گا تم سے انہیں الگ کیونکہ میں باپ ہوں ان کا۔ فرجاد کی

Posted On Kitab Nagri

بات پر وہ ہستے ہوئے تالیاں بجانے لگی۔ واہ فرجاد صاحب واہ کیا خوب کہی کہ باپ ہیں۔ باپ ہیں تو مطلب ماں سے اولاد کو الگ کر دیں گے۔

بہت بڑی دلیل سمجھتا ہے نہ یہ زمانہ باپ ہونا جبکہ ماں کو تو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ تو سنیں میں نہیں مانتی اس دلیل کو۔ اور مانوں بھی کیوں؟؟ کس بات پر یہ دلیل بڑی سمجھوں محظ اس بات پر کہ باپ کما کر کھلاتا ہے۔ وہ تواج کل کی مائیں بھی کما کر کھلا لیتی ہیں۔

مگر اب آپ ماں ہونے کی دلیل سنیں۔ ایک عورت کی دلیل سنیں۔ پہلے تو ہم عورتیں اپنا گھر بار چھوڑ کر آپ مردوں کے ساتھ آپ کے گھر آتی ہیں وہاں جہاں کے لوگوں کو جانتی بھی نہیں ہیں مگر پھر بھی اپنوں کو بھلا کر اپنے شوہر سے جڑے رشتوں کو اپناتی ہیں۔

پھر اپنے وجود پر آپ مردوں کی شدتیں بھی سہتی ہیں۔ تکلیف ہم اٹھاتی ہیں آپ نہیں۔ آپ لوگوں کی وحشت کے پانی کو اپنی کوکھ میں پال کر انسان بناتی ہیں۔ نو ماہ ہم تکلیف سے گزرتی ہیں۔ کھانے، پینے، اٹھنے، بیٹھنے سب چیزوں میں تنگ ہوتی ہیں مگر پھر بھی خود سے زیادہ اپنی اولاد کی فکر کرتی ہیں۔ پھر بچے کی پیدائش کے وقت ہم مائیں ہی تکلیف برداشت کرتی ہیں۔

آپ مرد وہ تکلیف نہیں برداشت کرتے ارے کر بھی کیسے سکتے ہیں کیونکہ یہ حوصلہ تو صرف میرے اللہ نے عورت کو دیا ہے۔ موت کا فرشتہ ہمارے کندھے کے پاس ہوتا ہے جب ہم اپنی اولاد کو دنیا میں لاتی ہیں بے حد تکلیف برداشت کر کے۔ ساری ساری رات جاگتی ہیں بچوں کے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ مرد تو اپنی نید پوری کرتے ہیں۔ اور ہم عورتیں نہ رات سوئیں سکون سے نہ دن میں۔ بچوں کے ساتھ گھر بھی دیکھیں۔ اور کیا کیا گناہوں آپ کو میں ایک ماں کی عظمت۔ سب درد سہتی ہے ماں مگر بچہ پیدا ہوتے ہی باپ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کیوں؟ آخر کیوں ایسا کرتا ہے یہ معاشرہ؟؟

کیوں ماں کے نام سے نہیں پکارا جاتا اسے کبھی؟؟ کیوں عدالتوں میں ماں باپ کی علیدگی کے بعد بچے باپ کو سوئپ دے جاتے ہیں؟؟ ارے ماں تو اولاد کے لیے ساری زندگی گزار دیتی ہے تنہا اور باپ تو فوراً شادی کر کے سوتیلی ماں لا کر تھوپ دیتا ہے بچوں کے سر پر۔

اور یہ بات زمانہ جانتا ہے کہ سوتیلی مائیں سوتیلی ہی ہوتی ہیں۔ کیوں عدالتوں میں یہ سب باتیں نہیں سوچتا جج؟؟ کیوں ہر مرد یہ سوچ نہیں رکھتا اپنی بیوی سے اولاد چھیننے وقت کہ ماں مر جائے گی اولاد کے بچھرنے پر۔ ہمارے دل کا جگر کا جسم کا حصہ ہوتی ہے اولاد ہم ان کی دوری پر ہی آدھی مر جاتی ہیں۔ خدا کے لیے بس کر دیں یہ ظلم۔ خدا کے لیے۔

وہ ساری بات کہتے آخر میں رو پڑی تھی جبکہ فرجاد تو خاموش کھڑا رہ گیا تھا۔ ہاں وہ سچ کہہ رہی تھی سب باتیں۔ سامنے کھڑی لڑکی نے بھی اس کی وحشت کو خود پر کم عمری میں برداشت کیا تھا۔ تب برداشت کیا تھا جب اسے لڑکا لڑکی کے تعلق کا پتا بھی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اور اسی کم عمری میں وہ اس کی اولاد کو بے تحاشہ تکلیفوں کے بعد دنیا میں بھی لائی تھی۔ وہ چپ ہو گیا تھا بلکل چپ۔ ابھی اس کے پاس بولنے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔ تو وہ چپ چاپ کمرے سے نکل گیا تھا بنا اسے کچھ کہے بنا اس پر طنز کی بارش کیے اور بنا اس کے وجود پر نیل کے نشان چھوڑے۔ جبکہ وہ پیچھے روتی ہوئی ہانپ رہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی یہ سب اس نے کیسے بولا۔ وہ سب اس ڈرپوک لڑکی نے بولا بھی نہیں تھا جو ابھی یٹھی رو رہی تھی۔ وہ سب تو ایک ماں نے بولا تھا جس سے اس کی اولاد کو دور کرنے کی بات کی گئی تھی۔

.....

سب لوگ بلکل تیار تھے جانے کے لیے۔ عارش عرش اور علی گاڑی میں سامان رکھ رہے تھے۔ تمام بڑے مرد حضرات لاونچ میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جبکہ گھر کی ساری عورتیں بکھر اسامان جلدی سے سمیٹ رہی تھیں سوائے معصومہ کے جو شہریار کے ساتھ لڑائی کر رہی تھی۔ بس شیریں میں کہہ رہی ہوں مجھے تمہارے ساتھ ہی جانا ہے تمہاری گاڑی میں۔ پر معصومہ میری گاڑی میں تو..... کچھ نہیں سننا مجھے بس میں نے کہہ دیا سو کہہ دیا۔ مرضی ہے تمہاری بعد میں مجھے مت کہنا کہ بتایا نہیں اب تم خود ہی مجھے بولنے نہیں دے رہی کچھ۔ وہ ہاتھ کھڑے کرتا بولا جس پر معصومہ نے ڈن کا اشارہ کیا تھا۔ ہاں ہاں نہیں کہتی میں تمہیں کچھ۔

Posted On Kitab Nagri

پتا ہے تم نے کوئی بہانا ہی گھڑنا ہے اسی لیے نہیں بولنے دے رہی تمہیں۔ وہ منہ بگاڑ کر کہتی صوفے پر بیٹھی تھی۔ چلو ٹھیک ہے۔ شہریار کہتا صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ معصومہ نے روکا تھا۔ کدھر بیٹھ رہے ہو؟؟ جاو کوئی کام کرو مجھے پانی پلا ولا کر۔ سب کام کر رہے ہیں تمہیں کوئی شرم ہی نہیں۔ وہ ایک ادا سے کہتی ٹانگ پر ٹانگ رکھ چکی تھی جبکہ اس کی بات پر شہریار نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔ بات تو ایسے کر رہی ہے جیسے خود تو بہت کام کر رہی ہے۔ وہ منہ میں بڑبڑاتا اٹھ کر کچن میں گھس گیا تھا پانی لانے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک باول میں پانی لے آیا تھا جبکہ باول میں پانی دیکھ معصومہ نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا تھا۔ یہ کیا شیریں تمہیں گلاس نہیں ملا کیا جو اس باول میں لے آئے پانی؟؟ وہ حیرت سے اس کے ہاتھ سے باول پکرتی بولی۔ کیوں معصومہ تمہیں نہیں پسند یہ باول؟؟ اگر نہیں پسند تو لاؤ میں کسی گلاس میں لا دیتا ہوں پانی۔

نہیں پسند تو چھوڑ دو۔ شیریں نے پہلے حیرت سے پوچھتے بعد میں باول لینے کا اشارہ کرتے کہا۔ جس پر معصومہ نے ہاتھ سے نہ کا اشارہ کیا تھا۔ پسند تو مجھے تمہیں ری شکل بھی نہیں ہے تو کیا اسے بھی دیکھنا چھوڑ دوں؟؟ پانی پی کر معصومہ نے بنا کوئی تاثر چہرے پر سجائے کہا جس پر شیریں نے اسے حیرت سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوہ مائے گوڈ! میرے خیال سے پھر تمہیں اپنا دماغ اور دل ہارپیک سے واش کرنے چاہیے ہیں۔ شیری اس کی طرف دیکھتا پہلے سنجیدہ ہو کر بولا اور آخر میں معصومہ کے گھور کر دیکھنے پر دانت نکالنے لگا۔ اس سے پہلے کہ معصومہ اسے کچھ بولتی دادی وہاں آگئی تھیں۔ اٹھو تم دونوں اور چلو اپنا جو ضروری چھوٹا موٹا سامان ہے اٹھاؤ ہم نکلنے والے ہیں۔

دادی ان سے بولتے مرد حضرات کی جانب چل پڑی تھیں تاکہ ان کی گفتگو کو اختتام دیتیں انہیں بھی اٹھا سکیں جانے کے لیے۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

سب گاڑیوں میں بیٹھنے کو تیار تھے بس معصومہ کا انتظار کر رہے تھے جو نکل ہی نہیں رہی تھی گھر سے۔ انتظار کے بعد وہ سب سے آخر میں گھر سے نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی تائی امی تھیں جنہوں نے تالا لگانا تھا گھر کو۔ گارڈز اور ملازموں کو بھی وہ لوگ جاتے ہوئے چھٹی دے گئے تھے جتنے دن انہوں نے وہاں رہنا تھا اتنے دن کے لیے۔

اس لیے گھر کو تالا لگا کر وہ جا رہے تھے۔ وہ ہاتھوں میں کھانے پینے کی چیزوں کے شاپر جو اس نے کل شیری سے منگوائے تھے لیے شہر یار کی گاڑی کی طرف خوشی سے بڑھتی فرنٹ سیٹ پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اور شیری الگ اکیلے جائیں گے وہ بھی انجوائے کرتے ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گاڑی میں بیٹھی شیری کا انتظار کر رہی تھی کہ تبھی گاڑی کا ڈرائیونگ سیٹ کا ڈور اوپن کرتے عارش بیٹھا تھا۔ عارش کو دیکھ معصومہ کو حیرت ہوئی تھی۔ عارش بھائی میرا مطلب عارش بھائی یہ شیری کی گاڑی ہے اس کی جگہ ہے یہ آپ کیوں بیٹھ رہے ہو۔ وہ عارش کے ڈر سے آہستہ آواز میں بولی۔

اسی کی ہی ہے پتا ہے مجھے اور وہ بھی آرہا ہے بلکہ عرش اور علی بھی آرہے ہیں۔ وہ اسے جواب دیتا سیٹ بیلٹ باندھنے لگا۔ ہیں؟؟ وہ کیوں آئیں گے؟؟ معصومہ نے حیرت سے پوچھا۔ کیونکہ ہم سب لڑکے ایک ہی گاڑی میں جا رہے ہیں۔ دوسری گاڑیاں بابا اور چاچو لوگ چلا لیں گے۔ عارش نے اس کی طرف دیکھتے بتایا۔

میں بھی پھر دوسری گاڑی میں جاؤں گی۔ وہ کہتے ہوئے سیٹ بیلٹ کھولنے لگی تھی کہ عارش نے اسے روکا۔ چپ چاپ بیٹھی رہو۔ جگہ نہیں ہے دوسری گاڑیوں میں۔ عارش کے سخت لہجے میں روکنے پر وہ برا سامنہ بنا کر رہ گئی تھی۔ اتنی دیر میں عرش علی اور شہریار بھی آگئے تھے۔

شہریار کے بیٹھتے ہی معصومہ نے پیچھے مڑ کر اسے گھورا تھا۔ مجھے مت گھورو اسی لیے کہہ رہا تھا میں کہ پہلے سن لو میری۔ شہریار کے آگے سے جواب پر وہ زیر لب اسے صلاط سناتی واپس سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔ واہ بھئی ہماری گڑیا بھی ساتھ جائے گی ہمارے۔ علی نے پیچھے سے ہی اس کے بال بگارتے کہا۔ جس پر عارش نے نظریں گھمائی تھیں اور معصومہ نے پیچھے مڑ کر اعلیٰ کو سائل پاس کی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ صوفے پر بیٹھی سوئے ہوئے سلال کو گود میں لیے بیٹھی تھی اور فرجاد آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا اور وہ اسے کب سے دیکھ رہی تھی۔ فرجاد ایک بات کہنی تھی۔ وہ آخر ہمت کرتی بول پڑی۔

کل کی ہوئی بحس کے بعد سے ان دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ ہم بولو۔ وہ اپنی شرٹ کے کف کے بٹن بند کرتا بولا۔ ایک ریکویسٹ تھی آپ سے۔ وہ پھر سے بولی۔ میں نے بولا نہ بولو تو مطلب بولو۔

وہ لہجے میں تھوڑی سختی لاتا بولا۔ پلیز آپ میری پریگنٹسی کا کائنات کو مت بتائیے گا اور نہ ہی اسے میری ڈیلیوری تک اس گھر میں آنے دیجیے گا۔ وجہ میں نہیں بتاؤں گی آپ کو کیونکہ آپ نے یقین تو کرنا نہیں تو بس اتنا سن لیں کہ مجھے میرے بچے کی فکر ہے۔

وہ بنا اس سے نظریں ملائے بولی جبکہ وہ بنا اس کی بات کا جواب دیتا اپنا لپ ٹاپ بیگ اور فون اٹھاتا اس کے پاس آکر سلال کو پیار کرتا کمرے سے نکل گیا تھا اور عنیزہ اسے بنا کوئی جواب دیے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

www.kitabnagri.com

.....

معصومہ اپنے ساتھ لائی چیزیں سب کو بانٹ چکی تھی سوائے عارش کے کیونکہ وہ ڈرائیو کر رہا تھا۔ عرش علی اور شہریار مزے سے پیچھے بیٹھے معصومہ کے گئے کرم کو انجوائے کر کے کھا رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

عارش بھائی آپ نہیں لیں گے؟؟ معصومہ نے اس کی طرف چپس کا پیکٹ کرتے پوچھا۔ اگر تم دیکھ سکو تو میں ڈرائیو کر رہا ہوں۔ عارش نے اس کی بات کا الٹا ہی جواب دیا تھا۔ لوجی تو کیا ہوا میں کھلا دیتی ہوں آپ ڈرائیو کرو بس۔ وہ ایکسائٹمنٹ سے بولتی اگلے ہی لمحے اس کے منہ میں چپس ٹھونس چکی تھی۔

عارش اور باقی سب تو معصومہ کی اس اچانک حرکت پر حیران رہ گئے تھے۔ یہ نہیں بچتی اب۔ شہریار نے اپنی طرف سے آہستہ آواز میں اپنے ساتھ بیٹھے علی کے کان میں کہا۔ کچھ نہیں کہتا عارش۔

عرش جو شہریار کی اعلان نماسرگوشی سن چکا تھا بولا۔ واقع عارش تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا ایک تو معصومہ نے اس کا منہ بھر دیا تھا چپس سے اور دوسرا چپس اس کے منہ میں ڈالتے معصومہ کی فنگرز عارش کے ہونٹوں سے ٹچ ہوئی تھیں اور اس وجہ سے ایک الگ ہی احساس پیدا ہوا تھا عارش کے دل میں اسی لیے وہ چپ بیٹھا اپنے دل کی سوچ پر لعنت بھیج رہا تھا۔

معصومہ بھی اسی وجہ سے کنفیوز ہوتی چپس کا پیکٹ ویسے ہی سائیڈ پر رکھ چکی تھی جبکہ پیچھے والے اصل بات سے بے خبر یہ سوچ رہے تھے کہ آج سورج کہاں سے نکلا تھا جو عارش نے معصومہ کو کچھ کہا نہیں۔ وہ جو سوچ کر آئی تھی کہ سارا رستہ انجوائے کرے گی اتنا ہی وہ بور ہوتی گئی تھی۔

عرش علی اور شیریں بھی ہوتے تو وہ انجوائے کر لیتی مگر ساتھ کھڑوس بھی تھا اسی لیے سارا رستہ بورنگ گزرا تھا۔ اللہ اللہ کرتے وہ اپنی منزل پر پہنچے تھے۔ معصومہ نے سکھ کا سانس لیا تھا اور فوراً وہ گاڑی سے اتری تھی کیونکہ وہ اور کھڑوس کی موجودگی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ان سب کا اچھے سے استقبال کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر سب سے ملنے کے بعد ان سب کو ان کے کمرے دے دیے گئے تھے تاکہ آرام کر سکیں۔ چھ گھنٹوں کے سفر سے وہ سب تھک چکے تھے اور ابھی رات کا وقت بھی یو گیا تھا اس لیے سب اپنے ملے کمروں میں آرام کے لیے چلے گئے تھے۔

اگلی صبح پورے گھر میں شادی کی تیاریوں کا شور برپا تھا۔ اس سارے شور میں ایک شور معصومہ کا بھی تھا جو صبح سے زمینوں پر جانے کی ضد کر رہی تھی۔

لیکن گھر میں کوئی لڑکا نہیں تھا سوائے عارش کے کیونکہ سب لڑکے باہر والے کاموں میں مصروف تھے اور عارش اس لیے گھر تھا کیونکہ وہ دیر سے اٹھا تھا آج۔

عارش یہ لیں چائے مامی نے بھیجی ہے۔ وہ کمرے سے نکلتا باہر لان میں آکر بیٹھا تو کنزہ اس کے پاس چائے لے کر آتی بولی۔ شکریہ کنزہ۔ وہ مسکرا کر شکریہ کہتا چائے تھام چکا تھا جبکہ کنزہ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔ کیسے گزرے تمہارے یہ دن؟؟

وہ مسکرا کر اس سے پوچھنے لگی۔ بس کام میں بڑی اور کچھ خاص نہیں۔ وہ چائے کا سپ لیتا کندھے اچکا کر بولا۔ اوہ سہی تو پھر شادی کا کیا سین ہے؟؟ کوئی پسند آئی؟؟ کنزہ کے سوال پر وہ مسکرایا تھا۔ نہیں یار تمہیں پتا ہے میں ان سب کاموں میں نہیں پڑتا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ہستے ہوئے بولا جس پر کنزہ نے بھی قہقہہ لگایا تھا۔ دیکھ لینا کہیں پڑ نہ جانا ان کاموں میں اور مجھے پتا بھی چلنے نہ دو۔ وہ اسے تنگ کرتی بولی۔ ہا ہا ہا تم بے فکر رہو اگر پڑا بھی تو تمہیں ضرور بتاؤں گا پر ابھی تو وہ کہیں بھی آس پاس نہیں جو مجھے ان کاموں میں ڈالے گی۔

وہ اسے چل کرتے بولا جس پر وہ ہسی تھی۔ اچھا جی کیا پتا وہ اس پاس ہی ہو بس ابھی تم نے اس پر نظر کرم نہ کی ہو۔ وہ پھر شرارت سے بولی جس پر عارش نے سر جھٹکا تھا۔ تم سناؤ کتنے مزے کیے تم نے یہاں؟؟

عرش نے بات بدلتے اس سے پوچھا جس پر وہ ان گزرے ماہ کی روٹین بتانے لگی۔ اس کی اور عارش کی اچھی بنتی تھی کیونکہ وہ بالکل عارش جیسی تھی۔ وہ سڑیل نہیں تھی بس ویسے ہی اسے چپ اور سب سے الگ رہنا پسند تھا جب سے اس کے موم ڈیڈ کی ڈیٹھ ہوئی تھی۔ عارش سے بھی وہ کبھی کبھی ہی بات کرتی تھی۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے کہ تبھی ملازمہ عارش کے پاس دادی کا پیغام لے کر آئی جو اسے بلا رہی تھیں۔ تم چلو میں آتا ہوں۔ وہ ملازمہ سے کہتا اپنا فون اٹھا کر کنزہ سے ایسکیوز کرتا اندر کہ جانب بڑھ گیا تھا۔

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

جی دادی آپ نے بلایا؟؟ وہ اندر اتا دادی سے بولا جبکہ ایک نظر اس نے دادی کے پاس منہ سجائے بیٹھی معصومہ پر بھی ڈالی تھی۔ عارش بیٹا تمہیں ہماری زمینوں کا پتا ہے نہ؟؟ دادی نے اس سے پوچھا۔ جی دادی مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟

اس نے حیرت سے جواب دیتے کہا۔ بیٹا تو پھر تم معصومہ کو لے جاؤ زمینوں پر کب سے ضد کر رہی ہے۔ پچھلی بار بھی جب آئی تھی شادی پر تو نہیں جاسکی تھی بخار کی وجہ سے۔ دادی نے معصومہ کی طرف دیکھتے اسے کہا۔ مگر دادی گاڑی تو کوئی نہیں گھر۔ عارش کے جواب پر معصومہ نے چہرے پر معصومیت لاتے دادی کو دیکھا۔ تو بیٹا آپ بانیک لے جاؤ گراج میں کھڑی ہے۔

صغراں خالہ جو ابھی آئی تھیں عارش کی بات پر بولیں۔ اوکے آنٹی آپ مجھے چابی دے دیں بانیک کی اور معصومہ تم جلدی سے باہر آؤ۔ وہ صغراں خالہ سے بولتا آخر میں معصومہ سے مخاطب ہوا جس کے چہرے پر عارش کی بات پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

اور وہ فوراً کھڑی ہوتی پاؤں میں جوتی پہننے لگی جبکہ عارش بھی صغراں آنٹی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل چکا تھا۔ اب خوش ہو۔ دادی نے معصومہ سے پوچھا جس پر وہ انہیں خوشی سے ہگ کرتی کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

ارے عارش بھائی یہ تو ہیوی بانیک ہے۔ اس پر کیسے جائیں گے؟؟ وہ جب باہر آئی تو عارش کو ہیوی بانیک پر بیٹھے دیکھ پریشانی سے بولی۔ جیسے جاتے ہیں۔ عارش کے جواب پر وہ نہ میں سر ہلانے لگی۔

ارے نہیں نہیں میرا مطلب کہ ہیوی بانیک تو شہر کی صاف بنا گڑھوں والی سڑکوں پر چلائی جاتی ہے یہاں گاؤں کی گلیوں میں کیسے چلے گی بانیک۔ وہ اسے سمجھاتے بولی۔ اتنی بھی بری نہیں ہیں اس گاؤں کی گلیاں اچھی خاصی ہیں۔ گڑھے بھی نہیں ہیں یہاں کی سڑکوں پر اور اب کوئی اور بات نہیں چپ چاپ بیٹھ جاو اگر جانا ہے تو۔ عارش ہیلیمٹ پہنتا اس سے بولا۔

وہ واقع سہی کہہ رہا تھا یہ گاؤں تو تھا مگر سہولیات ساری شہر والی تھیں۔ اچھا چلیں ٹھیک ہے۔ وہ اس کی بات مانتی احتیاط سے اس کے پیچھے بانیک پر ایک طرف ٹانگیں کرتی بیٹھ گئی۔ اس کے بیٹھتے ہی عارش نے بانیک سٹارٹ کی تھی۔

.....

عارش بھائی آہستہ چلائیں نہ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ عارش بانیک تیز چلا رہا تھا اور معصومہ کا سانس سوکھ رہا تھا بانیک کی تیز سپیڈ پر۔ اس لیے وہ ڈرتے ہوئے بولی۔ کچھ نہیں ہوتا نہیں گرتی تم۔ وہ اس کی بات پر بولا۔

م

Posted On Kitab Nagri

بائیک تیز ہونے کے سبب ان دونوں کو اونچی آواز میں بات کرنی پڑ رہی تھی۔ ابھی بائیک اور تھوڑی آگے گئی تھی کہ گڑھے پر سے بائیک گزرنے کی وجہ سے بائیک کو جھٹکا لگا تھا اور معصومہ پیچھے بیٹھی اچھلی تھی اور اس نے بے ساختہ ہی ڈر کر اپنے بازو کو عارش کی کمر کے گرد ہائل کیا تھا۔

معصومہ کے یوں بازو ہائل کرنے پر عارش کے دل کی دھڑکن رکی تھی اور پھر اگلے ہی لمحے دل نے تیزی سے دھڑکننا شروع کر دیا تھا۔ اس نے رکے ہوئے سانس کے ساتھ چہرے نیچے کرتے اپنے پیٹ پر بندھے معصومہ کے بازو کر دیکھا تھا۔

اس نے بائیک کی سپیڈ فوراً کم کی تھی کیونکہ اس کے ناجانے کیوں اچانک سے پورے جسم نے کام کرنا بند کر دیا تھا۔ عارش بھائی پلیز اہستہ ہی چلانا بائیک کیونکہ مجھے ابھی مرنا نہیں ہے۔ وہ اپنے دل کی کبھی بند ہوتی تو کبھی تیز ہوتی دھڑکن پر حیران ہو رہا تھا کہ تبھی اسے معصومہ کی ڈری سہمی آواز سنائی دی۔
تت... تم ڈرو نہیں کچھ نہیں ہونے دیتا میں تمہیں۔ بس پہنچ گئے ہم زمینوں پر۔ زندگی میں پہلی بار عارش بات کرتے اٹکا تھا۔ جبکہ اس کے جواب پر معصومہ نے شکر کیا تھا کہ چلو پہنچے تو زمینوں پر۔

.....

.....

شہریار اور عرش جو مہندی کا سامان لینے گئے ہوئے تھے واپس آگئے تھے اور ابھی عرش سیڑھیاں چڑھتا چھت پر جانے ہی لگا تھا مگر تبھی اس کی نظر مریم پر پڑی جو عابد سے ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عابد ان کا دور کا کزن لگتا تھا مگر بہت عیاش قسم کا تھا۔ وہ واپس سیڑھیاں اترتا ان کے پاس پہنچا۔ مریم! اس نے قریب جاتے اسے پکارا۔ جی عرش؟؟ مریم نے فرما بر دار بیوی کی طرح جواب دیا۔ میرے کپڑے پریس کر دو۔ عرش کو جب کوئی بہانہ سوچھا تو کپڑے پریس کرنے کا کہہ دیا۔

اچھا میں ابھی کرتی ہوں۔ وہ مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گئی جبکہ عرش نے غصے سے عابد کو دیکھا تھا۔ آج کے بعد میری بیوی سے دور رہنا کیونکہ وہ تمہاری اصلیت نہیں جانتی مگر میں جانتا ہوں۔ تو اس سے دور رہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ وہ غصے سے اسے وارن کرتا بولا۔

ارے عرش صاحب میں ابھی آیا ہوں اور جب کوئی آتا ہے تو بندہ سلام دعا کرتا ہے پہلے مگر اب تو دھمکی دے رہے ہیں۔ وہ بنا اس کی بات کی پرواہ کیے بولا۔ دھمکی نہ سمجھو اسے میں دھمکی نہیں دیتا۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولتا وہاں سے چلا گیا جبکہ عابد پیچھے کمیونگی سے مسکراتا حویلی سے باہر نکل گیا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیا باتیں کر رہی تھی تم عابد سے اتنا ہنس کر؟؟ وہ کپڑے پریس کرتی مریم کے پاس جا کر کھڑا ہوتا تھوڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھنے لگا۔ اس کے لہجے کا مریم نے نوٹس نہ لیا تھا اس لیے آگے سے مسکرا دی

—

Posted On Kitab Nagri

کچھ نہیں بچپن کی باتیں کر رہے تھے کہ جب ہم سب بچپن میں کھیلتے تھے تو میں کیسے گیم میں آوٹ ہونے کے باوجود روتے ہوئے کسی کو باری نہیں دیتی تھی۔ تو تم اس سے جو سن رہی تھی قصے وہی مجھ سے سن لو تمہارا سارا بچپن یاد ہے مجھے۔

وہ اس کے ہاتھ سے استری لے کر رکھتا اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں قید کیے بولا۔ آپ جیلس ہو رہے ہیں؟؟ مریم کو اس کے لہجے میں جیلسی محسوس ہوئی تو مسکراتے ہوئے بولی۔ ہاں ہو رہا ہوں جیلس کیونکہ مجھے پسند نہیں ہے تمہارا میرے علاوہ کسی اور سے بات کرنا۔

وہ بنا انکار کرتے اپنی جیلسی کا اظہار کر گیا تھا۔ اچھا جی تو پھر میں نہیں کرتی ان سے بات۔ وہ مسکرا کر اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولتے اسے معتبر کر گئی تھی۔ بالکل کرنا بھی نہیں مجھے پسند نہیں ہے اور وہ لڑکا بھی اچھا نہیں ہے۔ وہ اس کے سر کے بالوں پر ہاتھ پھیرتا بولا۔

ٹھیک ہے نہیں کرتی بات مگر ابھی مجھے کام کرنے دیں چلیں بھاگیں یہاں سے۔ وہ ہس کر کہتی اسے جانے کا اشارہ کرتے بولے۔ نہیں تم کرو کپڑے پر یس میں تمہارے پاس کھڑا تمہیں دیکھوں گا۔ وہ انکار کرتا بولا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں جی جائیں شاباش کیونکہ ہم اپنے گھر نہیں ہیں اور اگر کوئی دیکھے گا تو ایسے ہی باتیں کرے گا کیونکہ ابھی ہماری رخصتی نہیں ہوئی۔ وہ اسے سمجھانے کے انداز میں بولی۔ جبکہ وہ بھی اس کی بات مانتا چلا گیا تھا اور وہ مسکراتے ہوئے کپڑے پر یس کرنے لگی۔

.....

معصومہ واپس اتے سب کو خوشی سے بتا رہی تھی کہ اس نے زمینوں پر کیا کیا دیکھا جبکہ عارش چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

اچھا بچو سب سو جاو جا کر تھوڑی دیر رات کو دیر تک جاگنا ہے تم لوگوں نے اور شیریں بیٹا تم ساجدہ کو پالر چھوڑ آؤ کیونکہ اصغر ملائکہ کو لے کر گیا ہے ڈن کمٹر پاس اس کی اپائنمنٹ تھی ڈاکٹر کے پاس ورنہ وہ لے جاتا۔

ظہیر (صغراں خالہ کا دوسرا بیٹا) اور علی دونوں ابھی واپس نہیں آئے وہ دونوں کیٹرنگ والوں کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ صغراں خالہ سب سے کہتیں آخر میں شیریں سے بولیں۔ کوئی بات نہیں خالہ میں لے جاتا ہوں۔ میں بھی تو ساجدہ کا بھائی ہی ہوں نہ۔ اس کے مسکرا کر کہنے پر صغراں خالہ مسکرائی تھیں۔

.....

عارش عرش علی اور شیریں کو ایک ہی روم دیا گیا تھا۔ سیری ساجدہ کو پالر لے کر گیا تھا، علی ابھی آیا ہی نہیں تھا اور عرش بھی باہر تھا جبکہ عارش بیڈ پر لیٹا معصومہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ کس طرح اس کا دل آج دھڑکا تھا۔ کیوں اسے معصومہ کو سوچنا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ بار بار وہ لمحہ یاد کر رہا تھا جب معصومہ نے اس کی کمر کے گرد بازو ہائیل کیے تھے۔ اففف عارش تم پاگل ہو گئے ہو جو یہ ساری فضولیات سوچ رہے ہو۔ وہ خود کو ڈپٹتے ہوئے بولتا اپنا مو بائیل یوز کرنے لگا تا کہ اپنی سوچوں کا رخ بدل سکے۔

.....

پریزے تم سے کہا تھا کہ گجروں کا کہہ دو علی سے مگر تم نے نہیں کہا ابھی تک۔ کنزہ نے اپنے اور مریم کے درمیان میں لیٹی پریزے کو گھور کر دیکھتے کہا۔ سوری میں بھول گئی تھی ابھی کر دیتی ہوں کال۔ وہ ماتھے پر ہاتھ مارتی اٹھ کر بیٹھی بولی اور فون پر علی کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ علی جو ظہیر کے ساتھ تھا اپنے فون پر پریزے کی کال دیکھ حیران ہوا اور فوراً اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔ جی پریزے! کیا بات ہے خیر ت تھی۔ علی نے کال اٹھاتے ہی پوچھا کیونکہ پریزے نے اسے کبھی کال نہیں کی تھی۔ جی جی سب ٹھیک بس وہ کہنا تھا کہ آتے ہوئے سب لڑکیوں کے لیے فریش گجرے لیتے آنا آپ لوگ۔ پریزے نے جلدی سے کہا جبکہ اس کی بات پر علی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ اوہ چلیں ٹھیک ہے لے آئیں گے آپ بے فکر رہیں۔ علی کے کہنے پر وہ شکریہ کہتی کال کاٹ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

لو بہن آجائیں گے تم سب کے گجرے خدا را اب مجھے بھی سونے دو اور خود بھی سو جاو دیکھو تو مریم اور معصومہ سو بھی گئی ہیں۔ پر ریزے فون بند کر کے رکھتی اپنے ساتھ بیڈ پر سوئی مریم اور کمرے میں پڑی ایک اور چار پائی پر لیتی معصومہ کی طرف اشارہ کرتی کنزہ سے بولی۔

اچھا بہن لڑتو نہ سو جا میں کچھ نہیں کہہ رہی۔ کنزہ واپس بیڈ پر لیٹی بولی جبکہ پر ریزے بھی لیٹی انکھیں بند کر گئی تھی

مہندی کا فنگشن حویلی کے سامنے والے خالی پلاٹ میں ٹینٹ لگا کر کیا گیا تھا۔ ساجدہ کی مہندی کی رسم کے بعد سب لڑکیاں ڈھولکی لے کر بیٹھ گئی تھیں اور بہت سے شرارتی لڑکے بھی ان کے ساتھ گانے اور ناچنے کے لیے بیٹھ گئے تھے۔

شہریار بھی معصومہ کے ساتھ جڑ کر بیٹھا تھا جبکہ عارش، عرش اور علی وہاں رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ عارش تو جب سے مہندی شروع ہوئی تھی معصومہ کو ہی دیکھی جا رہا تھا۔ پتا نہیں کیوں مگر اس کی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں اس سے۔

پہلے تو کبھی اس نے اسے غور سے بھی نہیں دیکھا تھا اور آج وہ اس سے نظریں ہٹا ہی نہیں پارہا تھا۔ دوپہر کے واقع کے بعد سے نا جانے اس کے دل کو کیا ہو گیا تھا جو صرف معصومہ کو سوچ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب بھی ٹھیک تھا مگر اسے تو معصومہ کا شہریار سے ہس ہس کربات کرنا اس کے ساتھ سلفیاں لینا اور ان دونوں کا ہر جگہ جڑ جڑ کر بیٹھنا بھی برا لگ رہا تھا۔ ابھی بھی معصومہ اور شہریار کو ایک ساتھ دیکھ اسے برا لگ رہا تھا جو ڈھولکی پر مل کر گانے گارہے تھے۔

اسے خود پر اختیار نہیں رہا تو تھک کر وہ اٹھتا عرش لوگوں سے ایسکیوز کرتا وہاں سے چلا گیا تھا مگر وہ وہاں اکیلا نہیں تھا جو معصومہ کو دیکھ رہا تھا ایک اور شخص بھی تھا جس کی نظریں معصومہ کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔ لیکن اس کی نظروں میں عارش کی طرح چاہت نہیں بلکہ حوس تھی۔

واہ عابد تو تو سمجھا تھا کہ شاہوں کی تینوں لڑکیاں پیاری ہیں مگر ان کی یہ چوتھی لڑکی تو سب کو پیچھے چھوڑتی ہے۔ عابد معصومہ کے چہرے پر نظریں گاڑے خود سے مخاطب تھا۔ مریم پریزے اور کنزہ تینوں ہی بہت پیاری تھیں۔ کوئی بھی ان پر دل ہار بیٹھتا مگر معصومہ کی خوبصورتی کا الگ ہی لیول تھا۔

دوسرا اس کی خوبصورت آنکھوں میں رہتی شرارت اور حسین چہرے پر رہتی معصومیت اسے اور دلکش بناتی تھی۔ ابھی بھی وہ سب چیزوں سے بے خبر ڈھولکی پر گانے گانے میں مصروف تھی۔ بنایہ جانے کہ کوئی اس کو بری حوس زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

رات سب ہی تقریباً رات کے تین چار کر بعد سوئے تھے اسی لیے اگلے دن دوپہر تک سب سوئے تھے - دوپہر کو اٹھ کر وہ سب سے پہلے شہر یار لوگوں کے کمرے میں گئی تھی - کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے وہ بیڈ پر الٹا نظر آیا -

وہ غصے سے آگے بڑھتی بیڈ کے قریب جاتی اس کے کندھے کو زور زور سے ہلانے لگی - شیر ی اٹھو بد تمیز انسان - میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم مجھے ساری رات کی لی گئی تصویریں سینڈ کرنا مگر تم نے نہیں کیں - وہ غصے سے اس کے کندھے ہلاتے بولی - عارش جو صبح سات بجے سویا تھا ابھی گہری نید میں تھا جب اسے کوئی اپنا کندھا زور زور سے ہلاتا محسوس ہوا -

اس نے ایک دم سائیڈ چینج کی تھی جبکہ معصومہ جو اسے شہر یار سمجھ اس کے بال کھنچنے کے لیے اس کے بال پکڑ چکی تھی مگر شہر یار کی جگہ عارش کو دیکھ اس کی چیخ نکلی تھی - ہائے میں مر گئی عارش بھائی مطلب بارش بھائی مُم... مطلب عارش بھائی میں سمجھی کہ شیر ی ہے -

وہ اسے دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولی - عارش نے شیر ی کی شرٹ پہن رکھی تھی اور پھر دونوں بھائیوں کی جسامت بھی سیم تھی بلکہ چاروں کزنز کی جسامت سیم تھی اسی لیے معصومہ کو وہ شیر ی لگا تھا جبکہ آنکھ کھلتے ہی معصومہ کا چہرہ دیکھ کر عارش کا دل تو جیسے کھل اٹھا تھا -

Posted On Kitab Nagri

اُس اوکے اچھا ہوا تم نے اٹھا دیا میں کافی دیر سے سو رہا تھا۔ وہ اٹھ کر بیٹھتا مسکرا کر بولا اور اس کے یوں مسکرا نے پر معصومہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ عارش بھائی آپ ٹھیک تو ہونہ؟؟ معصومہ نے آنکھیں بڑی کیے پوچھا۔ بالکل ٹھیک ہوں تمہیں جو دیکھ لیا اٹھتے ہی۔

وہ پھر سے سائل پاس کرتا بولا جبکہ معصومہ کو لگا تھا وہ اب بے ہوش ہو جائے گی۔ مم... میں چلتی ہوں۔ وہ اس کے رویے پر کنفیوز ہوتی بولی اور فوراً کمرے سے نکلی تھی۔ کمرے سے باہر آتے ہی اس نے پلٹ کر پھر سے پیچھے دیکھا تھا جہاں وہ اسے ہی دیکھتے مسکرا رہا تھا۔

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے عارش بھائی کو لگتا ہے نید نہیں پوری ہوئی ان کی جو بہکی بہکی باتیں کر رہے تھے بلکہ سائل کر رہے تھے اور وہ بھی مجھے دیکھ کر۔ وہ سیڑھیاں اترتی خود سے بڑبڑا رہی تھی جبکہ اوپر کمرے میں عارش اس کے جانے کے بعد دل پر ہاتھ رکھتا ہنس دیا تھا۔

تو دے دی تم نے دغا مجھے۔ وہ اپنے دل سے مخاطب تھا پھر خود پر ہستا و اش روم میں گھس گیا۔

.....
www.kitabnagri.com

بارات پر تو سب لڑکیوں نے اخیر ہی کر دی تھی تیار ہو کر پیارے لگنے کی۔ عارش بھائی شیریں کدھر گیا؟؟ معصومہ اپنی فراک سنبھال کر چلتی اس کے پاس آکر بولی۔ جبکہ عارش کو تو وہ اپنے پسند کیے گئے میرون رنگ کے فراک میں پرستان کی پری ہی لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ خود بھی قیامت دھارہا تھا وہاں موجود لڑکیوں پر۔ بلکہ وہ چاروں شاہ زادے ہی محفل کی رونق بنے ہوئے تھے۔ ان چاروں نے بلیک کلر کے تھری پیس پہن رکھے تھے جس میں وہ اور ڈیشنگ لگ رہے تھے۔ مجھے نہیں پتا۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟؟ عارش نے جواب دیتے سوال پوچھا۔

ویسے اس نے جھوٹ بولا تھا کہ اسے نہیں پتا کہ شیری کہاں ہے۔ ہلانکہ اسے پتا تھا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا اسے بابا اور چاچو کے ساتھ باہر جاتے۔ وہ نہ مجھے تصویریں بنوانی تھی۔ اس کے کیمرے کارزلٹ اچھا ہے اس لیے۔ معصومہ معصومیت سے بولتی اسے حد درجہ پیاری لگی تھی۔

تو آؤ میں بنا دیتا ہوں تمہاری تصویریں اس میں کیا بات ہے۔ میرے کیمرے کارزلٹ زیادہ اچھا ہے شیری سے۔ وہ اپنا موبائل نکال کر بولا جبکہ معصومہ کو تو وہ صبح سے حیران کر رہا تھا۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ عارش نے اسے سارے دن میں ایک بار بھی نہ ڈانٹا ہو بلکہ وہ تو اس سے مسکرا مسکرا کر بات کر رہا تھا۔ آپ واقع میری پکچرز بنائیں گے؟؟ معصومہ نے کنفرم کرنا چاہا۔

ہاں تو اور کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ عارش نے سنجیدہ ہوتے کہا۔ نہیں نہیں میں تو ایسے ہی پوچھ رہی تھی چلیں پھر وہاں چلیں ہال کی وہ جگہ بہت پیاری ڈیکوریٹ ہے ویو اچھا آئے گا۔

وہ عارش کو واپس سیریس ہوتا دیکھ جلدی سے بولی۔ اوکے چلو۔ عارش اسے چلنے کا اشارہ کرتے بولتا خود بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ کافی ساری ڈفرنٹ پوز میں پکچرز بنانے کے بعد وہ معصومہ کو ساری پکچرز دکھا رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

واہ عارش بھائی بہت پیاری ہیں ساری پکس کاش آپ کل بھی مجھے یہ آفر کرتے۔ وہ خوشی سے بولتی آخر میں اداس ہوئی تھی۔ کوئی بات نہیں تم کل ولیمے پر مجھ سے بنوالینا پکس۔ عارش اس کی اداسی دور کرتا بولا۔

ہائے شکریہ عارش بھائی۔ وہ خوشی سے کہتے جانے لگی تھی مگر عارش نے اسے روکا تھا۔ رکو کہاں جا رہی ہو؟؟ عارش کے پوچھنے پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ کیا مطلب کہاں سیٹج پر جا رہی ہوں۔ معصومہ نے اسے بتایا۔ رکو میرے ساتھ بھی پکس بنوالو۔ چلو سیلفی لیتے ہیں۔

عارش اسے پاس بلاتا بولا جبکہ معصومہ کو تو یقین نہیں آ رہا تھا یہ عارش ہی ہے مگر وہ خاموشی سے اس کے پاس آتی ساتھ کھڑی ہو گئی۔

اور پھر اس کے ساتھ کافی ساری سیلفیز بنائیں تھیں اس نے سب سیلفیز میں دونوں کے چہروں پر بھر پور مسکراہٹ تھی۔ معصومہ نے تو سیلفی کے لیے سجائی ہوئی تھی مسکراہٹ مگر عارش کے چہرے پر حقیقی مسکراہٹ تھی۔

.....

معصومہ تمہیں آج کچھ یاد آیا؟؟ رخصتی کے بعد سب واپس گھر آ گئے تھے اور اس وقت کمرے میں سب لڑکیاں بیٹھیں باتیں کر رہی تھیں تبھی مریم نے معصومہ سے ہستے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہاہا ہاں یار میں ساری بارات پر اصغر بھائی کی شادی یاد کرتی رہی ہوں۔ مریم کی بات پر معصومہ ہستے ہوئے بولی۔

کیوں بھی کیا تھا ایسا ہماری شادی پر جسے تم یاد کرتی ہستی رہی؟؟ اصغر کی بیوی ملائکہ نے حیرت سے پوچھا۔ جس پر معصومہ ہستے ہوئے اسے وجہ بتانے لگی۔

.....

اصغر کی شادی پر معصومہ کو مہندی کی رات ہی بہت بری نظر لگ گئی تھی اور وہ بہت بیمار ہو گئی۔ اگلے دن کیونکہ گھر کوئی تھا نہیں سب نے بارات پر جانا تھا اسی لیے اسے بھی تیار کر کے سب ساتھ لے گئے تھے۔

بخار کی وجہ سے اسے زکام بھی ہو گیا تھا اور اسی وجہ سے خود بخود اس کی آنکھوں سے بری طرح پانی نکل رہا تھا ایسے جیسے وہ رو رہی ہو۔ وہ سیٹج کی طرف منہ کیے بیٹھی بار بار اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھی مگر اس کی آنکھوں سے پانی نکلتا بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔

مریم جو اس کے پاس طبعث پوچھنے آئی تھی اسے دیکھ حیران ہوئی تھی۔ معصومہ کیا ہوا ہے؟؟ رو کیوں رہی ہو؟؟ وہ حیرت اور پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی۔ کچھ نہیں مریم بس ویسے ہی آنکھوں سے پانی نکل رہا ہے پر پتا نہیں کیوں نکل رہا ہے۔

میں اتنی بار آنکھیں پونچھ چکی ہوں مگر کوئی فائدہ ہی نہیں۔ معصومہ زکام زدہ آواز میں بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا چلو تم اچھے سے آنکھیں صاف کرو اور کوشش کرو کہ نہ نکلے پانی آنکھوں سے ورنہ لوگ غلط سمجھیں گے تمہارا منہ بھی ایک تو سیٹیج کی طرف ہے۔ مریم اس سے کہتی آخر میں ہس دی جس پر معصومہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

.....

ہاہا کوئی نہیں معصومہ کوئی کچھ بھی کہتا میں نے تمہیں غلط نہیں سمجھنا تھا۔ ملائکہ ساری بات سنتی ہستے ہوئے بولی۔ اچھا وہ کیوں بھا بھی؟؟ معصومہ اور مریم نے ایک ساتھ پوچھا جبکہ پریزے اور ملائکہ کی چھوٹی بہن جو آج ہی آئی تھی مسکراتے ہوئے ان کی باتیں سن رہی تھیں۔

کنزہ کا سر درد کر رہا تھا اس لیے وہ دادی کے پاس جا کر سو گئی تھی کیونکہ اسے پتا تھا کچھ بھی ہو جاتا اس کی نانی اور نانا کے کمرے میں شور نہیں ہو سکتا تھا اور وہ سکون کی نید لے سکتی تھی۔ ارے اس لیے کیونکہ مجھے پتا ہے میرے علاوہ کوئی میرے شوہر کو منہ نہیں لگائے گی۔

ملائکہ کے جواب پر ان سب کا قبضہ چھوٹا تھا۔ ہاہا جی بلکل آپ ہی لگاتی ہیں انہیں منہ اور وہ آپ کو اور اس کا نتیجہ بھی اب سامنے ہی ہے۔ معصومہ آنکھ دبا کر بولتی اس کی پریگنٹسی کی طرف اشارہ کر گئی جبکہ اس کی بات پر ملائکہ کے گال لال ہوئے تھے۔ بے شرم کہیں کی کچھ شرم کرو۔

Posted On Kitab Nagri

ملائکہ اس کے کندھے پر چپٹ لگاتی بولی۔ ارے بھابھی کسے سیکھا رہی ہیں شرم؟؟ اس کا اور شرم کا دور دور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شرم بھی کتراتا ہے اس کے پاس آنے سے۔ ملائکہ کی بات پر پریزے نے جواب دیا تھا۔

ہاں بالکل ایسا ہی ہے مجھے تو شرم نہیں آتی میں بہت بے شرم ہوں۔ لوگوں کے شوہر بے شرم ہوتے ہیں میرے والے معاملے میں میرا شوہر شرمیلا ہو گا اور میں بے شرم۔

تم سب بیویاں اپنے شوہر سے کہو گی کہ اے جی کچھ شرم کریں کوئی دیکھ لے گا وغیرہ وغیرہ۔ میرے والے نے مجھے کہنا ہے معصومہ شرم کر لو بس کر دو۔ کوئی دیکھ لے گا۔ ہا ہا ہا اس نے تو یہ بھی کہنا ہے کہ یا اللہ مجھے میری بیوی سے بچا۔

معصومہ ہستے ہوئے انہیں اپنے مستقبل کا نقشہ کھینچتے بتانے لگی جس پر وہ سب توبہ توبہ کہتیں ہس پڑیں تھیں مگر ان کے علاوہ بھی کوئی ہس رہا تھا اس کی باتوں پر۔ وہ تھا عارش جو کمرے میں مریم کو بلانے آیا تھا مگر معصومہ کی باتوں پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

یہ تو مستقبل میں دیکھیں گے جان عارش کہ کون یہ سب کہتا ہے۔ وہ ہلکی آواز میں بڑبڑایا تھا۔ اور مریم کو بنا بلانے واپس پلٹ گیا تھا۔

.....

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

عرش اور مریم گاؤں کے پاس والے شہر میں گئے ہوئے تھے کیونکہ رات کا ولیمہ تھا اور مریم کا پرفیوم ٹوٹ گیا تھا۔

عرش سے ضد کر کے وہ شہر گئی تھی تاکہ پرفیوم لے سکے اپنا۔ اسے تو کہا تھا پریزے اور معصومہ نے کہ وہ ان کا یوز کر لے مگر ان کے پرفیوم سے اسے الرجی تھی۔ اسی لیے وہ اپنا پرفیوم لینے آئی تھی۔ مگر پچھلے بیس منٹ سے اسے کوئی پرفیوم پسند آیا ہی نہیں تھا۔ بھائی کوئی اچھا والا دیکھا وہ ان سب کی خوشبو نہیں اچھی۔ وہ آخر تنگ آتی بولی۔ باجی اچھا تو پھر رو مینس ہی ہے۔

دکاندار کی بات پر اس کے کان تک لال ہوئے تھے۔ یہ کیا بکواس ہے۔ وہ غصے سے بولی جبکہ عرش جو کال سن کر آیا تھا اس کے غصے پر حیران ہوتا پاس آیا۔ کیا ہوا مریم؟؟ اس نے پوچھا۔

یہ دکاندار دیکھیں کیسی گندی بات کر رہا ہے۔ وہ اس کا دیہان دکاندار کی طرف کرتی بولی۔ کیا کہا ہے تم نے؟؟ عرش دکاندار سے سختی سے پوچھتے بولا۔ میں تو کچھ بھی نہیں کہا سر بس باجی نے کہا کہ کوئی اچھا سا دیکھا پرفیوم اور میں نے کہا کہ اچھا تو پھر رو مینس ہی ہے۔

دکاندار بیچارہ پریشانی سے اسے بتانے لگا۔ جبکہ عرش کو سمجھ آگئی تھی اس کی بات کی۔ اوہو مریم یہ پرفیوم کا نام ہے۔ وہ مریم کی طرف پلٹتا اسے سمجھاتے بولا۔ مجھے نہیں لینا اسے کہیں مجھے بلیو لیڈی دے ورنہ رہنے دے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ منہ پھلا کر بولی۔ ٹھیک ہے باجی شکر ہے ایک ہی پڑا ہے مگر آپ کے لیے ہے بلیو لیڈی۔ دکاندار شکر کرتے بولتا اس کو پرفیوم دے چکا تھا اور عرش بل پے کرتا مریم کو لیے دکان سے بکل گیا تھا۔ دیکھ کر معصومہ ابھی گر جاتی تھی۔ معصومہ جو ہال میں لائٹ پنک فرائک کے ساتھ ہیل پہنے ادھر سے اُدھر منڈلاتی پھر رہی تھی کہ اچانک پاؤں مڑنے سے گرنے لگی تھی مگر عارش جو پاس ہی کھڑا تھا اسے گرنے سے بچاتا بولا۔

شکریہ عارش بھائی آپ نے بچالیا۔ وہ سیدھی کھڑی ہوتی عارش سے بولی جبکہ اس کے بھائی کہنے پر عارش نے منہ بگاڑا تھا۔ جاؤ تمہیں چچی بلارہی ہیں۔

عارش نے اس کے پیچھے جب رابعہ چچی کو اشارے سے اسے معصومہ کو بھیجنے کو کہتے دیکھا تو معصومہ سے کہا جس پر وہ سر ہلاتی اپنی امی کی بات سننے چل پڑی۔

عارش بھی جانے لگا تھا مگر ساجدہ کے سسرال میں سے کوئی لڑکی آتی اس کا رستہ روک گئی تھی۔ سنیں مسٹر! وہ اسے دیکھتی بولی۔

مجی فرمائیں؟؟ عارش نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ میرا نام فائزہ ہے اور میں ساجدہ کے ہسینڈ کی کزن ہوں۔ وہ لڑکی اپنا تعارف کرواتی بولی۔ جی تو میں کیا کروں؟ عارش نے آنکھیں گھماتے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ کل دیکھا تھا آپ کو میں نے اور آپ مجھے بہت اچھے لگے۔ تو کیا آپ کا نمبر ملے گا؟؟ وہ لڑکی ادائیں دیکھاتی اپنے بالوں سے کھیلتی بولی جبکہ اس کی بات پر عارش کو غصہ آیا تھا۔ آپ مجھے پسند کرتی ہیں تو میں کیا کروں؟؟

میں تو نہیں کرتا نہ آپ کو پسند۔ اور ویسے بھی مجھے شوق نہیں لڑکیوں میں اپنا نمبر باٹنے کا۔ وہ غصے ضبط کرتا بولتے وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے وہ اپنے یوں انکوریہ کیے جانے اور اپنی انسلٹ پر زلت کے احساس سے سرخ ہوئی تھی۔

.....

عارش کب سے معصومہ کو دیکھ رہا تھا اور اسے یوں معصومہ پر نظریں جمائے فائزہ بھی دیکھ رہی تھی۔ اوہ تو اس لڑکی کی وجہ سے تم نے مجھے ریجیکٹ کیا۔ وہ ہلکی آواز میں دانت چباتی بولی۔ وہ خود میں ہی کڑتی آگے چل رہی تھی کہ تبھی معصومہ جو ہاتھ میں کولڈ ڈرنک لیے چل رہی تھی اس سے ٹکرائی تھی۔ او سوری سوری سسٹر۔ معصومہ جلدی سے ایسکیوز کرتی بولی۔ کیا سوری اندھی ہو تم؟؟

دیکھائی نہیں دیتا تمہیں؟؟ میرا ڈریس خراب کر دیا تم نے۔ وہ اس پر چیختے بولی جبکہ معصومہ کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے کیونکہ اس کو اس طرح اونچی آواز میں آج تک کسی نے نہیں ڈانٹا تھا حتہ کہ عارش نے بھی نہیں ڈانٹا تھا اسے کبھی ایسے۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟ اور کیوں رو رہی ہو معصومہ تم؟؟ عارش جو دور سے اسے معصومہ پر غصہ کرتا دیکھ چکا تھا فوراً ان کے پاس آتا پوچھنے لگا۔ عارش بھائی جان بوجھ کر نہیں گرائی ان پر میں نے کولڈ ڈرنک غلطی سے گر گئی۔

سوری بھی کر رہی ہوں مگر یہ غصہ کر رہی ہیں۔ معصومہ روتے ہوئے عارش کو بتانے لگی جبکہ اس کے رونے پر عارش کا دل جیسے مٹھی میں جکرا گیا تھا۔ شش چپ رونا بند کرو۔ غلطی تو سب سے ہوتی ہے۔ جاو تم شاباش منہ دھو کر او اپنا۔ اور مس آپ اگر دیہان اس کا نہیں تھا تو آپ دے دیتی دیہان چلتے ہوئے۔ خبردار جو آپ نے ہمارے گھر کی جان کو کچھ کہا تو۔ معصومہ کو پیار سے کہتے وہ آخر وہ اس لڑکی سے سختی سے بولا جس پر وہ پاؤں پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

تم جاو شاباش معصومہ منہ دھو کر او کا جل سارا پھیل گیا ہے تمہارا تو بہ بہت ڈرائونی لگ رہی ہو۔ عارش اسے نارمل کرنے کے لیے تنگ کرتے بولا جس پر وہ مسکراتی ہال کے واش روم کی جانب چل پڑی۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

سلاال بیٹا چپ کر جاو بابا کی جان - چپ ہو جاو بیٹا - یہ دیکھو ٹو اے واو کتنا پیارا ہے نہ - عنیزہ کی طبعیت
بہت خراب تھی اس لیے آج فرجاد سلاال کو سنبھال رہا تھا مگر وہ تھا کہ باپ کے پاس چپ ہی نہیں ہو رہا
تھا۔
www.kitabnagri.com

وہ اسے لیے لان میں ٹھہل رہا تھا کیونکہ عنیزہ سو رہی تھی اندر اور وہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا
- ڈاکٹر نے سختی سے اس کا خیال رکھنے کی تلقین کی تھی - اور فرجاد کو اپنی آنے والی اولاد بہت پیاری
تھی اسی لیے وہ اس کی ضرورت کی چیزوں کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

جب آدھے گھنٹے سے اوپر ہونے کے باوجود اس سے سلال چپ نہ ہوا تو وہ ہار مانتا اسے اندر لے گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی سلال کے رونے کی آواز پر عنیزہ کی آنکھ کھل گئی تھی اور وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی۔

پکرو اسے چپ نہیں کر رہا۔ فرجاد سلال کو اسے پکڑتا سنجدہ لہجے میں بولا جبکہ عنیزہ کے سلال کو تھامتے ہی سلال چپ کر گیا تھا اور یہ دیکھ فرجاد نے حیرت سے اپنے چھوٹے پیس کو دیکھا تھا جس نے اسے آدھے گھنٹے سے پاگل کر رکھا تھا اور ماں کے پاس جاتے ہی چپ ہو گیا تھا۔

تم نے میرے بیٹے کو مجھ سے دور کر دیا ہے عنیزہ مگر یہ نہ سوچنا کہ میں اپنے بیٹے کو تمہیں چھیننے دوں گا خود سے۔ فرجاد کی بات پر عنیزہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ میں نہیں کر رہی اسے دور آپ سے۔ اسے بس عادت ہے میری۔ اور پلیز بہس مت کرے گا میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے پہلے ہی۔ اور باہر جائیں مجھے فیڈ کروانا ہے سلال کو۔ عنیزہ کی پہلی بات پر وہ جو بولنے لگا تھا مگر اس کی اگلی بات پر وہ چپ ہو گیا۔

www.kitabnagri.com

مگر باہر جانے والی بات پر اس نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔ کیوں جاؤں باہر میں؟؟ میں نہیں جا رہا یہیں بیٹھا ہوں کروانا ہے تو کرواؤ فیڈ۔ اگر بھول گئی تو یاد کر لو میں ہی باپ ہوں اس کا۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کی بات پر عنیزہ کے گال لال ہوئے تھے۔ وہ جانتی تھی فرجاد نہیں جانے والا اس لیے وہ اپنا رخ دوسری طرف کرتی ڈوپٹہ پھیلا کر بیٹھتی سلال کو فیڈ کروانے لگی جبکہ فرجاد صوفے پر بیٹھا اسے ہی دیکھتا گہری سوچ میں گم تھا۔

.....

وہ اور شہریار باتیں کرتے برائیڈل روم کی طرف آگئے تھے کہ تبھی انہیں کسی لڑکی کی چیخ کے ساتھ بچاؤ بچاؤ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز تو معصومہ کی ہے نہ؟؟

شہریار نے پریشانی سے کہا اور وہ دونوں ہی آواز کی سمت بھاگے تھے جو برائیڈل روم سے آرہی تھی۔ ایک جھٹکے میں دروازہ کھولتے وہ دونوں روم میں داخل ہوئے تو سامنے کا منظر دیکھ ان کی آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھیں کیونکہ سامنے ہی عابد معصومہ کے ساتھ زبردستی کی کوشش کر رہا تھا اور معصومہ خود کو بچانے کی کوشش کرتی رو رہی تھی۔

عارش غصے سے آگے بڑھتا عابد کو گردن سے دبوچے معصومہ سے دور کر چکا تھا اور شہریار فوراً معصومہ کے پاس جاتا اسے گلے لگا گیا تھا۔ مم.. میں نے کک... کچھ نہیں کیا۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے اس لڑکی نے خود بلایا تھا مجھے۔

عابد خود کے پکڑے جانے پر جھوٹ بولتا معصومہ پر الزام لگاتا بولا۔ نن.. نہیں عع... عارش بھائی مم... میں نے نہیں بلایا تھا اسے۔

Posted On Kitab Nagri

مم... میری تو کمر میں درد ہے... ہو رہی تھی اس لیے ملائکہ بھابھی نے مم.. مجھے یہاں برائیدل
رر... روم میں بھیج دیا کہ کک.. کچھ دیر لیٹ جاؤں کک.. کیونکہ پھر واپسی کا ل... لم... لمبا سفر بھی
کرنا ہے اور مجھے اندر آتا دیکھ یہ بھی آگیا اندر۔

معصومہ عابد کے الزام پر تپ کر بولی جبکہ رونے کے سبب اس کے لفظ اٹک کر نکل رہے تھے۔ تمہیں
صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے معصومہ ہمیں ہمارے گھر کی لڑکیوں کے کردار پر پورا یقین ہے۔
عارش معصومہ سے کہتا واپس عابد پر ٹوٹ پڑا تھا جبکہ شہریار کا تو اپنا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی عابد کا
حشر نشر کر دے۔ وہ روتی ہوئی معصومہ کو چپ کر واتا عارش کے پاس آیا اور اسے عابد سے دور کیا جو مار
کھا کھا کر آدھ موا ہو گیا تھا۔ بس کر دیں بھائی بہت ہے اتنی ڈوز اسے۔

وہ عارش سے بولا جس پر عارش بھی عابد سے دور ہوتا معصومہ کی جانب متوجہ ہوا جو ابھی بھی خوف سے
کانپ رہی تھی۔ اس کی طبعیت تھیک نہیں لگ رہی مجھے شہریار۔ اسے گھر لے جانا چاہیے۔ عارش کی
بات شہریار کو بھی سہی لگی۔

www.kitabnagri.com

جی صحیح کہا آپ نے بھائی۔ اپ لے جائیں معصومہ کو میں چچی کو بتا دوں گا کیونکہ سفر لمبا ہے پہنچنے
میں چار گھنٹے لگ جانے ہیں۔ معصومہ تم بھائی ساتھ گھر چلی جاؤ اور کسی کو اس بارے میں مت بتانا۔
شہریار پہلے عارش سے کہتا پھر معصومہ کی جانب متوجہ ہوتا بولا اس کی بات پر معصومہ نے روتے ہوئے
ہاں میں سر ہلایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ اگر تم چپ نہ ہوئی تو میں ابھی واپس جا کر اس عابد کو زندہ قبر میں اتار دوں گا۔ عارش نے جب کافی دیر سے معصومہ کو چپ ہوتے نہ دیکھا تو گاڑی کے سٹیرنگ پر پکر مضبوط کرتے غصے سے کہا۔ غصے کی وجہ سے سٹیرنگ تھامے اس کے ہاتھوں کی ویز بھی ابھری ہوئی تھیں۔

ع... عارش بھائی اگر آپ اور شیریں نہ آتے تو؟؟ تو کیا؟؟ ہاں تو کیا؟؟ معصومہ جو ابھی بول رہی تھی عارش کے بات ٹوک کر غصے سے پوچھنے پر وہ کانپ گئی تھی۔ جبکہ اسکے کانپنے پر عارش نے لمبے لمبے سانس لیتے خود کو نارمل کیا تھا۔

دیکھو معصومہ تمہارے رونے سے تمہاری طبعیت خراب ہو جائے گی۔ چپ کر جاو شاباش۔ عارش نے گاڑی روکتے اس کی طرف منہ کرتے نرم لہجے میں کہا اور معصومہ ہاں میں سر ہلاتی آنسوؤں پونچھ گئی تھی۔ آئس کریم کھاو گی؟؟

عارش نے اسے نارمل کرنے کے لیے کہا۔ شوارما بھی کھاو گی۔ معصومہ نے معصومیت سے سر ہلاتے آئس کریم کے لیے ہاں کہنے کے ساتھ شوارمے کی ڈیمانڈ کی تھی۔ اس کے یوں معصومیت سے کہنے پر عارش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

اوکے جو دل کرے تم کھا لینا۔ بس موڈ ٹھیک کرو اپنا۔ عارش گاڑی واپس سٹارٹ کرتا اس سے بولا جس پر معصومہ نے اسے مسکراہٹ پاس کی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اوسٹ اسے بھی ابھی خراب ہونا تھا۔ معصومہ کو شوارما اور آئس کریم کھلا کر وہ واپس جا رہے تھے مگر رستے میں گاڑی خراب ہو گئی تھی اور وہ لوگ ابھی گھر سے چار گھنٹوں کی مسافت پر تھے۔

عارش بھائی گھر فون کر کے بتادیں کہ ہمیں دیر ہو جائے گی ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گے۔ معصومہ نے عارش کو گھر والوں کا یاد کرواتے کہا۔ ہاں میں کرتا ہوں۔ عارش اسے کہتا اپنا فون نکال چکا تھا۔

اوہ شٹ بیٹری ڈیڈ ہے فون کی بھی۔ فون کی بیٹری ڈیڈ ہونے کے سبب فون کو آن نہ ہوتا دیکھ عارش کا میٹر گھوما تھا اور وہ غصے سے گاڑی کی بیک پر فون پھنکتا بولا۔ تمہارا کہاں ہے فون؟؟

عارش کو اچانک معصومہ کے فون کا خیال آیا تو اس نے معصومہ سے پوچھا۔ وہ تو مریم کے پاس تھا۔ معصومہ بیچارگی سے بولی۔ اف اب ادھی رات انجان جگہ پر میں کہاں سے مکینک ڈھونڈوں۔ عارش ہلکی آواز میں بڑبڑایا۔

ابھی معصومہ اس کی بات کا جواب دینے لگی تھی کہ تبھی تین آدمی ان کی گاڑی کے قریب آئے تھے۔ نکلوتہ دونوں باہر۔ ان تینوں میں سے ایک گاڑی کے شیشے سے اندر جھانکتا بولا۔ وہ تینوں آدمی حلے سے گنڈے لگ رہے تھے۔

عارش بھائی یہ لوگ کون ہیں؟؟ معصومہ ڈر کے مارے عارش کا بازو تھامتے بولی۔ تم بیٹھو گاڑی میں باہر نہ نکلنا میں دیکھتا ہوں فکر نہ کرو۔ عارش اسے تسلی دیتا گاڑی سے نکلا تھا۔ لڑکی کو بھی نکال۔ آدمی پھر سے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کون آپ لوگ اور کیا چاہیے آپ کو ہم سے؟؟ عارش نے گاڑی سے نکلے پوچھا۔ زیادہ زبان نہ چلاؤ تم۔ لڑکی کو بھی باہر نکالو۔ ان آدمیوں کو ایک ہی بات پر اڑا دیکھ عارش کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ خود پر کنٹرول کر گیا۔

لیں نکل آئی میں باہر اب بتائیں کیا مسئلہ ہے آپ لوگوں کے ساتھ؟؟ عارش جو ان آدمیوں سے کچھ کہنے والا تھا اپنے پاس سے معصومہ کی آواز پر اس نے چہرے موڑے اسے دیکھا جو اس کے ساتھ چپک کر کھڑی ہو گئی تھی۔

تمہیں کہا تھا نہ گاڑی میں بیٹھو۔ عارش نے اسے دیکھتے غصے سے کہا۔ وہ کیوں اتنی پاگل تھی اگر وہ لوگ چور ڈاکو ہوتے یا پھر برے لوگ ہوئے تو؟؟ مگر وہ سمجھتی کہاں تھی۔ اوئے لڑکے ادھر دیکھ اور ہمیں بتا کیا لگتی ہے یہ تیری؟؟

آدھی رات کو یہاں سنسان سڑک پر کیا کر رہے ہو تم دونوں؟؟ ان آدمیوں میں سے ایک عارش کو اپنی جانب متوجہ کرتا بولا۔ کزن ہے میری اور ہم شادی سے واپس جا رہے تھے کہ گاڑی خراب ہو گئی۔ عارش کے جواب پر وہ آدمی ہسے تھے۔

تجھے پاگل لگتے ہیں ہم؟؟ بھگا کر لایا ہے نہ اس لڑکی کو تو؟؟ اس آدمی نے غصے سے کہا۔ ارے بھائی کیوں تم مان نہیں رہے؟؟ عارش چڑتے ہوئے بولا۔ چل پھر اپنے گھر والوں سے بات کرو ہماری۔ اب کے دوسرا آدمی بولا۔

Posted On Kitab Nagri

کیسے کرواں فون بند پڑا ہے۔ عارش نے ماتھا مسلتے دانت پیتے ہوئے کہا۔ بہانے بنا کر ہمیں گمراہ نہ کرو اور بات سنو لڑکے اس علاقے میں ہمارا راج چلتا ہے اور ہم یہاں پر اس طرح کی بے غیرتیاں برداشت نہیں کرتے۔ جو یوں اپنے ماں باپ کی عزت کو اچھالتا ہے اسے ہم ساری زندگی کی نیند سلا دیتے ہیں۔ دوسرے آدمی کے کہتے ہی ان تینوں نے گن ان پر تان لی تھی۔ گن دیکھ معصومہ کی جان نکلی تھی اور عین اسی وقت اس کے دماغ میں ایک ترکیب آئی تھی مگر یاد رہے معصومہ کی ترکیب اس کے جیسی ہی ہوتی ہے۔

ارے کس بیوقوف نے کہا آپ سے کہ ہم بھاگے ہیں گھر سے؟؟ بھلا میاں بیوی کو کیا ضرورت بھاگنے کی؟؟ معصومہ کے اچانک بولے گئے الفاظ پر ان تینوں کے ساتھ عارش نے بھی پلٹ کر اسے حیرت سے دیکھا تھا۔ تم اس کی بیوی ہو؟؟

مگر یہ تو کہہ رہا تھا کہ کزن ہو؟؟ آدمی نے حیرت اور نا سمجھی سے پوچھا۔ ہاں تو بیوی سے پہلے کزن تھی نہ اور انہوں نے اس لیے نہیں کروایا بیوی کی نسبت سے تعارف کیونکہ ابھی نکاح ہوا ہے نہ رخصتی نہیں ہوئی۔ معصومہ آنکھیں پٹیٹاتے بولی جبکہ عارش کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ بول کیا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ کیا بول رہی ہو تم؟؟ کچھ عقل ہے یا نہیں تم میں؟؟ ان تینوں آدمیوں کو آپس میں صلاح کرتے دیکھ وہ آہستہ آواز میں معصومہ سے بولا۔ ارے فکر نہیں عارش بھائی دیکھنا ابھی یہ لوگ ہمیں جانے دیں گے۔ میں نے نہ کل رات ہی اپنے ناول میں ایسی سیچو نیشن پر سین پڑھا تھا۔

تو اس میں لڑکا ان لوگوں سے بچنے کے لیے ایسے جھوٹ بولتا ہے۔ دیکھنا ابھی ہمیں یہ لوگ چھوڑ دیں گے۔ معصومہ اسے چل کرتے بولی۔ ہم کیسے مانیں تم سچ بول رہی ہو؟؟ نکاح نامہ دیکھاؤ۔

صلاح کرنے کے بعد ان تینوں کو ابھی بھی شک تھا معصومہ پر اس لیے بولے۔ معافی سر مگر نکاح نامہ ساتھ نہیں رکھتے ہم اگر پتا ہوتا آپ لوگوں نے ہمیں ملنا ہے اور نکاح نامہ مانگنا ہے تو لے آتے ساتھ۔ اب کی باری معصومہ کی جگہ عارش بولا تھا۔

ٹھیک ہے تو پھر دوبارہ نکاح کرو گے ہمارے سامنے۔ اگر پہلے نکاح ہوا ہے تو پھر سے کرنے میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا نہ۔ ان کی بات پر عارش کے ساتھ ساتھ معصومہ کو بھی جھٹکا لگا تھا۔ ای... ایسے کیسے کر لیں نکاح؟؟ بتایا تو ہے کہ ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔

معصومہ فوراً سے احتجاج کرتے بولی۔ اگر ہو چکا ہے نکاح پہلے سے تو دوبارہ کرنے میں کیا مسئلہ ہے؟؟ یاں پھر جھوٹ بولا تم لوگوں نے اور حقیقت میں نکاح ہوا ہی نہیں تم لوگوں کا۔ اگر ایسا ہے نہ تو بہت بے دردی بھری سزا دوں گا میں تم لوگوں کو کیونکہ تم لوگوں نے ہم تین سردار بھائیوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

سردار جس نے انہیں گاڑی سے نکلنے کو کہا تھا وہ غصے سے لال ہوتا بولا۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہم تیار ہیں نکاح کے لیے۔ عارش نے معمہ فہمی سے کام لیتے کہا۔ عارش کے ماننے پر معصومہ نے نہ میں گردن ہلاتے اسے دیکھا تھا جبکہ عارش اس کا ہاتھ تھام کر دباتے اسے چپ کروا گیا تھا اور ساتھ آنکھوں سے تسلی رکھنے کا اشارہ بھی کر گیا تھا۔

وہ کمزور نہیں تھا کہ وہ یوں ان لوگوں سے ڈرتا مگر ابھی آدھی رات کو معصومہ اس کے ساتھ تھی اور وہ تین لوگ تھے ہتھیاروں کے ساتھ۔ وہ اکیلا ان سے نہیں لڑ سکتا تھا۔ چلو ہمارے ساتھ۔ وہ تینوں کہتے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے۔

گاڑی کو لاک لگاتا وہ ان کے ساتھ معصومہ کا ہاتھ تھامتا چل پڑا۔ عارش بھائی آپ کیوں مان گئے؟؟ ہم نکاح نہیں کر سکتے۔ گھر والوں کو کیا جواب دیں گے؟؟ معصومہ پریشانی سے بولی جبکہ پریشانی کے سبب اس کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔

معصومہ مجھے بھی یہ سب باتیں پریشان کر رہی ہیں مگر ابھی یہاں سے نکلنے کا یہی طریقہ ہے اور کوئی نہیں۔ تو ابھی کر لیتے ہیں نکاح بعد میں سوچیں گے کہ کرنا کیا ہے۔ عارش کے کہنے پر وہ خاموش ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے ایک بات بتاؤ اس ناول میں جب ہیرو نے ان گنڈوں سے نکاح کا جھوٹ بولا تو ان گنڈوں نے انہیں جانے دیا تھا کیا؟؟ عارش نے دماغ میں چلتا سوال پوچھا۔ پتا نہیں میں نے آگے ہڑھا نہیں تھا ابھی۔ معصومہ منہ لٹکائے بولتی عارش کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی تھی۔

.....

کچھ دیر میں ہی ان کا نکاح ہو گیا تھا اور معصومہ اب معصومہ عارش شاہ بن گئی تھی۔ ان تینوں ادھیوں سے کہہ کر عارش نے گاڑی ٹھیک کرانے کے لیے مکینک بلوایا تھا۔ اب مکینک ان کی گاڑی ٹھیک کر رہا تھا اور عارش اس سے فون لے کر بابا کو کال کر رہا تھا۔

ہیلو ڈیڈ میں عارش ہوں میرے فون کی بیٹری ڈیڈ تھی اس لیے کسی کا فون لے کر کال کی ہے۔ کہاں پر پہنچے ہیں آپ لوگ؟؟ عارش نے فون پکھڑے ہوتے ہی سوال کیا تھا۔ ہاں بیٹا بس گھر پہنچنے والے ہیں تم پہنچ گئے گھر؟؟ اسفند صاحب نے آگے سے جواب دیتے اس سے پوچھا۔ بس ڈیڈ ابھی ہماری گاڑی خراب ہو گئی ہے تو ہمیں پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔ عارش نے انہیں جواب دیتے بتایا۔

اوکے بیٹا پر معصومہ کا بہت خیال رکھنا اسے ڈانٹنا مت۔ اسفند صاحب کے کہنے پر وہ ہستا تھا نہیں ڈانٹنا ڈیڈ۔ اوکے پھر میں فون رکھتا ہوں۔ وہ ان سے کہتا فون بند کر گیا۔ ہمارا نکاح ہو گیا عارش بھائی ہم گھر والوں کو کیا کہیں گے؟؟

Posted On Kitab Nagri

معصومہ نے پریشانی سے عارش کے فون بند کرتے اسے کہا جبکہ عارش اس کے بھائی کہنے پر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ خدا کا خوف کرو معصومہ ابھی ابھی ہمارا تازہ تازہ لیٹس نکاح ہوا ہے اور تم مجھے بھائی کہہ رہی ہو۔ عارش کے کہنے پر معصومہ نے دانتوں تلے زبان دبائی تھی۔ سوری پر کیا کروں مجھے عادت ہے نہ۔ معصومہ نے آہستہ آواز میں کہا۔ مجھے خود بہت ٹینشن ہے معصومہ کہ گھر والوں کو کیا کہیں گے۔ عارش کے کہنے پر معصومہ کی ٹینشن پھر سے ابھری تھی۔ آپ مجھے ابھی طلاق دے دو کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

معصومہ کی صلاح پر عارش نے اسے گھورا تھا۔ فضول بولنا بند کرو اگر میں دے بھی دوں طلاق تو بھی بات ختم نہیں ہوگی۔ تم مجھے پھر بھی بھائی نہیں کہہ سکو گی اور اگر گھر والوں کو پتا لگ گیا کہ ہمارا نکاح ہوا تھا اور میں نے بنا ان سے مشورہ کیے تمہیں طلاق بھی دے دی تو میں گھر سے باہر۔ تو بس گھر والوں کو کسی اچھے وقت میں یہ بات بتائیں گے اور ان کی صلاح پر اگے عمل کریں گے۔ عارش نے اپنے اندر کا حال چھپائے معصومہ سے بہانا گھڑتے کہا۔ ہائے عے عارش بھائی میں کیا کروں مجھے بہت فکر ہو رہی ہے۔ معصومہ ہوا میں ہاتھ ہلاتی بولی جبکہ اس کے پھر سے بھائی کہنے پر عارش نے اپنا سر تھام لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

افسوس معصومہ تم کچھ نہ کرو بس مجھے بھائی بولنا بند کر دو اتنا ہی بہت ہے۔ باقی سب میں دیکھ لوں گا۔ عارش نے سختی کہا۔ کیا کروں میں نکل جاتا ہے منہ سے میرے۔ اگر بھائی نہ کہوں تو کیا کہوں اپ کو؟؟ سب کے سامنے کیا بولوں گی؟؟

معصومہ نے پریشانی سے پوچھا۔ عارش کہہ لیا کرو۔ عارش کے کہنے پر وہ نہ میں سر ہلانے لگی۔ نہیں میں نہیں کہوں گی سب کیا کہیں گے کہ عارش کیوں بول رہی ہو بھائی بولو۔ معصومہ نے انکار کرتے کہا۔ تو تم مجھے شاہ جی کہہ لیا کرو اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ مجھ سے لڑائی ہوئی ہے تمہاری اور تم نے مجھے بھائی ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ عارش کی تجویز اسے پسند آئی تھی۔ ٹھیک ہے بھائی میرا مطلب شاہ جی۔ معصومہ جو پھر سے اسے بھائی کہنے لگی تھی اس کے گھورنے پر جلدی سے شاہ جی کہہ گئی تھی۔ تم بس اتنا کرنا کہ گھر جا کر کسی سے کچھ مت کہنا، کسی کو کچھ نہ بتانا۔ میں خود ہی کوئی اچھا وقت اور موقع دیکھ سب کو بتا دوں گا۔ ابھی بتانا صحیح نہ ہو گا۔ عارش نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

لیں صاحب ہو گئی گاڑی ٹھیک۔ مکنک ان کے پاس اتا بولا جس پر وہ اسے پیسے اور اس کا فون واپس پکراتا معصومہ کو لیے گاڑی میں بیٹھ گیا تھا اور واپس گھر کا سفر سٹارٹ کر چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

گھر وہ واپس تقریباً صبح فجر ٹائم پہنچے تھے اور اس وقت سب ہی سو رہے تھے اس لیے وہ دونوں بھی سونے کے لیے ملے گئے کمروں میں چل دیے تاکہ وہ بھی آرام کر سکیں کیونکہ وہ دونوں ہی بہت تھک چکے تھے۔

کمرؤں میں جانے سے پہلے عارش اسے کسی کو کچھ نہ بتانے کا یاد کروانا نہیں بھولا تھا۔ معصومہ تو کمرے میں جا کر سو گئی تھی جبکہ وہ کپڑے چینج کر تا کمرے میں بیڈ کے ساتھ پڑی چارپائی پر لیٹ کر آج کے ہوئے واقع کو سوچنے لگا۔

چارپائی پر پہلے شہریار سوتا تھا مگر رات وہ اس کی غیر موجودگی میں بیڈ پر سو گیا تھا اس لیے عارش کو چارپائی پر لیٹنا پڑا تھا۔ عرش علی اور شہریار تینوں نید کی گہری وادیوں میں گم تھے اور وہ اپنی سوچ کی گہری وادیوں میں۔

وہ معصومہ کے سامنے تو کہہ رہا تھا کہ بہت پریشان ہے مگر درحقیقت وہ بہت خوش تھا۔ آہ معصومہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ سب ہو گا میرے ساتھ۔ پرسوں تمہارے لیے دل دھڑکا، کل محبت کا احساس ہوا اور آج نکاح ہوا۔

اف معصومہ میری خوشی کیسے بیان کروں میں؟؟ تمہارے لیے شاید یہ حادثہ ہو مگر میرے لیے یہ معجزہ ہے۔ میری محبت بنا کسی پریشانی کے بنا کسی دکھ اور رکاوٹ کے میری محرم بن گئی یہ بات معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

اب تم ہمیشہ کے لیے میری ہو۔ تمہیں کھونے کا ڈر پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا۔ اب تمہاری سب راہیں مجھ سے جڑ کر مجھ پر ختم ہوں گی۔ کیا کہتی ہو تم مجھے؟؟ خارش اور بارش!!

ہا ہا بلکل سہی نام چنے ہیں تم نے میرے لیے کیونکہ اب میں کسی خارش کے مرض کی طرح ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گا۔ اور بارش کی طرح میں تم پر اپنی محبتیں اور شدتیں لٹاؤں گا۔

تمہارا پورا پورا اپنی محبت کی بارش میں بھیگو دوں گا کیونکہ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو۔ وہ اپنے تصور میں معصومہ سے مخاطب تھا جو اس کی محبت اس کی بے چینوں سے بے خبر اپنی نید کے مزے لے رہی تھی۔

.....

ماضی

توقیر بیگ ایک مشہور بزنس مین تھے۔ ان کی اہلیہ کی وفات کے بعد سے ان کی کل کائنات فرجاد تھا۔ فرجاد کی خاطر انہوں نے دوسری شادی نہیں کی تھی۔ ولید ملک (عنیزہ کے بابا) ان کے خاص آدمی تھے۔

جس طرح توقیر بیگ کی فرجاد میں جان تھی بلکل اسی طرح ولید ملک کی جان ان کی سولہ سالہ بیٹی عنیزہ میں تھی۔ سب کچھ ٹھیک تھا بس طوفان ان کی زندگی میں تب آیا جب فرجاد نے کائنات سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کی یونی فیلو تھی اور فرجاد کو وہ ایزاے لائف پاٹنر اچھی لگی تھی کیونکہ وہ اس کے سامنے بہت اچھی بنی رہتی تھی مگر تو قیر بیگ کو اچھے سے پتا تھا کائنات جیسی لڑکیوں کی اصلیت۔
وہ ایسی لڑکی تھی جسے صرف فرجاد کی دولت سے مطلب تھا۔ مگر فرجاد یہ بات نہیں سمجھتا تھا کیونکہ اس کے مطابق کائنات کے جیسی شریف لڑکی کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔

.....

ولید اس لڑکی کائنات کو بلاؤ آج دوپہر کو میرے فلیٹ پر۔ مجھے پتا ہے اسے کیسے فرجاد کی زندگی سے باہر نکالنا ہے۔ تو قیر بیگ نے ولید ملک کو اپنے پاس بلاتے کہا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتے کمرے سے باہر چلے گئے تھے۔

اب تمہیں ہم تمہاری ہی زبان میں سمجھائیں گے۔ تو قیر صاحب اپنے تصور میں کائنات سے مخاطب تھے اور پھر وہ صوفی سے اٹھ کھڑے ہوتے اپنے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے اپنی ڈائری نکالتے اسے لکھنے بیٹھ گئے۔

www.kitabnagri.com

انہیں عادت تھی ڈائری لکھنے کی۔ اپنی دل عزیز بیوی کے بعد ایک یہی تو تھی ان کی ساتھی جسے وہ اپنے دل کی ساری باتیں بتاتے تھے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

وہ توقیر صاحب سے ملنے کے لیے ان کے فلیٹ پر موجود تھی۔ اور اب ان کے سامنے بیٹھی مسکرا رہی تھی۔ تو آپ کو کیوں لگا کہ میں خود اپنے منہ سے فرجاد کو منع کروں گی۔

کائنات نے آئبر و اچکاتے پوچھا۔ کیونکہ تم شاید نہیں چاہو گی کہ میں فرجاد کے سامنے تمہاری حقیقت لاؤں۔ توقیر صاحب کرسی سے تھوڑا سا آگے ہو بیٹھتے بولے۔ حقیقت! کون سی حقیقت؟؟ کائنات کے پوچھنے پر انہوں نے اپنی کرسی کے پاس کھڑے ولید کو دیکھا جس پر انہوں نے توقیر بیگ کو ایک فائیل پکرائی تھی۔

یہی حقیقت کہ تم کس طرح کی لڑکی ہو، تمہارے کتنے افیرز ہیں اور تم کیسے مختلف لڑکوں کے ساتھ ہوٹل کے کمروں میں رنگ رلیاں مناتی ہو۔ یہ سب ثبوت ہیں اس فائل میں۔

توقیر بیگ نے فائل کی طرف اشارہ کرتے کہا جبکہ ان کے الفاظ پر کائنات کے چہرے کا رنگ اڑا تھا۔ اب خود ہی عزت سے فرجاد سے دور ہو جاو ورنہ میرے پاس جو یہ ثبوت ہیں میں فرجاد کو دیکھا دوں گا۔

www.kitabnagri.com

بتاؤ کتنے میں چھوڑو گی میرے بیٹے کی جان۔ توقیر بیگ کی بات پر کائنات جو چہرے پر خوف سجائے انہیں دیکھ رہی تھی کہ اچانک زور زور سے ہسنے لگی۔ ہا ہا ہا میں کیا بیوقوف ہوں جو آپ کے کہنے پر فرجاد کو چھوڑ دوں گی؟؟

Posted On Kitab Nagri

جب مجھے فرجاد سے شادی کے بعد سب کچھ ملے گا تو چند پیسے لے کر کون سی عقلمندی دیکھاؤں گی میں؟؟ اور یہ سب ثبوت تو ایسے غائب ہوں گے کہ کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ وہ بنا ڈرے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتی بولی۔ ثبوت مٹا لو گی تو بھی میں تمہیں فرجاد کی زندگی سے نکال دوں گا۔

میں خود بتاؤں گا تمہاری حقیقت اپنے بیٹے کو۔ توقیر بیگ غصے سے کھڑے ہوتے بولے۔ ان کی بہس کے دوران ولید ملک چپ چاپ ایک سائیڈ پر کھڑے تھے۔ اور اگر ثبوتوں کے ساتھ ساتھ آپ بھی نہ رہے تو؟؟ کائنات شیطانی مسکراہٹ سے کہتی اپنے بیگ سے گن نکال کر ان کے دل پر فائیر کر چکی تھی۔ سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ توقیر بیگ اور ولید ملک کو کچھ پتا ہی نہ چلا۔

ولید ملک جو کھڑکی کے پاس کھڑے تھے اس سے پہلے آگے بڑھ کر کائنات کو قابو کرتے وہ پھرتی سے آگے ہوتی انہیں پیچھے دھکا دے چکی تھی جس سے وہ کھڑکی کھلی ہونے کے سبب نیچے گرتے جان کی بازی ہار چکے تھے۔

وہ واپس آتی توقیر بیگ کے پاس بیٹھی جو اپنی آخری سانسیں گن رہے تھے۔ کہا تھا نہ کہ ثبوت کے ساتھ آپ کو بھی ختم کر دوں گی اور میں فرجاد سے تو شادی کر کے رہوں گی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ انہیں دیکھ کر مسکرا کر کہتی ان کے ہاتھ سے فائل لے کر اینگ بیگ میں رکھتی اندر سے رومال نکال کر پسل پر سے اپنے فنگر پر نٹ صاف کرتے اسے کھڑکی کے پاس پھینکتی رومال واپس بیگ میں رکھتے فرجاد کو کال ملانے لگی۔

.....

وہ کائنات کی کال سنتے ہی رش ڈرائیو کر تافلیٹ پر پہنچا تھا۔ اندر آتے ہی اسے کائنات روتی ہوئی توقیر بیگ کی باڈی کے پاس نظر آئی۔ بابا! وہ حیرت اور بے یقینی سے اپنے دل عزیز باپ کی لاش دیکھتا آہستہ آواز میں بولا۔

فرجاد! دد... دیکھو انکل چھوڈ گک... گئے ہمیں۔ وہ رونے کی ایکٹنگ کرتے اٹکتے ہوئے بولی۔ کس نے کیا یہ؟؟ اس نے توقیر بیگ کے پاس بیٹھتے ان کی قمیز پر لگے خون کو چھوتے الفاظ چباتے ہوئے پوچھا۔ وو... وہ مجھے انکل نن... نے بلا یا ت... تھا آج بات کرنے کک... کے لیے بٹ جب ممم... میں یہاں پپ... پہنچی تو ولید انکل توقیر انکل پر گن تانے کھڑے تھے ااا... اور توقیر انکل دل پپ... پر ہاتھ ر... رکھے تکلیف سے کراہ رہے تھے اا... ان کے کک... کپڑے خخ... خون سے بھرے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ ولید ملک نے بھاگنے کی کک... کوشش کی لیکن وہ بب... بھاگ نہیں پائے اور کھڑکی سے گر گئے۔ وہ روتے ہوئے فل ایکٹنگ کرتی من گھڑت کہانی سنانے لگی جبکہ فرجاد نے ضبط اور غصے سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔ کہاں ہے وہ اب؟؟

Posted On Kitab Nagri

اس نے باپ کے مردہ وجود پر نظریں جمائے پوچھا۔ شاید آس پاس کے لوگ لے گئے انہیں کسی ہو سپٹل میں۔ کائنات کے جواب پر وہ خاموش رہا تھا۔

.....

اس نے اپنے سوز سز کے زریعے یہ کیس پولیس کیس نہیں بننے دیا تھا۔ اس کا ارادہ خود بدلہ لینے کا تھا۔ اسے پتا چل گیا تھا کہ ولید ملک بھی مر گیا ہے اور اسے بھی دفن دیا گیا تھا۔

آج اس کے بابا کو مرے تین دن ہو گئے تھے اور وہ بدلے کی آگ میں جل رہا تھا مگر دکھ یہ تھا کہ جس سے بدلہ لینا تھا وہ بھی مر چکا تھا۔ پر وہ چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔ اسے پتا چلا تھا کہ ولید ملک کی ایک بیٹی بھی ہے جسے وہ اپنی جان سے بڑھ کر چاہتا تھا۔

اس کا ارادہ اس کی اسی بیٹی کے زریعے ولید ملک کی روح کو ٹرپانے کا تھا۔ ڈرائیور گاڑی نکالو اور ولید ملک کے گھر چلو۔ وہ باہر نکلتا ڈرائیور کو پکارتے بولا جس پر ڈرائیور نے فوراً گاڑی نکالی تھی۔

.....

www.kitabnagri.com

بابا! آپ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟؟ پہلے امی چلی گئیں اور اب آپ بھی۔ میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر؟؟ آپ نے اپنی گڑیا کا نہیں سوچا۔ آپ نے تو وعدہ کیا تھا جلدی آنے کا پر آپ تو واپس آئے ہی نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

عنیزہ مر جائے گی بابا پلینز آجا واپس۔ وہ اپنے بابا کی تصویر کو روتے ہوئے اپنے سینے سے لگائے ان سے شکوہ کر رہی تھی۔ ان کا کوئی رشتہ دار نہیں تھا جو اس کے اس غم میں اس کے پاس ہوتا اسے تسلی دیتا۔ تدفین تک تو ہمسائیوں اور گلی والوں نے ساتھ دے دیا مگر اب وہ بالکل اکیلی تھی۔ وہ سولہ سال کی کم سن لڑکی تھی۔ اسے فکر تھی کہ اب وہ اپنے بابا کے بغیر کیسے رہے گی؟؟ کیسے اس ظالم دنیا کا سامنا کرے گی۔

وہ صرف تب تک بہادر تھی جب تک اس کے ساتھ اس کے بابا کا ساتھ تھا۔ سب سے بڑی چیز جس سے وہ ڈرتی تھی وہ تھی اس کی خوبصورتی۔ ایک کم عمر اکیلی اور اوپر سے خوبصورت لڑکی اس دنیا میں اکیلی نہیں رہ سکتی وہ کیسے کرے گی موو آن اس دنیا میں؟؟ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم رونے میں مصروف تھی کہ تبھی باہر کا داخلی دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔ وہ پریشانی سے آنسوؤں پونچھتی اٹھ کر دروازہ کھولنے کے لیے باہر نکلی۔

.....
www.kitabnagri.com

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی ایک نوجوان خوب رو مرد سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جی کون؟؟ اس نے رونے کے سبب ہوتی بھاری آواز میں پوچھا۔ ولید ملک کی بیٹی ہو؟؟

Posted On Kitab Nagri

فرجاد نے بنا اس کی بات کا جواب دیے اپنا سوال پوچھا جس پر وہ نا سمجھی بھرے تاثرات سے ہاں میں سر ہلا گئی۔ اس کے ہاں میں سر ہلاتے ہی فرجاد اس کی کلائی سختی سے تھام چکا تھا۔ اس کے کلائی تھامنے پر عنیزہ نے حیرت سے اسے اور پھر اپنی کلائی تھامے اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔ کون ہیں آپ؟؟ کہاں لے جا رہے ہیں مجھے؟؟ بچاؤ کوئی ہے بچاؤ مجھے۔ وہ چیختے ہوئے بولتی مدد کے لیے پکار رہی تھی جبکہ فرجاد کان لپیٹے اسے گھسیٹتے ہوئے ساتھ لیجا رہا تھا۔

اس کے اتنا چلانے پر بھی کوئی نہیں نکلا تھا اپنے گھروں سے اور فرجاد اسے گلی کی نکر پر کھڑی اپنی گاڑی میں دھکا دیتے بیٹھا تاخود بھی ساتھ بیٹھتے ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہہ چکا تھا۔

عنیزہ کو شور بند نہ کرتا دیکھ اس نے عنیزہ کی گردن کی مخصوص نبردبائی تھی جس سے وہ بے ہوش ہوتی اس کے کندھے پر سر گر گئی تھی۔

.....

اسے ہوش آیا تو وہ کسی اور کمرے میں تھی جبکہ وہی لڑکا جو اسے لایا تھا سامنے صوفے پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ عنیزہ نے ڈر کے مارے اپنا ڈوپٹہ سہی سے اپنے گرد پھیلا یا تھا۔

ابھی سے مت ڈرو کیونکہ میں گناہ کرنے والوں میں سے نہیں۔ پہلے تم پر حق حاصل کروں گا پھر تمہارے جسم پر نشان چھوڑوں گا۔ فرجاد کی بات کی عنیزہ کو سمجھ تو نہ آئی مگر اس کے لہجے نے اسے کانپنے پر مجبور ضرور کیا تھا۔ کک... کون... ہیں آپ؟؟ عنیزہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں وہ ہوں جس کے باپ کو تمہارے باپ نے مارا ہے۔ اور اب اس کا بدلہ تم چکاو گی کیونکہ تمہارا باپ تو مر گیا مگر فرجاد اپنا بدلہ نہیں چھوڑتا پھر اسے سامنے والے کی نسلوں سے ہی کیوں نہ لینا پڑے بدلہ۔ وہ بیڈ کے پاس آتا اس کے چہرے کو گھورتے بولا۔ مم... میرے بابا نے کسی کو نہیں مارا۔ وہ قاتل نہیں تھے۔ عنیزہ نے اپنے باپ کو قاتل کہے جانے پر ترپ کر کہا۔ بکو اس بند اور ابھی کچھ دیر تک مولوی آئے گا تو چپ چاپ نکاح کے لیے ہاں کر دینا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

فرجاد نے اسے وارن کرتے کہا۔ م.م.. میں نہیں کروں گک.. گی نکاح۔ عنیزہ سے ڈرتے ہوئے تھوڑی سی ہمت دیکھاتے کہا۔ اس کے انکار پر فرجاد نے اس کے منہ کو دبو چا تھا۔ نہیں کرنا نکاح؟؟ فرجاد نے آنکھیں چھوٹی کیے لفظ چباتے ہوئے پھر سے پوچھا جس پر وہ آنکھوں میں خوف لیے نہ میں سر ہلا گئی۔ ٹھیک ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔

میرا ارادہ تھا کہ اپنا بدلہ نکاح کے بعد لوں گا تا کہ تمہیں چھووں بھی تو حق سے مگر تم بنا نکاح کے ساتھ رہو گی تو مرضی ہے تمہاری پر میں تمہیں تکلیف ضرور دوں گا پھر چاہے مجھے بنا نکاح کے ہی تمہارے قریب کیوں نہ آنا پڑے۔

وہ پیچھے ہوتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا بول رہا تھا جبکہ عنیزہ جسے لڑکا لڑکی کے رلیشن کا پتا تو نہیں تھا مگر فرجاد کے ارادے اسے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔ آخر وہ ایک عورت تھی اتنی سینس تو وہ رکھتی تھی

-

Posted On Kitab Nagri

فرجاد شرٹ اتار کر اس کے قریب آتے اسے اپنے قابو میں کرتا اس کی گردن پر دانت گاڑ گیا تھا جس پر عنیزہ کی چیخ نکلی تھی۔ گردن سے ہوتے وہ اس کی بیوٹی بونز پر آیا تھا۔ یہاں عنیزہ کی بس ہوئی تھی۔ مم.. مجھے ق.. قبول ہے۔ مم... میں کک... کروں گی نن.. نکاح پر پپ... پلیز دور ہوں۔ وہ روتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی ہاں پر فرجاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ اسے پتا تھا وہ ایسے ہی مانے گی۔

وہ اس سے دور ہوتا اپنی شرٹ واپس پہنتا کمرے سے نکل گیا جبکہ پیچھے وہ اپنے گرد بازو باندھتے ہچکیوں سے رونے لگی

نکاح ہونے کے بعد سے وہ کمرے میں نہیں آیا تھا لیکن عنیزہ کو باہر سے کسی لڑکی کے چیختے ہوئے بولنے کی آواز ضرور آرہی تھی اور فرجاد شاید اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیا سمجھنے کی کوشش کروں میں فرجاد؟؟

تم نے میری جگہ کسی اور کو دے دی اور مجھے کہہ رہے ہو میں سمجھوں اور کول ڈاون ہو جاؤں۔ تم کیسے اس لڑکی سے شادی کر سکتے ہو؟؟ تم بھول گئے کیا کہ وہ تمہارے باپ کے قاتل کی بیٹی ہے۔ کائنات تو اچانک ہی آئی تھی مگر وہاں آتے ہی اسے فرجاد کے نکاح کا علم ہوا تو اس نے تب سے چیخنا چلانا شروع کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں بھولا میں کچھ نہیں بھولا۔ وہ لڑکی میرا بدلہ ہے کائنات میری محبت نہیں وہ یہاں صرف میرے بدلے کے لیے ہے۔ میں اسے ترپانا چاہتا ہوں، اس پر زندگی تنگ کرنا چاہتا ہوں، اس کے ذریعے اس کے مرے باپ کی روح کو تکلیف دینا چاہتا ہوں۔ مگر تم فکر نہ کرو میں تم سے شادی کروں گا۔

تم ہی میری اصل بیوی کہلاو گی۔ ساری دنیا صرف تمہیں مسز فرجاد کے نام سے پہچانے گی۔ ٹرسٹ می۔ فرجاد اس کے ہاتھ تھامتازمی سے سمجھاتا اسے یقین دلانے لگا۔ پکانہ کہ تم مجھے نہیں چھوڑو گے؟؟ تم مجھ سے شادی کرو گے؟ کائنات نے اس سے یقین دہانی چاہی جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتا اسے یقین دلانے لگا۔

.....

.....

وہ کمرے میں آیا تو عنیزہ کو کمرے کے کونے میں دبک کر بیٹھے پایا۔ شاید وہ سو گئی تھی۔ تین دن سے وہ نہیں سوئی تھی اور ابھی بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ وہ اسے دیکھتا غصے سے اس کی جانب بڑھتا ایک جھٹکے میں اسے کھڑا کر گیا۔

www.kitabnagri.com

جبکہ نید میں ایک دم جھٹکا لگنے سے وہ بری طرح ڈری تھی۔ یہاں نیدیں پوری کرنے آئی ہو تم؟؟ فرجاد کے غصے سے پوچھنے پر عنیزہ نے ڈر کر نہ میں سر ہلایا۔ مم.. میں ج.. جان بوجھ کک... کر نہیں سس... سوئی تھی۔ ا.. اچانک آ... آنکھ ل.. ل.. لگ گئی۔ عنیزہ سے ڈرتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

چپ میرے سامنے زیادہ بولنے کی کوشش نہیں کرنا ورنہ بہت برا ہو گا۔ فرجاد اس کو وارن کرتا بولا۔
 مم.. میں نن... نن... نہیں بولتی پ.. پر آپ مم.. م.. مجھے گھر واپس ب.. بھیج دی... یں۔ اب تو
 مم.. میں نے نکاح ب.. بھی کر لیا آپ سے آ.. آپ کے کہنے پر۔ عنیزہ فرجاد کے خوف کی وجہ سے
 اٹکتے ہوئے بولی۔

کیا کہا؟ گھر جانا ہے تمہیں؟؟ فرجاد نے آبرو اچکاتے پوچھا۔ ج.. ج.. جی۔ عنیزہ نے فوراً ہاں میں سر
 ہلاتے جواب دیا۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں نے تم سے نکاح تمہیں واپس گھر بھیجنے کے لیے کیا ہے؟؟ فرجاد
 نے پھر سے سوال پوچھا جس نے عنیزہ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

ت.. تو کس لیے ک.. کیا ہے؟؟ عنیزہ نے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھا۔ تم سے بدلہ لینے کے لیے
 ، تمہیں ترپانے کے لیے، تمہارے وجود کو عبرت کا نشان بنانے کے لیے۔ فرجاد کے سفاک لہجے نے
 عنیزہ کو کانپنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی فرجاد اسے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کرتا
 اس کو ہونٹوں کو قید کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

اس کے عمل میں بے تحاشہ شدت تھی یہاں تک کہ وہ اپنے منہ میں عنیزہ کے ہونٹ کے خون کا زائقہ
 محسوس کر سکتا تھا مگر وہ پیچھے نہیں ہوا تھا۔ عنیزہ کو پہلے تو حیرت ہوئی اس کے اچانک اس عمل پر مگر پھر
 وہ اس کی سختی پر ترپ اٹھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ روتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر فرجاد نے دور ہونے کی بجائے اس کے بالوں کو بھی اپنے ہاتھ کی گرفت میں قید کرتے پیچھے کی جانب جھٹکا دیا تھا اور درد کے مارے عنیزہ کی آنکھوں سے اور زیادہ رفتار سے آنسو بہنے لگے تھے۔ آخر کافی دیر بعد وہ اس کے ہونٹوں کو بخشا پیچھے ہوا تو عنیزہ لمبے لمبے سانس لیتی اپنا سانس بحال کرنے لگی۔

تم تو ابھی سے رونے لگی مگر ابھی یہ آنسو سنبھال کر رکھو کیونکہ آگے بھی انہیں بہانا ہے تم نے بلکہ ساری زندگی بہانا ہے تم نے۔ فرجاد نے اسے کہتے اپنا ہاتھ اس کے ڈوپٹے کی طرف بڑھایا تھا جس پر عنیزہ نے روتے ہوئے نہ میں سر ہلاتے اپنے ڈوپٹے پر پکر مضبوط کی تھی۔

مگر فرجاد ایک ہی جھٹکے میں اس کا ڈوپٹہ کھینچتا اس کے وجود سے دور کر چکا تھا۔ اس کے یوں ڈوپٹہ کھینچ کر دور پھینکنے پر عنیزہ نے ڈر کر زور سے آنکھیں بند کیں تھیں۔ پ... پ... پلیز! اس نے جیسے منت کی تھی۔

مگر فرجاد پر اس وقت صرف بدلہ سوار تھا اور اس بدلے کے چکر میں وہ بالکل بے حس بنا ہوا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ اس کے دائیں بازو کی سلیو کو پھاڑ چکا تھا۔ فرجاد کے یوں بازو کی سلیو پھاڑنے پر عنیزہ کی چیخ نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ن..نہ.. نہیں پلیز وہ روتے ہوئے ہاتھ جو رتی اس سے بھیک مانگنے لگی مگر فرجاد اس کی بے بسی پر ہستا اسے ایک جھٹکے میں کندھے پر اٹھا ٹائیڈ پر لے جا کر گر اچکا تھا۔ اب تمہیں پتا چلے گا تکلیف کیا ہوتی ہے۔ آج کی رات بلکہ آنے والی ہر رات تم اس تکلیف سے گزر رو گی۔

تم موت مانگو گی مگر تمہیں موت نہیں ملے گی، تمہارے تکلیف میں ہونے سے تمہارے باپ کی روح کو تکلیف ہو گی اور مجھے سکون ملے گا۔ وہ اسے کہتا اس پر جھک گیا تھا۔ وہ اس کی گردن، اس کے کندھوں، اس کے چہرے اس کے بیوٹی بونز ہر جگہ اپنی وحشتوں کے نشان چھوڑ رہا تھا جبکہ وہ روتی چیختی گر گراتی اس سے خود کو بخشنے کی بھیک مانگتی رہی مگر اس ظالم نے اس پر ترس نہیں کھایا تھا بلکہ اس نے گزرتے ہر لمحے کے ساتھ اس کی تکلیف میں اضافہ کیا تھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

اس کے ہونٹوں سے بری طرح خون بہہ رہا تھا اور گردن چہرے کندھوں پر بھی کاٹنے کے سبب دانٹوں کے نشان اور نیل پر گئے تھے۔ مگر فرجاد کو اس پر ترس نہ آیا تھا۔ وہ ظالم بنا اس کی عصمت کو روند تا چلا گیا تھا اور وہ چیخنے چلانے اور رونے کے سوا کچھ نہ کر سکی تھی۔

فرجاد تو اپنی وحشت اس پر اتار تا خود سو گیا تھا مگر وہ معصوم اپنے برہنہ وجود کو اپنے ڈوپٹے سے چھپانے کی کوشش کرتی خود پر ہوئے ظلم اور درد کو برداشت نہ کرتے بے ہوش ہو گئی تھی مگر اب یہ درد اور ظلم اس کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے لکھے جا چکے تھے اور اسے اب یہ سب برداشت کرنا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اگلی صبح اپنے مہ پر پانی کرنے سے وہ ہوش میں آئی تھی۔ اس نے سو جھی ہوئی آنکھوں سے سامنے دیکھا جہاں فرجاد آنکھوں میں نفرت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ فرجاد کو دیکھتے ہی وہ جود کو اپنے ڈوٹے سے کور کرنے لگی جب فرجاد نے اس کے پاس کپڑے پھٹکے تھے۔

پکرو اور نہا کر پہن کر ابھی باہر او اور میرے لیے کھانا بناؤ۔ اگلے پندرہ منٹ میں مجھے تم نیچے چاہیے ہو ورنہ یاد رکھنا مجھے رات والے روپ میں واپس آنے میں دیر نہیں لگے گی وہ اسے وارن کرتا کمرے سے نکل گیا تھا اور وہ پیچھے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ؟؟

سب کچھ برباد ہو گیا تھا۔ اس کی زندگی اس کی خوشیاں اور اس کا وجود سب برباد ہو گئے تھے سب ختم ہو گئے تھے۔ اپنی حالت پر روتے اسے اچانک فرجاد کی دھمکی یاد آئی تو دکھتے وجود کو بمشکل سنبھالتے وہ اٹھ کھڑی ہوتی درد سے کراہتے ہوئے چھوٹے قدم اٹھاتی واش روم میں بند ہو گئی تھی۔

غسل کرتے وقت اس نے اپنے جسم کو اپنے ہونٹ اور گردن کو مسل مسل کر دھویا تھا ایسے جیسے وہ اپنے جسم سے رات کی وحشتوں کے نشان مٹانا چاہتی ہو مگر الٹا اور درد ہونے کی وجہ سے وہ بے بسی سے نیچے بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اس کی زندگی زندگی کم جہنم زیادہ بن گئی تھی ہر رات وہ فرجاد کی وحشتیں اور شدتیں برداشت کرتی اور اگلے دن سارے گھر کے کام کرتی اور زرا سی غلطی پر اسے فرجاد سے مار پڑتی آئے روز اسے مارنا تو جیسے فرجاد کا معمول بن گیا تھا پھر چاہے وہ منہ پر تھپڑ ہوں یاں بیلٹ سے جسم پر نیل کے نشان چھوڑنا۔ وہ گھٹ گھٹ کر زندگی گزار رہی تھی۔ فرجاد نے واقع سہی کہا تھا وہ اب سچ میں موت مانگتی تھی مگر موت بھی کہاں آتی ہے۔ اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ آخر اس کا قصور کیا تھا۔ اسے پورے دن میں صرف ایک روٹی ملتی تھی وہ بھی سوکھی بنا کسی سالن کے ساتھ جسے وہ پانی کے ساتھ کھاتی تھی۔ چار ماہ میں وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی تھی آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے اور جسم پر نیل کے نشان بے تحاشہ تھے۔ وہ زندہ لاش بن کر رہ گئی تھی۔

.....

فرجاد مجھے بلڈ کی ضرورت ہے اور یہاں سے مل نہیں رہا پلیز کچھ کرو میری ایچ بی بہت لو ہو گئی ہے اور اس کی وجہ سے مجھے چکر بھی آتے ہیں بخار بہت رہتا ہے۔ پلیز کچھ کرو کہیں سے خون کا بندوبست کر دو۔

فرجاد کائنات کے ساتھ کال پر بات کر رہا تھا اور وہ اسے خون کا انتظام کرنے کو کہہ رہی تھی۔ کائنات میں کرتا ہوں کہیں سے آرینج بلڈ۔ پر ہے کون سا گروپ تمہارے بلڈ کا؟؟ فرجاد کے کہنے پر کائنات دوسری جانب بیٹھی مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اے گروپ ہے میرا پر تم ڈھونڈنا شروع گھر سے ہی کرنا کیا پتا گھر سے ہی مل جائے۔ وہ شاطر انداز میں مسکراتی بولی۔ اوکے میں دیکھتا ہوں۔ وہ اسے کہتا فون کاٹ گیا تھا جبکہ وہ دوسری طرف کھل کر ہسی تھی۔

ایک ہفتہ پہلے وہ گئی تھی فرجاد کے گھر وہیں سے وہ عنیزہ کا ایک بال لے آئی تھی اور اس بال سے اس نے عنیزہ کا بلڈ گروپ چیک کروایا تھا جو کہ اوپوزیٹ تھا۔ اس نے اپنی چال چلی تھی اس نے اچھے سے عنیزہ کی حالت دیکھی تھی کہ کیسے وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی ہوئی تھی اور یقیناً اس میں خون کی کمی بہت ہو گی۔

اسی لیے اس نے جان بوجھ کر یہ ڈرامہ کرتے فرجاد کا دیہان عنیزہ کی جانب کیا کیونکہ وہ جانتی تھی او گروپ والے کسی کو بھی بلڈ ڈونیٹ کر سکتے ہیں اور اسے یہ بھی اچھے سے پتا تھا کہ فرجاد تو عنیزہ کو اور تکلیف دینے کے لیے اسے فوراً ہسپتال لے آئے گا خون نکالنے کے لیے بنایہ دیکھے کہ اس میں خون ہے یا نہیں۔

www.kitabnagri.com

اس سب سے کائنات کو ڈھیروں سکون ملنا تھا اور پھر خون کی کمی جب عنیزہ میں کچھ زیادہ ہی ہو گی تو ظاہر سی بات ہے وہ جلدی ہی مرے گی۔

.....

Posted On Kitab Nagri

اے لڑکی بات سنو! فرجاد نے کچن میں جاتے اسے پکارا تھا۔ ج..جی! عنیزہ نے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔
- بلڈ گروپ کیا ہے تمہارا؟؟ فرجاد کے سوال پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔ دیکھ کیا رہی ہو سیدھی
طرح بات کا جواب دو۔

اسے یوں خود کو حیرت سے دیکھتا دیکھ وہ بولا جس پر عنیزہ فوراً نظریں جھکا گئی تھی۔ اوپوزیٹو۔ عنیزہ نے
آہستہ آواز میں کہا۔ گڈ تو چلو پھر میرے ساتھ تمہیں کائنات کو بلڈ دینا ہے۔ وہ اسے کہتا ساتھ اس کی
کلائی پکڑے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ م.. مگر میں کیسے دوں گی؟؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگی۔
کیوں تم کیوں نہیں دے سکتی؟؟ فرجاد نے اسے گاڑی کے پاس لے جا کر چھوڑتے آنکھیں چھوٹی کیے
پوچھا۔ م.. مجھ میں کہاں آپ کو خون نارمل مقدار میں لگ رہا ہے؟؟ اس نے سر جھکائے پوچھا۔
جتنا بھی ہو کائنات کے لیے بہت ہو گا۔ وہ اسے کہتا گاڑی میں بیٹھا چکا تھا اور وہ چپ چاپ بیٹھ گئی کیونکہ
بہس کرنے سے کون سا اس نے مان جانا تھا لٹا اسے ہی مار پڑنی تھی۔

.....
www.kitabnagri.com

سوری مسٹر فرجاد پر ہم ان کا خون نہیں نکال سکتے۔ ڈاکٹر نے عنیزہ کا بلڈ ڈونیٹ کرنے سے پہلے چیک
اپ کرتے کہا۔ مگر کیوں؟؟ فرجاد نے حیرت سے پوچھا۔ پہلی بات تو یہ کہ ان کو خود خون کی بہت کمی
ہے ان سے بوتل نکالنے کی نہیں بلکہ ان کو بوتل لگنے کی ضرورت ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ
پریگنٹ ہیں اور پریگنٹسی میں ہم ان کا خون نہیں نکال سکتے۔

Posted On Kitab Nagri

ڈاکٹر کی بات پر اسے حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی بیک وقت ہوئی تھیں۔ کیا سچ میں؟؟ اس نے خوشی سے پوچھا۔ جی بلکل مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ اپنی بیوی کا خیال نہیں رکھتے۔ ان کی حالت دیکھیں کہاں سے لگتا ہے کہ وہ ایک بے بی کو پیدا کر پائیں گی۔

ان کی ڈائٹ اچھی کریں اور پلیز پہلے ان کی خون کی کمی پوری کریں۔ ڈاکٹر کی بات پر وہ فوراً ہاں میں سر ہلا گیا۔ پھر اس نے اپنے سیکٹری سے کہہ کر تین بوتل خون کا انتظام کروایا تھا جس میں سے ایک اس نے کائنات کے لیے منگوائی تھی اور دو عزیزہ کے لیے۔

بچے کی پیدائش کا سن کائنات نے بہت دیر لگایا تھا کہاں وہ اس عزیزہ سے پیچھا چھڑا رہی تھی اور کہاں اب اس کی اولاد بھی آنے والی تھی مگر فرجاد اس بار بھی اسے مناچکا تھا۔ عزیزہ کی زندگی میں زیادہ نہیں مگر کچھ حد تک آسانی آئی تھی دن میں دو وقت روٹی ملتی اب اور فرجاد کی مار میں کمی آئی تھی۔

بلکل ختم نہیں ہوا تھا اس کا ظلم پر کچھ حد کم ہوا تھا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ بچہ پیدا ہوتے ہی پھر سے زندگی حرام ہو جانی تھی مگر جو بھی تھا وہ خوش تھی اپنے بچے کا سوچ کہ چلو اس کی زندگی گزارنے کی کوئی تو وجہ بنی۔

(حال)

Posted On Kitab Nagri

شادی ختم ہوئے دو دن گزر گئے تھے ان دونوں میں معصومہ اور عارش میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ کل ان کی واپس روانگی تھی اس لیے ملائکہ کے اور ساجدہ جو ملنے آئی تھی ان دونوں کے ساتھ مل کر انہوں نے پارک جانے کا پلان بنایا تھا۔

مریم، معصومہ، پریزے، کنزہ، ساجدہ اور ملائکہ سب مل کر گئی تھیں گھومنے پھرنے۔ کسی بھی لڑکے کو وہ اپنے ساتھ نہیں لے کر گئی تھیں۔ ملائکہ کی پریگنٹسی کو چوتھا منتھ تھا اس لیے گھر کی بڑی خواتین اسے جانے سے منع کر رہی تھیں مگر ملائکہ کا جانے کو بہت دل تھا اس لیے وہ اسے اپنا خیال رکھنے کی تلقین کرتی مانی تھیں۔

ان سب کا ارادہ چڑیا گھر اور پارک جانے کا تھا۔ چڑیا گھر گھوم پھر کر وہ سب اب پارک میں انجوائے کر رہی تھیں۔

یار چلو نہ سب لوگ گول گپے کھانے چلتے ہیں۔ ملائکہ کے کہنے پر اسے سب نے گھور کر دیکھا تھا۔ بھابھی آپ نہ پکنک پر تو بہانے سے آئی ہیں اصل مقصد تو آپ کا باہر نکل کر چٹ پٹی چیزیں کھانا تھا۔ معصومہ نے آنکھیں چھوٹی کیے کہا جس پر باقی سب نے اس کی بات پر ہامی بھری تھی۔ ان سب کا ملائکہ کو گھورنا بنتا تھا کیونکہ ملائکہ بی بی جب سے پکنک پر آئی تھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد کوئی نہ کوئی چٹ پٹی چیز لے کر کھا رہی تھی۔ یار پلیز نہ تم لوگ تو سمجھو مجھے۔

Posted On Kitab Nagri

میری حالت ایسی ہے کہ میرا دل کرتا ہے یہ سب کھانے کو۔ گھر میں تو تم لوگوں کا بھائی اور میرا میاں جو ہے وہ بھی نہیں کچھ لا کر دیتا اور امی الگ سے پرہیض بتاتی ہیں۔

ملائکہ معصوم منہ بنائے بولی اور اس کے یوں منہ بنانے پر ان سب کو اس پر ترس آ بھی گیا تھا۔ چلیں پھر چلتے ہیں گول گپے کھانے۔ مریم کے بولنے پر ملائکہ نے بڑی سے مسکراہٹ چہرے پر سجائی تھی۔

.....

وہ سب گول گپوں کا آڈر دے چکی تھیں اور ابھی وہاں پر پڑی چیئرز پر بیٹھیں ہسی مزاق کر رہی تھیں کہ تبھی ان کے پاس سے ایک لڑکا گزرتا انہیں چھڑنے کے لیے کچھ اس انداز میں گانا گارہا تھا۔
پیار ہو جائے مجھے پیار ہو جائے کسی سے پیار ہو جائے۔ مجھے میرے امی ابو سے پیار ہو جائے۔ لڑکے کہ یوں پاس سے گزرتے ان کی طرف دیکھ کر گائے گئے اس گانے سے انہیں پتا تو چل گیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ایسے گا کر انہیں چھیڑ رہا ہے مگر وہ سب چپ رہیں سوائے معصومہ کے۔

جوتیوں کی کمی ہو تو بہت کچھ کھانا پڑتا ہے۔ معصومہ نے اس لڑکے کے گانے پر اونچی آواز میں ہی اپنا نیا گانا ایجاد کرتے گایا تھا۔ جس پر سب نے اسے گھور کر دیکھا تھا مگر آگے سے معصومہ کے مسکرا کر شرارتی انداز میں آنکھ و نک کرنے پر وہ سب ہس پڑی تھیں۔ معصومہ تم پٹوگی کسی دن۔

Posted On Kitab Nagri

کنزہ نے ہستے ہوئے کہا جس پر معصومہ نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ مریم یار تصویر بناو سڑو آپی کنزہ کی کیونکہ یہ ہسی ہیں ابھی ابھی۔ معصومہ کے ڈرامائی انداز میں کہنے پر کنزہ نے اسے آنکھیں دیکھائی تھیں۔

ساجدہ باجی آپ آج رات رہو گی نہ یاں پھر بھائی لے جائیں گے؟؟ پریزے نے اچانک ساجدہ سے پوچھا۔ نہیں یار میں کل جاؤں گی۔ نوید کا میسج آیا تھا کہ وہ مجھے صبح لینے آرہے ہیں۔ ساجدہ کے جواب پر وہ سب مسکرائی تھیں۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے رات کو سب کنزہ مل کر باتیں کریں گے۔ مریم نے خوش ہوتے کہا جس پر باقی سب بھی ہاں میں سر ہلانے لگیں۔ باتوں کے درمیان ان کے گول گپے آچکے تھے اور وہ سب اپنی اپنی پلیٹ لیتیں گول گپے انجوائے کرنے لگیں۔

اسے فرجاد کا سیکرٹری لینے آیا تھا کیونکہ اسے فرجاد نے بھیجا تھا۔ آج اس کی ڈاکٹر کے پاس اپوٹمنٹ تھی اور فرجاد کی اہم میٹنگ تھی تو اس نے اپنے سیکرٹری کو اسے لینے بھیج دیا تھا تا کہ وہیں سے اسے ہاسپٹل لے جائے۔

وہ آفس کی بلڈنگ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جبکہ سلال کو اس نے کندھے سے لگایا ہوا تھا۔ بلڈنگ بہت پیاری تھی دیکھنے سے ہی پتا چلتا تھا کہ وہ واقعہ بہت بڑی ڈریس ڈیزائنز کی کمپنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر طرف اسے مختلف رنگ برنگے ڈیزائنڈ کپڑے، فراک اور لہنگے لٹکے نظر آرہے تھے۔ سیکرٹری اسے سیدھا فرجاد کے آفس روم میں خود چھوڑنے آیا تھا۔ آفس روم بالکل خالی تھا شاید فرجاد میٹنگ میں تھا۔

میم میں سلال کو لے جاؤں؟؟ سیکرٹری جس کا شاید سلال سے کھلنے کو دل کر رہا تھا جھجھکتے ہوئے عنیزہ سے پوچھنے لگا۔ جس پر اس نے مسکرا کر سلال کو اسے پکڑا دیا تھا اور وہ سلال کو لیتا آفس سے نکل گیا۔

وہ کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی فرجاد کا مگر وہ نہیں آیا تھا۔ اس کی صبح سے طبعیت کچھ زیادہ ہی خراب تھی اس لیے ابھی بھی بیٹھے ہوئے اسے اچانک الٹی آئی تو وہ بھاگ کر آفس روم کے ساتھ اٹیچ واش روم میں گھس گئی تھی۔

الٹی کر کے منہ دھونے کے بعد وہ واش روم سے نکلنے لگی تو اسے آفس روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اس کے قدم دروازہ کھلنے کی آواز پر نہیں رکے تھے بلکہ کائنات کی آواز پر رکے تھے جو فرجاد کے ساتھ آفس میں داخل ہوتی اس سے باتیں کر رہی تھی۔

..... :..... :..... :..... :.....

فرجاد تم آخر کب کر رہے ہو مجھ سے شادی؟؟ کب اس عنیزہ کو دور کرو گے ہماری لائف سے؟؟ کائنات کے سوال پر واش روم میں بند عنیزہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔ بس کچھ ماہ اور کائنات پھر

Posted On Kitab Nagri

میں تمہاری اور اپنی شادی اناؤس کر دوں گا اور ایک اور گڈ نیوز تمہارے لیے میں عنیزہ کو بھی طلاق دے دوں گا۔

فرجاد نے اسے اس کے کندھے سے تھامتے کہا جبکہ اس کے جواب پر اندر کھڑی عنیزہ کونا جانے کیوں اچانک کھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔ اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا اس بات پر کہ فرجاد جلد اسے ازاد کر دے گا۔ اسے ہوئی تھی خوشی مگر جس حد تک ہونی چاہیے تھی اتنی نہیں ہوئی تھی۔ کتنے ماہ؟؟

کائنات نے اگلا سوال کیا۔ یہی کوئی چھ ماہ تک۔ فرجاد کے جواب پر جہاں کائنات خوش ہوئی تھی وہیں عنیزہ کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔ یعنی وہ شخص اپنی بات پر اڑا ہوا تھا وہ واقع اس سے اس کے بچے الگ کر دینے والا تھا۔ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی اچانک آنے والی ہچکی کو روک گئی تھی۔

اوکے ٹھیک ہے مشکل سے سہی پر میں گزار لوں گی یہ عرصہ بھی جیسے پہلے ایک سال اور سات ماہ گزارے ہیں۔ کائنات کے جواب پر وہ محظ مسکرایا تھا۔ اوکے تو میں چلتی ہوں مجھے میری دوست سے ملنے جانا ہے۔

www.kitabnagri.com

وہ کہتی اپنا بیگ کندھے پر ڈالے افس روم سے نکل گئی تھی۔ عنیزہ تو اندر رونے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے باہر نکلنے کا یاد ہی نہ رہا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد سیکرٹری سلال کو لیے آفس میں آیا تھا۔ سر سلال صاحب سو گئے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

سیکرٹری سوئے ہوئے سلال کو احتیاط سے تھامے اندر اتا بولا جبکہ سلال کو یہاں دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی۔

..... :::: :::: :::: :::: :::: ::::

سلال یہاں کیسے؟؟ اور عنیزہ کہاں ہے؟؟ وہ سلال کو تھام کر نرمی سے صوفے پر لٹاتا سیکرٹری سے پوچھنے لگا۔ سر یہیں تھیں افس میں۔

سیکرٹری کے جواب پر اس کا دیہان واش روم کی طرف گیا تھا۔ اوکے تم جاو۔ فرجاد کے کہنے پر سیکرٹری اوکے سر کہتا افس سے نکل گیا تھا۔ وہ سلال کو ایک نظر دیکھتا واش روم کی جانب بڑھا تھا۔ لوک کھولنے پر آسانی سے کھل گیا تھا اور اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو سامنے واش بیسن پر وہ منہ دھور ہی تھی۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟ فرجاد کی اپنے پاس سے اچانک آواز سن کر وہ ایک پل کے لیے کانپ گئی تھی۔

وہ مجھے ووٹنگ ہو رہی... رہی تھی۔ اس لیے وہ واش روم میں آئی تھی۔ عنیزہ نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔ اوکے آجاو باہر اب ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے۔ فرجاد کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتی اس کے پیچھے ہی باہر نکلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی اس نے واش روم سے باہر تین چار قدم ہی رکھے تھے کہ اس کا سر بری طرح چکر آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی فرجاد جو اچانک اس کی جانب پلٹا تھا اسے گرتا دیکھ فوراً اس کی کمر کے گرد بازو ہائل کرتے اسے تھام گیا تھا۔

عنیزہ! عنیزہ! آنکھیں کھولو! وہ اس کے چہرے کو تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا مگر عنیزہ کو ہوش نہیں آیا تھا۔ یوں اچانک اس کے بے ہوش ہونے پر اسے فکر ہوئی تھی۔

ایک ہاتھ سے عنیزہ کو تھامے دوسرے سے اس نے اپنے سیکرٹری کو کال ملتے اسے آفس بلایا تھا۔ سیکرٹری کے اتے ہی وہ اسے سلال کو لانے کا کہتے خود عنیزہ کو گود میں اٹھائے آفس سے نکلا تھا۔ آفس کے تمام ور کرنے حیرت سے اس کی گود میں اس لڑکی کو دیکھا تھا۔

اور زیادہ حیرت انہیں سیکرٹری کے ان کے پیچھے بچہ اٹھا کر لے جانے پر ہوئی تھی۔ آخر وہ کون تھی؟؟ کیا رشتہ تھا اس کا فرجاد سے اور بچہ کون تھا؟؟ یہ سب سوال وہاں موجود سب کے دماغ میں چل رہے تھے خاص کر وہاں کی لیڈیز ور کر کے۔

www.kitabnagri.com

.....

پارک میں سب نے بہت انجوائے کیا تھا۔ سب سے زیادہ مزہ جس چیز میں سب کو آیا تھا وہ تھا کپلز کو پکڑنا۔ وہ ہر جگہ دیہان رکھ کر ایسے کپلز کو ڈھونڈتیں جسے دیکھتے ہی پتا چل جاتا کہ وہ کپل ڈیٹ پر آیا ہے اور چھپ کر آیا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پھر وہ ان کپلز پر کمٹ پاس کرتی اور جان بوجھ کر ان کے پاس سے گزرتیں انہیں تنگ کرتیں۔ اتنا تنگ کرتیں کہ آخر وہ کپلز ہی اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ یار آپ ہر طرف کپلز دیکھ کر مجھے میرے شدید کنوارے ہونے کی شدید فیلنگ آرہی ہے۔ مجھے نہیں پتا میری شادی کرواؤ مجھے بھی شادی کرنی ہے۔

معصومہ کے اندر کا کیڑا جاگا تھا اور وہ جان بوجھ کر انہیں تنگ کرنے کو بولی۔ وہ اپنے اور عارش کے نکاح کو سرے سے بھلائے بیٹھی تھی۔ ہاں ہماری بعد میں کریں گے تیری پہلے ہونی چاہیے۔ کنزہ کی بات پر وہ دانت دیکھانے لگی۔ مجھے نہیں پتا مجھے کرنی ہے شادی ڈھوند کوئی شاہ زادہ میرے لیے۔

میری شادی کروا کیونکہ میرے بچوں سے زیادہ ویٹ نہیں ہو رہا نیچے آنے کے لیے۔ اور وہ تب ہی آئیں گے جب ان کے بابا ملیں گے۔ معصومہ کی باتوں پر وہ سب توبہ کرتیں اس پر ہسی تھیں۔ ڈھوندتے ہیں پہلے تمہارا رشتہ ہی ڈھونڈتے ہیں۔ پر ریزے نے ہستے ہوئے کہا جس پر وہ شرمانے کی ایکٹنگ کرنے لگی۔

اسے شوق نہیں تھا شادی کا نہ ہی وہ کوئی ترسی ہوئی تھی بس کبھی یوں ہی سب کو ہسانے کے لیے یاں تنگ کرنے کے لیے ایسے ہی بول دیتی تھی۔ جس پر سب اسے شدید ترسی عورت کہتے تھے۔

وہ سب اپنی پکنک انجوائے کرتیں واپس گھر روانہ ہو چکی تھیں۔ ان کا آج کی رات بھی نہ سونے کا ارادہ تھا کیونکہ کل سب نے چلے جانا تھا تو وہ اپنا لاسٹ ڈے اور نائٹ انجوائے کر کے یادگار بنانا چاہتے تھے۔

..... ::::

Posted On Kitab Nagri

آپ کو علم بھی ہے کہ کس قدر کمزور ہیں آپ کی وائف۔ ان کی کنڈیشن دیکھیں اس طرح سے وہ کیسے بے بی کو دنیا میں لاسکتی ہیں۔

پلیز مسٹر فرجاد اپنی بیوی کا خاص خیال رکھیں۔ انہیں سب سے پہلے تو روز خون کی بوتل لگوائیں اور ان کی ایچ بی پوری کروائیں۔ کھانے پینے کا خیال رکھیں ان کا اور انہیں ٹینشن سے دور رکھیں۔

یہ سب کچھ ان کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ انہیں خوش رکھیں بس۔ ڈاکٹر کی ساری باتیں اور ہدایات وہ غور سے سنتا ہاں میں سر ہلا رہا تھا۔ باقی سب تو ٹھیک تھا مگر وہ اسے خوش کیسے رکھتا اب۔

خیر جو بھی تھا کچھ تو کرنا تھا اسے اپنی اولاد کے لیے۔ وہ ڈاکٹر کا شکریہ کہتا عنیزہ کے دیسچارج پیپرز بنوانے چل پڑا۔ سیکرٹری ابھی بھی اس کے ساتھ تھا۔ سلال کو وہی پکڑے ہوئے تھا۔

رات کے وقت سب کزنز لڑکے اور لڑکیاں مل کر مختلف گیمز کھیلتے اور ہسی مزاق کرتے اپنا وقت یاد گار بنا رہے تھے جبکہ تمام بڑے سوچکے تھے انہیں ان کے ہال پر چھوڑتے۔ اج حیرانگی والی بات تو یہ تھی کہ عارش صاحب بھی شامل تھے ان کے ساتھ۔ اور فل گھل مل رہے تھے۔

اسے ہستا مسکراتا دیکھ معصومہ کو تو جیسے ہارٹ اٹیک آنے والا تھا۔ خیر رات دو سے تین بجے کے قریب سب نے اپنی محفل ختم کرتے سونے کا فیصلہ کیا اور وہیں لاونچ میں نیچے دریاں بیچھاتے سونے لگے۔ لڑکیاں ایک طرف جبکہ لڑکے ان سے تھوڑے سے فاصلہ پر اپنی دریاں گدے بیچھاتے سو گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

تقریباً ایک گھنٹے بعد معصومہ جسے ایک جگہ ٹک کر سونے کی عادت نہ تھی پر سہلے مارتے مارتے لڑکوں کی سائڈ پر چلی گئی تھی۔ عارش جو اسی سائڈ پر لیٹا تھا اور کچی نید میں تھا اچانک خود پر وزن محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولیں تو معصومہ کو اپنے پاس دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی۔

وہ اس کے اوپر ایک بازو اور ایک ٹانگ رکھے فل اس پر چڑھی سو رہی تھی۔ اس کو یوں خود سے چمٹ کر سوتا دیکھ عارش کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔ کیونکہ اس کی سائڈ معصومہ کی طرف ہی تھی اس لیے معصومہ کا سوتا ہوا معصوم چہرہ اس کی نظروں کے بلکل سامنے تھے۔

وہ محبت سے اس کے چہرے کو تکتے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر جھولتی آوارہ زلفوں کو پیچھے کر رہا تھا۔ اسے اس وقت یہ لمحہ دنیا کا سب سے خوبصورت لمحہ لگا تھا۔ تھوڑا سا چہرہ آگے کرتے اس نے ہلکے سے معصومہ کے ماتھے کو لبوں سے چھوا تھا۔

اپنی محبت کی پہلی مہر اس نے اس کے ماتھے پر دیتے اپنی محبت کی پاکیزگی ظاہر کی تھی۔ اگر معصومہ ہوش میں ہوتی اور اس کو چاہتی ہوتی تو اس وقت وہ خود کو دنیا کی خوش قسمت اور معتبر عورتوں میں شامل سمجھتی۔

تقریباً آدھا گھنٹہ اس نے یوں ہی بنا نظروں کا زاویہ بدلے اس کے چہرے پر نظریں ٹکا رکھی تھیں۔ یہ لمحے بھی قسمت سے ملتے ہیں کہ محبوب سامنے ہو آپ کا محرم بھی ہو اوپر سے بنا کسی مداخلت کے اسے دیکھنے کا موقع بھی ہو تو عاشق کے لیے وہ لمحہ وہ وقت دنیا کی قیمتی اور مہنگے وقتوں میں ہوتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا دل تو نہیں تھا اسے دور کرنے کا مگر مجبوری تھی کیونکہ فجر کا ٹائم تھا کوئی بھی آسکتا تھا اور پھر یہاں پر سوئے لوگوں میں سے بھی کسی کی آنکھ کھل سکتی تھی۔ وہ آہستہ سے اس کے بازو اور ٹانگ کو خود پر سے اتارتے کھڑا ہوا اور بنا کوئی آواز کیے اس نے معصومہ کو اپنے بازوؤں میں بھرا تھا۔

اس کے گود میں اٹھانے سے معصومہ نے تھوڑا سا ہلتے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپاتے اس کے گرد بازو باندھے تھے۔ عارش نے معصومہ کی اس حرکت پر اپنی آنکھیں زور سے بند کیں تھیں۔ وہ لڑکی تو اس کا ضبط آزمایا ہی تھی۔ اس کی انہیں اداؤں نے تو پہلے ہی اسے پاگل اور دیوانہ کیا تھا۔

انہیں اداؤں پر تو اس نے اپنا ہارا تھا۔ خیر خود پر اور اپنے جذبات پر قابو کرتے وہ اسے لیے لڑکیوں کی طرف آیا اور اسے اینڈ پر جا کر لٹا دیا تاکہ اگر وہ اب ادھر ادھر ہو تو لڑکوں کی طرف نہ آئے کیونکہ اب اس کے آگے باقی لڑکیاں تھیں۔ وہ اسے لٹا کر خود بھی واپس آتا اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔

اسے نید اب کہاں آئی تھی وہ سر کے نیچے بازو رکھتا چھت کو گھورتے ہوئے معصومہ کو سوچنے لگا۔ اسے سوچتے ہوئے عارش کے چہرے پر مسکراہٹ نمایاں تھی۔

.....

فرجاد نے عنیزہ کی کئیر کے لیے ایک ملازمہ اضافی رکھ دی تھی جس کا کام ہی عنیزہ کا خیال رکھنا تھا۔ عنیزہ کو تو حیرت ہوتی تھی فرجاد کی ان مہربانیوں اور نرمی پر مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ سب اپنے بچے کے لیے کر رہا ہے اس کے لیے نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے لیے رکھی گئی ملازمہ جس کا نام کوثر تھا اسے سیب کاٹ کر دے رہی تھی جسے وہ دل مار کر کھا رہی تھی۔ بی بی جی آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ کوثر کے پوچھنے عنیزہ نے اسے دیکھا۔ ہاں جی پوچھو۔ عنیزہ کے اجازت دیتے ہی وہ سیب کی پلیٹ رکھتی سیدھی ہوئی۔

آپ کو کیا لگتا ہے بی بی جی کہ کیا ہو گا بیٹا یا بیٹی؟؟ کوثر کے سوال پر اس نے ترپ کر اسے دیکھا تھا۔ کیا مطلب کیا ہو گا انشا اللہ بیٹا ہو گا۔ اللہ نہ کرے بیٹی ہو۔ عنیزہ کے کہنے پر ملازمہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔ ایسے کیوں بول رہی ہیں آپ؟؟ بیٹیاں تو رحمت ہوتی ہیں۔

کوثر کی بات پر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔ جانتی ہوں کوثر مگر میں کہتی ہوں بیٹی نہ ہو۔ وہ زمین کو دیکھتی اپنی سوچ میں گم بولی۔ وہ کیوں؟؟ کوثر نے کے پوچھنے پر جہاں اس نے لمبا سانس اپنے اندر اتارا تھا وہیں فرجاد جو ابھی آیا تھا مگر اس کی بیٹی نہ ہو والی بات پر رک گیا تھا اسے بھی اس کے جواب کا انتظار تھا۔

کیونکہ میں نے سنا ہے کوثر کہ بیٹیوں کی قسمت ماں پر جاتی ہے اور وہ اپنے باپ کا بویا کاٹی ہیں۔ اگر میری بیٹی ہوئی اور اگر اس کی قسمت بھی میرے جیسی ہوئی تو میں تو مر جاؤں گی۔ میں نے خود پر ہوئے ظلم برداشت کر لیے مگر اپنی اولاد کی تکلیف مجھ سے دیکھی نہیں جائے گی۔

وہ روتے ہوئے بولتی باہر کھڑے فرجاد کو ساکت کر گئی تھی۔ ایسے نہیں سوچتے بیٹا۔ یہ تو قسمت ہوتی ہے۔ آپ کی امی نے کونسا اس طرح کی زندگی گزاری ہو گی جو ہم کہیں کہ ماں کی قسمت آپ کو ملی۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں یہ تو بس اپنی اپنی قسمت ہے۔ کوثر خالہ کے سمجھانے پر وہ کچھ نہ بولی تھی جبکہ باہر کھڑا فرجاد چپ چاپ وہاں سے واپس مڑ گیا تھا۔

.....

وہ سب گھر پہنچ کر اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے گئے تھے ان سب کی تورات کی نید پوری نہیں ہوئی تھی جبکہ بڑے سب بھی سفر سے تھک گئے تھے۔

سب اپنی نید پوری کرتے اٹھے تو مرد حضرات اپنے بزنس کی فائلز لے کر بیٹھ گئے تھے اور خواتین کچن میں گھس گئی تھیں۔ معصومہ سب سے آخر میں سوکرا اٹھی تھی اور اپنی آنکھیں ملتی وہ نیچے آئی تو سامنے صوفے پر بیٹھی دادی کی گود میں سر رکھتے پھر سے لیٹ گئی۔

معصومہ اٹھو بیٹا منہ دھو اور یہ چائے عارش کو دے آؤ۔ امی کے بلانے پر وہ برے برے منہ بناتی اٹھ کھڑی ہوئی اور کچن میں جا کر سنک پر منہ دھوتے وہ سیدھی ہوئی تو کچھ حد تک اس کے ہوش آیا تھا۔ وہ چائے پکرتی عارش کے کمرے کی جانب چل پڑی۔

.....

کمرہ ناک کرتے وہ اندر آئی تو عارش کو بیڈ پر لیٹے پایا۔ عارش بھائی یہ لیں اپنی چائے۔ وہ اس کے بیڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتی بولی جبکہ اس کے پھر سے بھائی کہنے پر عارش نے اسے گھورا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہے گھور کیوں رہے ہیں؟؟ میں نے اب کیا کیا ہے؟؟ عارش کے گھورنے پر اس نے نا سمجھی سے عارش کو دیکھتے کہا۔ معصومہ تم میرے نکاح میں ہو۔ میں تمہارا بھائی نہیں رہا اب۔ عارش کے سخت لہجے میں کہنے پر وہ ماتھے پر زور سے ہاتھ مار گئی۔ اوہو میں بھول گئی تھی۔

معصومہ نے افسوس کرتے کہا جبکہ عارش کی آنکھیں اس کی بات پر پوری کی پوری کھلی رہ گئی تھیں۔
وٹ؟؟ معصومہ تم ہمارے نکاح کو بھول گئی؟؟ وہ ساری سیچو نیشن بھول گئی؟؟

وہ بیڈ سے کھڑا ہوتا حیرت کی زیادتی سے پوچھنے لگا۔ وہ کیسی لڑکی تھی تین دن پہلے ہوا نکاح بھول گئی تھی۔ ہاں تو بھول گئی نہیں یاد رہا مجھے۔ ویسے بھی یہ نکاح وقتی ہے بہت جلد یہ نکاح ختم ہو جائے گا۔ تو مجھے یاد رکھنا بھی نہیں اسے۔ معصومہ کی بات پر عارش نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تھا۔

کیوں نہیں رہنے والا یہ نکاح؟؟ عارش کے پوچھنے پر معصومہ نے نہ میں سر ہلاتے اس کی عقل پر افسوس کیا تھا۔ اوہو کیونکہ مجھے نہیں رہنا آپ کے نکاح میں۔ اور تمہیں کیوں نہیں رہنا میرے نکاح میں؟؟

www.kitabnagri.com

معصومہ کے جواب پر عارش نے فوراً پوچھا۔ کیونکہ میں کسی سے بھی شادی کر لوں گی مگر آپ سے نہیں۔ میں آپ کے ساتھ رہ ہی نہیں سکتی۔ مجھے تو آپ سے ویسے ہی ڈر لگتا ہے ساری زندگی کیسے گزاروں گی۔ آپ جیسے سڑیل کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی۔ میں تو مریم سے کہتی تھی کہ کوئی بد نصیب ہوگی جس کی شادی آپ سے ہوگی اب خود کو نہیں بنا سکتی بد نصیب۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی ساری باتیں ایک طرف اور یہ بات ایک طرف کی معصومہ درخت سے شادی کر لے گی آپ سے نہیں۔ معصومہ تو فلو فلو میں سب ہی بولے جارہی تھی جبکہ عارش تو حیرت سے اسے سن رہا تھا۔ تم نے کہا کہ تم درخت سے شادی کر لو گی پر مجھ سے نہیں۔ عارش نے حیرت سے پوچھا۔

جس پر معصومہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ تو میری بھی بات سن لو معصومہ کہ اب تو تمہارا نکاح ہو چکا مجھ سے۔ تم جو مرضی کر لو میں اب تمہیں طلاق نہیں دوں گا۔ کیونکہ میں نے ایک ہی بیوی کا سوچ رکھا تھا پھر چاہے وہ جیسی مرضی ہو۔ اب تم سے نکاح ہو گیا ہے تو قسمت کا کھیل پر اب میں یہ شادی نبھاؤں گا۔

جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ گزارہ مشکل ہے پر اس اوکے کچھ میں کمپر و مائز کر لوں گا اور بہت سی تمہاری عادتیں سدھا دوں گا۔ عارش نے اپنے ٹانگ اونچی رکھتے کہا۔ جبکہ عارش کی باتوں پر معصومہ کا تو دل ہی بیٹھی جارہا تھا۔ آپ مزاق کر رہے ہیں نہ؟؟ معصومہ نے ایک آس سے پوچھا جس پر عارش نے نہ میں سر ہلایا۔

www.kitabnagri.com

نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے مزاق پسند نہیں ویسے بھی جلد میں بات کروں گا دادا اور بابا لوگوں سے اور پھر رخصتی کی بھی بات کروں گا۔ عارش کی باتوں پر تو معصومہ بے ہوش ہونے والی ہوئی تھی۔ مجھے نہیں کرنی اپ سے شادی۔ آپ نے کہا تھا تب نکاح کے وقت کہ بعد میں سب ٹھیک کر لیں گے۔

Posted On Kitab Nagri

میں نہیں کروں گی آپ سے شادی مجھے طلاق دیں آپ۔ معصومہ رونے والی ہوتی دو بتے دل کے ساتھ بولی۔ بکو اس بند آج کے بعد طلاق لفظ نہ نکالنا منہ سے۔ تمہارا نکاح ہو گیا ہے نہ مجھ سے تو رخصتی بھی میرے ساتھ ہوگی۔

عارش نے اسے ڈانٹے ہوئے کہا اور معصومہ عارش کی رخصتی والی باتوں کا صدمہ جو کب سے برداشت کر رہی تھی اپنے دکھ کی انتہا پر پہنچتی بے ہوش ہوتی زمین پر گری تھی۔

اسے بے ہوش ہوتا دیکھ عارش کو پریشانی اور حیرت ہوئی تھی۔ کیا وہ اس قدر اس سے ڈرتی تھی کہ اس سے شادی کی بات سن کر ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔ عارش نے اسے دیکھتے سوچا پھر اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹاتا اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا جس سے وہ ہوش میں آئی مگر ہوش میں آتے ہی وہ بیڈ سے اٹھ کر بھاگتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔

اس کے یوں بھاگ کر جانے پر عارش کو بہت ہسی آئی تھی۔ وہ بیڈ ٹیبل کے پاس جاتا چائے کا کپ دیکھنے لگا جو ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ کپ وہیں چھوڑتے وہ واش روم میں گھس گیا تھا۔

معصومہ یہ کیا ہو گیا تیرے ساتھ؟؟ اب کیسے تم عارش سے طلاق لو گی؟؟ اف تم پاگل ہو۔ کیا ضرورت تھی نکاح کا جھوٹ بولنے کی بنا پورا ناول پڑھے؟

پہلے پڑھ لیتی تو پتا چل جاتا کہ ناول میں بھی نکاح ہو گیا تھا ہیر و ہیر وئن کا۔ میں تو ہیر وئن ہوں پر وہ بارش عارش و لن ہے میری لائف کا۔ وہ ہیر و نہیں ہو سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

کل دوپہر سے اسے بہت ٹینشن تھی جب سے عارش نے کہا تھا کہ وہ اسے طلاق نہیں دے گا۔ وہ تو مر کر بھی نہیں سوچ سکتی تھی عارش سے شادی کرنے کا۔ ابھی بھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی خود کو ہی کو س رہی تھی کہ تبھی شہریار اس کے کمرے میں آیا تھا۔

معصومہ تم تیار ہو گئی؟؟ شہریار کے پوچھنے پر وہ سوچوں سے نکلی تھی۔ ہاں میں تیار ہوں۔ وہ اپنا یونی بیگ اٹھا کر کھڑی ہوتی بولی۔ گڈ چلو پھر چلیں آج میں نے تمہیں چھوڑنے جانا ہے۔ شہریار کی بات پر اس کے چہرے پر رونق آئی تھی۔ یعنی آج وہ کھڑوس عارش کے ساتھ نہیں جا رہی تھی۔

کیا سچی تم جاو گے چھوڑنے؟؟ معصومہ اس کے پاس آتی خوشی سے پوچھنے لگی جبکہ اس کی خوشی کو سمجھتے شہریار کھل کر ہسا تھا۔ اف معصومہ میں سوچ رہا ہوں تم کیسے جاتی تھی بھائی کے ساتھ جب ان سے اتنا ڈرتی ہو ان سے اتنی تمہیں الجھن ہے؟ ویسے سوچو اگر تمہاری شادی بھائی سے ہو گئی تو؟؟

تب کیا کرو گی؟؟ کیا حال ہو گا تب تمہارا؟؟ شہریار کے ہستے ہوئے کہنے پر معصومہ نے استغفار پڑھا تھا۔ اللہ اللہ لانت ہے تم پر تمہاری سوچ پر اور تمہاری باتوں پر۔

مجھے نہیں کرنی تمہارے بھائی سے شادی۔ میں زہر کھالوں گی پر ان سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد نہیں کروں گی۔ معصومہ کو تو اچھا بھلا غصہ چھڑھا تھا اس کی بات پر جبکہ اس کے بھرکنے پر شہریار کو حیرت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا اچھا لڑکیوں رہی ہو؟؟ مزاق کر رہا تھا۔ وہ اسے کول ڈائون کرتا بولا۔ اج کے بعد نہ کرنا مزاق اس طرح کا۔ وہ اسے وارن کرنے کے انداز میں انگلی دیکھا کر کہتی کمرے سے نکل گئی جبکہ وہ بھی پیچھے ہی نکلا تھا۔

..... :::: :::: :::: :::: ::::

کیا بات ہے ہیرے کیوں اداس ہو تم؟؟ وہ صبح سے نوٹ کر رہی تھی معصومہ کا بگرا موڈ اس لیے اس سے پوچھنے لگی۔ رانجھے اب تیری ہیریوں ہی اداس رہنے والی ہے۔ وہ کینیڈین ٹیبل پر انگلیوں سے مختلف نقشے کھینچتے اداسی سے بولی۔ اللہ خیر کرے کیا ہوا ہے؟؟ مہوش نے اس کی بات پر پریشان ہوتے پوچھا۔ میرا نکاح ہو گیا ہے وہ بھی خارش سے۔ معصومہ کی بات پر پہلے تو مہوش نے اسے ہونکوں کی طرح دیکھا پھر ایک دم اسے ہسی کا دورہ پڑا تھا۔ ہا ہا ہا بس کر معصومہ آج اپریل فول بھی نہیں ہے جو تو مجھے پاگل بنا رہی ہے۔ وہ بے تحاشہ ہسنے کے دوران بولی۔

www.kitabnagri.com

جبکہ اس کے ہسنے پر معصومہ نے اسے گھورا تھا۔ تمہیں میری باتیں مزاق لگ رہی ہیں یاں میں پاگل لگتی ہوں جو یوں ایسا مزاق کروں گی۔ معصومہ کے سیریس انداز میں کہنے پر مہوش کی ہسی کو بریک لگی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟؟ مہوش نے حیرت اور بے یقینی سے پوچھا۔ اور معصومہ نے اس کی طرف دیکھتے دانت پیسے تھے۔ نہیں میں تو پاگل ہوں اسی لیے بہکی بہکی باتیں کر رہی ہوں۔ تم بے فکر رہو میں جھوٹ ہی بول رہی ہوں۔

وہ غصے سے کہتی اٹھ کر جانے لگی مگر مہوش نے اسے روک لیا تھا۔ ارے ارے ناراض نہ ہو میری ہیرے بیٹھ جا اور بتا کیا بات ہے۔ پوری بات بتا شروع سے کہ آخر تیرا نکاح ہوا کیسے اس کھڑوس کے ساتھ اور تم مانی کیسے؟؟

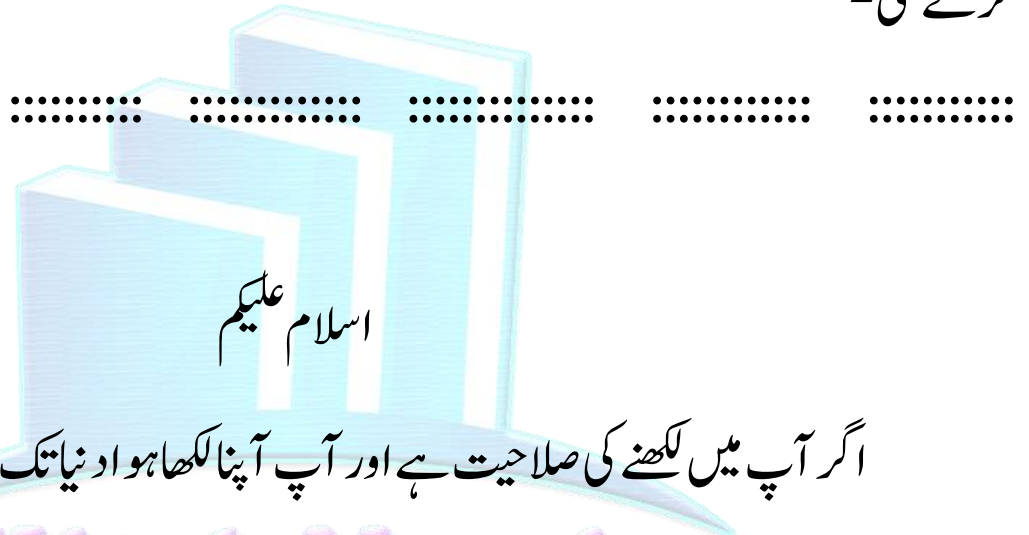
مہوش نے اسے پھر سے بیٹھاتے ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ لیے تھے اور وہ واپس بیٹھتی اسے ساری بات بتانے لگی اور آخر میں اس نے کل والی مزا کرات بھی اس کے گوش گزار کی تھی۔ اللہ اتنی بڑی ٹریجڈی ہو گئی تم لوگوں ساتھ اور تم لوگوں نے کسی کو بتایا بھی نہیں۔ اور یہ عارش بھائی کو کیا ہو گیا آخر جو پہلے تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتے تھے اور تمہیں بیوی بھی قبول کر چکے ہیں۔ مہوش نے ساری بات سنتے کہا۔ مجھے نہیں پتیا رہا بس اتنا پتا ہے کہ میں نہیں رہ سکتی ان کے ساتھ۔ وہ تو پہلے ہی مجھے سکھ سے جینے نہیں دیتے تھے اب تو ان کو کوئی کچھ کہہ بھی نہیں سکے گا۔

معصومہ نے اداس ہوتے کہا۔ اچھا چل اداس نہ ہو اور تم اپنے امی ابو کو ساری بات بتا دو اور ان سے کہہ دو کہ تمہیں نہیں رہنا عارش بھائی کے ساتھ۔ وہ ضرور تمہیں سمجھیں گیں۔

Posted On Kitab Nagri

مہوش کی بات معصومہ کو سہی لگی تھی اسی لیے ہاں میں سر ہلا گئی۔ ویسے یار کر لے ہاں تو عارش بھائی سے ہی شادی کم سے کم تیرا خواب تو پورا ہو گا مجھے دیورانی بنانے والا۔

مہوش نے شرارت سے کہتے اسے چھیرا تھا جس پر وہ غصے سے پاس پڑی کتاب اٹھا کر اس کے کندھے پر مارتی اسے گالیوں سے نوازنے لگی اور مہوش ہستے ہوئے خود کو اس کی مار سے بچانے کی کوشش کرنے لگی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

پریزے کا رشتہ آیا تھا جو کہ سب کو ہی معقول اور اچھا لگا تھا۔ سب بڑے ہی تقریباً اس رشتے پر راضی تھے۔

لڑکا شکل و صورت کا بھی اچھا تھا اور اپنا ہی بزنس تھا ان کا۔ سب خوش تھے اس رشتے سے اگر کوئی خوش نہیں تھا تو وہ تھے پریزے اور علی۔ جہاں یہ رشتہ سب کے لیے خوشی کا سبب بنا تھا وہیں ان دونوں کے سر پر پہاڑ کی طرح گرا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی محبت سے انجان اپنی محبت کو یک طرفہ سمجھ کر اپنے اپنے کمروں میں بیٹھے خود کو اذیت دے رہے تھے۔ پریزے کا رو کر براہال تھا جبکہ علی کی حالت بھی کچھ ایسی تھی۔

اسے افسوس تھا کہ اس نے اظہار محبت کیوں نہیں کیا۔ اگر اظہار کر دیتا تو شاید اسے اس کی محبت مل جاتی اور اگر وہ انکار بھی کر دیتی تو بھی کم سے کم دل مستمعین تو ہوتا کہ میں نے اپنا حال دل تو بیان کیا دل میں رکھ کر تکلیف تو نہیں اٹھائی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں بیٹھے یہی باتیں سوچ رہے تھے۔ آخر دونوں ہی اپنی محبت کا ابھی اظہار کر دینے کا عہد کرتے اپنے کمروں سے باہر نکلے تھے۔

..... :::: :::: :::: :::: :::: :::: ::::

وہ دونوں جو ایک دوسرے کے کمرے کی جانب جا رہے تھے بیچ راہ میں ہی ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے۔ جو اتنا حوصلہ جمع کیا تھا ایک دوسرے کو دیکھتے سب ہوا ہوا تھا۔ وہ پریزے مجھے کچھ کہنا تھا۔ آخر علی نے ہمت کرتے بات کا آغاز کیا۔ جبکہ پریزے کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ جی کہیں۔ اس نے اپنے دھڑکتے دل کو قابو کرتے پوچھا۔ وہ میں کہنا چاہتا تھا کہ وہ... وہ... کہ... کیا آپ اس رشتے سے خوش ہیں؟؟

بڑی ہمت کے بعد بھی وہ جب اظہار نہ کر سکا تو بات کو کوئی اور رخ دے گیا تھا۔ جبکہ اس کے سوال پر پریزے کی ساری خوش فہمیاں دور ہوئی تھیں۔ م... میں سمجھی نہیں! وہ نا سمجھی بھرے تاثرات چہرے پر سجائے بولی۔

www.kitabnagri.com

مطلب کہ کیا آپ خوش ہو اس رشتے سے؟؟ اس نے پھر سے سوال دہرایا۔ اگر نہ بھی ہوئی تو کیا کر لیں گے آپ؟؟ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟؟ پریزے نے اسے اشارہ دینا چاہا۔ کہ شاید اب ہی وہ کہہ دے کہ کیونکہ مجھے آپ سے محبت ہے اور میں تمہیں کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر جواب بالکل الٹ تھا۔ کیوں نہیں پوچھ سکتا کیا؟؟ آپ کا کزن ہوں اس لیے پوچھا اور پھر ویسے بھی لڑکیاں ماں باپ کو انکار کرتی شرماتی ہیں اس لیے میں نے سوچا ایزاے کزن اور فرینڈ میں پوچھ لوں اور پھر اگر انکار کا جواب ہو تو چچی کے کپڑے پہنچا دوں۔

علی کے جواب پر اس کا دل بری طرح توڑا تھا یعنی اسے محبت نہیں تھی اس سے۔ اس لیے اس کی شادی ہونا اس کے لیے بڑی بات نہیں تھی۔ نہیں میں خوش ہوں اس شادی سے۔ وہ بمشکل مسکرا کر بولی۔ کیا تمہیں وہ پسند ہے؟؟ اس نے ایک آخری امید کے تحت پوچھا۔ ہم پسند ہے۔ پر ریزے نے اس کے سامنے خود کو خوش دیکھاتے مسکرا کر کہا۔ وہ اپنے دل کا حال بیان نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ وہ شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

وہ تو کہہ چکی تھی جبکہ علی کو لگا وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا۔ اس نے سوچا تھا پہلے پوچھ لے کہ وہ خوش ہے شادی سے یا نہیں۔ اسے پتا چل سکے کہ وہ رشتے سے خوش ہے یا نہیں۔

تاکہ بعد میں اسے پچھتاوانہ ہو کہ محبوب کی مرضی تو پوچھی نہیں تھی۔ ہاں وہ خوش تھی تو وہ پیچھے ہٹ سکتا تھا۔ اوکے مگر اگر کبھی ضرورت پڑی میری تو مجھے آپ ساتھ پائیں گی۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی نہ سمجھیے گا آپ اکیلی ہیں۔ علی کی باتوں پر اس نے بمشکل آنسوؤں روکے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ کاش یہ الفاظ وہ اس کی محبت میں بولتا وہ سوچ کر رہ گئی مگر اسے کون بتاتا کہ وہ تو پہلے ہی محبت کرتا تھا شاید عشق کرتا تھا مگر انکار کے ڈر سے اظہار نہیں کرتا تھا بلکہ اسی طرح جیسے وہ ڈرتی تھی۔

.....

معصومہ خود میں حوصلہ جمع کرتی امی ابو کے پاس ان کے کمرے میں تھی۔ وہ ان کے کمرے میں بیٹھی الفاظ ترتیب دے رہی تھی کہ تبھی امی ابو سے مخاطب ہوئیں۔

پتا ہے شاہ جی میں نے سوچا تھا کہ کاش میری دونوں بیٹیوں کے رشتے یہیں گھر میں ہی ہو جاتے۔ وہ دونوں آنکھوں کے سامنے رہتیں ساری زندگی بالکل مریم کی طرح جیسے وہ اپنی ماں کی آنکھوں کے سامنے رہے گی۔

کتنا اچھا ہوتا نہ اگر پر ریزے کا رشتہ گھر میں ہی ہو جاتا۔ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتی آنکھوں کے سامنے۔ پر شاید قسمت کو کچھ اور منظور تھا اسی لیے باہر سے رشتہ بھیج دیا۔ امی کی بات پر ابو نے محظہم کہا تھا جبکہ معصومہ جو یہاں عارش اور اپنے نکاح کا بتا کر اس کے ساتھ رخصتی سے انکار کرنے آئی تھی۔

امی کی بات پر اس کے آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بجیں تھیں۔ نہیں ابو بالکل نہیں کزنز کے ساتھ میرج کرنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ ڈاکٹر منع کرتے ہیں۔ بعد میں بہت مسئلے ہوتے ہیں۔ وہ ایک دم صوفے سے کھڑی ہوتی جوش سے بولی تاکہ اپنے ماں باپ کا نظریہ بدل سکے۔

Posted On Kitab Nagri

ابو تو اس کی بات پر مسکرائے تھے مگر اماں کا نظریہ تو نہیں ہاں ان کی آنکھیں ضرور بدلیں تھیں۔ جن آنکھوں میں تھوڑی دیر پہلے نرمی تھی اب وہاں پر معصومہ کے لیے غصہ تھا۔ وہ اسے بری طرح گھور رہی تھیں اور معصومہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اسے غصے سے گھورا کیوں جا رہا ہے۔

جاو جا کر کچن میں دیکھو سالن چڑھایا تھا میں نے۔ امی نے اسے بھیجنے کے لیے کہتے ساتھ اسے آنکھوں سے جانے کا اشارہ بھی کیا تھا۔ جبکہ معصومہ کو پتالگ گیا تھا ابھی صرف بھیجا جا رہا ہے۔ غصہ چھترول اور طعنے بعد میں ملیں گے اس لیے وہ فوراً وہاں سے بھاگی تھی۔

.....

تمہیں کوئی عقل ہے کہ نہیں معصومہ؟؟ یہ بات کرنے والی تھی باپ کے سامنے کہ ڈاکٹر کزن میرج سے منع کرتے ہیں کیونکہ بعد میں مسئلے ہوتے ہیں۔

وہی بات ہوئی جس کا معصومہ کو ڈر تھا۔ پورے آدھے گھنٹے بعد وہ امی کے غصے کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ تو غلط تو نہیں کہا نہ سچ ہی کہا تھا۔ معصومہ ہلکی سی آواز میں احتجاج کرتے بولی۔

بکو اس نہ کرو میرے ساتھ۔ پتا نہیں کب وہ دن آئے گا جب تمہیں عقل آئے گی۔ آنے دو کوئی اچھا سارشتہ بڑی کی بعد میں کروں گی شادی پہلے تمہاری کروں گی۔ امی کی ڈانٹ جو وہ چپ کر کے برے برے منہ بناتی سن رہی تھی کہ ان کے آخری فکرے پر اس کے دانت نکلے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے سچی؟؟ کیا واقع میری شادی کر کے یہاں سے بھیج دیں گے؟؟ وہ خوش ہوتے بولی۔ اسے اور کیا چاہیے تھا کہ اس کی جان عارش سے چھوٹ جاتی۔ جبکہ امی نے اس کے انداز پر ماتھا پیٹا تھا۔

آج فرجاد کے دوست نے آنا تھا۔ فرجاد نے جاتے ہوئے ملازمہ سے کہا تھا کھانا بنانے کا اس لیے ملازمہ کچن میں کھانے بنانے میں مصروف تھی اور عنیزہ باہر لاونچ میں صوفے پر سلال کو لے کر بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی جس پر وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ پاؤں مار تا خوش ہو رہا تھا اور ساتھ خود بھی منہ سے عجیب و غریب سے آوازیں نکالتا اس سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کھانا بنا کر ملازمہ نے جانا تو نہیں تھا مگر اس کو اس کے شوہر کی کال آئی تھی جس نے اسے فوراً گھر آنے کو کہا کیونکہ اس کے بیٹے کو گر کر چوٹ لگ گئی تھی۔ اس لیے وہ عنیزہ کو بتاتی جا چکی تھی جبکہ رات کا وقت ہو رہا تھا اس لیے کوثر بھی چلی گئی تھی۔

وہ وہیں لاونچ میں ہی بیٹھی تھی سلال کو سلا کر وہ اٹھی اور کمرے میں جانے لگی مگر تبھی داخلی دروازے سے فرجاد داخل ہوا تھا اس کے ساتھ اس کا دوست بھی تھا۔ عنیزہ نے پلٹ کر ایک نظر انہیں دیکھا تھا اور نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا مگر پھر تبھی اس نے پھر پلٹ کر دوبارہ دیکھا تھا انہیں۔ اور اس کے چہرے پر خوشی اور آنکھوں میں بے یقینی آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

آپ؟؟ وہ خوشی سے بولی۔ جبکہ محسن بھی اسے یہاں پر حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ عنیزہ تم یہاں کیسے؟؟
محسن نے حیرت اور خوشی سے ملی جلی کیفیت سے پوچھا۔ جبکہ فرجاد نے حیرت سے اس کی خوشی اور
محسن کا اس سے بات کرنا دیکھا تھا۔ نا جانے کیوں اس کو بے تحاشہ غصہ آیا تھا
- غصے کے ساتھ ساتھ اسے جیلیسی بھی فیل ہو رہی تھی۔ عنیزہ! فرجاد نے خود کو نارمل ظاہر کرتے
بمشکل مسکرا کر اسے پکارا۔ جبکہ عنیزہ جو محسن کے سوال کا جواب دینے لگی تھی اس نے فرجاد کی جانب
دیکھا۔

سو گیا ہے نہ سلال تو جاو اسے کمرے میں لٹاؤ جا کر۔ فرجاد کے کہنے پر اس نے سلال کو ایک نظر دیکھتے
ہاں میں سر ہلایا تھا اور وہ سلال کو کمرے میں لٹانے کے لیے چلی گئی تھی۔ محسن جو نا سمجھی سے انہیں
دیکھ رہا تھا اس نے فرجاد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ عنیزہ یہاں کیسے؟؟ محسن کے پوچھنے پر وہ مسکرایا
تھا۔

میری بیوی ہے اور جو اس کی گود میں تھا وہ میرا بیٹا ہے یعنی ہمارا بیٹا۔ اسے خود نہیں پتا تھا کہ کیوں اس
نے پہلی بار یوں عنیزہ کو بیوی کے طور پر متعارف کرایا۔ شاید اسے جلن ہو رہی تھی محسن سے مگر وہ یہ
بات خود بھی نہیں جانتا تھا۔ فرجاد کی بات پر محسن کو حیرت ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

بیوی؟؟ بیٹا؟؟ کیسے؟؟ مطلب عنیزہ تو ابھی بہت چھوٹی ہے نہ۔ کب ہوئی شادی؟؟ محسن کو تو اس کی بات ہضم ہی نہیں ہوئی تھی۔ ہاں وہ اس کے باپ کی موت کے بعد اس کا کوئی نہیں تھا تو پھر بس ہو گئی شادی۔

فرجاد کندھے اچکا کر بولا۔ جس پر محسن نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔ تم دونوں کیسے جانتے ہو ایک دوسرے کو؟؟ فرجاد نے دل میں مچلتا سوال پوچھا۔ میری سسٹر کی دوست ہے عنیزہ۔ بہت آنا جانا تھا اس کا ہمارے گھر۔

مجھے بہت کیوٹ لگتی تھی کیونکہ یہ بہت شرارتی اور من موجی سی لڑکی تھی۔ پھر ان لوگوں نے شہر چھوڑ دیا اور یہاں لاہور آ گئے تو آج ڈھائی سال بعد مل رہا ہوں۔ محسن کے بتانے پر فرجاد بمشکل مسکرایا تھا۔

اسے محسن کی کیوٹ والی بات بری لگی تھی۔ یہ تو اچھی بات ہے۔ خیر تم بیٹھو میں ابھی آیا۔ فرجاد نے اسے بیٹھنے کا بولا تبھی محسن کے موبائل پر کال آنے لگی۔ میں یہ کال سن لوں۔

محسن کے کہنے پر فرجاد ہاں میں گردن ہلاتا اسے ابھی آنے کا اشارہ کرتے خود سیڑھیاں چڑھتا کمرے کی جانب چل پڑا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

عنیزہ سلال کو لٹاتے اسے کور کرتے پیچھے پٹی ہی تھی کہ فرجاد کو اپنے بالکل پیچھے کھڑا دیکھ اس کی چیخ نکلی تھی۔ مجھے دیکھ کر تمہاری چیخ نکلتی ہے اور محسن کو دیکھ بڑی مسکراہٹیں آرہی تھی چہرے پر۔

فرجاد کے چبھتے لہجے پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ مم.. میں سمجھی نہیں۔ عنیزہ کے پوچھنے پر فرجاد نے اسے گھورا تھا۔ تمہیں سمجھانے کا وقت نہیں ہے میرے پاس۔ ابھی اپنی حالت ٹھیک کرو۔ تھوڑا میک اپ وغیرہ کرو۔ کیا سوچے گا وہ کہ میری بیوی اتنی سادی رہتی ہے۔

فرجاد کی بات پر عنیزہ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا۔ کیا اس کی طبعیت ٹھیک تھی جو وہ ایسی عجیب سی باتیں کر رہا تھا۔ منہ کیا دیکھ رہی ہو جاو تیار ہو کر آؤ۔ فرجاد کے غصے سے دوبارہ کہنے پر وہ ایک دم کانپ گئی تھی۔

مم.. میرے پاس نہیں ہے میک اپ۔ وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے بولی جیسے اس کے پاس میک اپ ہونے میں ساری غلطی اسی کی ہے۔ اوہ چلو تم کپڑے چینج کر کے آؤ۔ کوئی ڈھنگ کے پہننا۔

وہ کچھ دیر سوچ کر بولا جبکہ ڈھنگ کہ کپڑوں والی بات پر عنیزہ کا دل تو کیا کہہ دے کہ میں کہاں سے لاؤں ڈھنگ کے کپڑے مگر چپ رہی اور خاموشی سے سر ہلاتی چینجنگ روم میں چلی گئی۔ پانچ منٹ بعد وہ کپڑے چینج کر کے آئی تو فرجاد نے اسے دیکھ ماتھا مسئلہ تھا۔

میں نے تمہیں کہا تھا اچھے ڈھنگ کے کپڑے پہننا۔ فرجاد کے کہنے پر اس نے اپنے کپڑوں کو ایک نظر دیکھا تھا۔ مم.. میرے پاس ایسے ہی کپڑے ہیں۔ وہ اٹکتے ہوئے بولی۔ جبکہ فرجاد تو اس کے کپڑوں کو

Posted On Kitab Nagri

دیکھ رہا تھا جو بالکل بھی اچھے نہیں تھے۔ اس کے گھر کی کام والی کے کپڑے اس سے زیادہ اچھے ہوتے تھے۔

ویٹ کرو یہیں۔ وہ اسے کہتا اپنی کبڈ والی سائیڈ پر گیا اور وہاں سے ایک بلیک لونگ فرائک لے کر آیا۔ جس کے بازو اور گھیرے کے باڈر پر سفید رنگ کے موتیوں کا نفیس سا کام ہوا تھا۔ یہ پہنو جلدی۔ وہ اسے فرائک پکراتا بولا۔

یہ فرائک اس نے اپنے آفس کی کولیکشن میں پسند کی تھی اور کائنات کے لیے لے کر رکھی تھی مگر شاید وہ عنیزہ کی قسمت میں تھی۔ عنیزہ اس سے فرائک لے کر چینج روم میں چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی فرائک سنبھالتی باہر نکلی۔

فرجاد تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔ اس کے گورے بدن پر کالا رنگ بہت بیچ رہا تھا۔ پہلے جو اس کا جسم کمزور ہو گیا تھا مگر یہ دو ماہ فرجاد نے اسے خون کی بوتلیں لگوانے کے ساتھ اس کی صحت کا بہت خیال رکھا تھا ڈاکٹر کے کہنے پر۔

www.kitabnagri.com

اس لیے ابھی پھر سے اس کا جسم تھوڑا بہت بھرا تھا آنکھوں کے گرد بنے ہلکوں کے غائب ہونے کے ساتھ اس کی رنگت بھی کھلی تھی۔ کالی آنکھیں تیکھی ناک اور پنکھڑی کی شکل کے ہونٹ ہاں وہ حسین تھی بلکہ حسن کی مورت تھی مگر زندگی کے دکھوں اور فرجاد کے کیے گئے ظلموں نے اس کا حسن کم کر دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

مگر اب جب اس کا پھر سے خیال رکھا جانے لگا تو اس کا حسن واپس کھلتا گلاب بن کر واپس آ رہا تھا۔ اس لیے ابھی اسے دیکھ فرجاد نظریں ہٹانا بھول گیا تھا۔ ہلانکہ وہ بکل سادہ تھی۔ خود پر کنٹرول کرتے وہ اس کے پاس گیا تھا۔ ہم کپڑے تو ہو گئے چنچ مگر تھوڑا سا میک اپ رہ گیا ہے۔

وہ اسے دیکھتا پر سوچ انداز میں بولا۔ پر میرے پاس میک....۔ اس سے پہلے وہ اپنا جملہ مکمل کرتی فرجاد اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتا اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔ شدت سے اس کے ہونٹوں کو چومتے وہ پیچھے ہٹا تو عنیزہ کے ہونٹوں کے ساتھ گال بھی لال ہوئے ہوئے تھے۔

ہو گیا میک اپ بھی۔ چلو اب باہر۔ وہ اسے دیکھتا بولا اور اس سے پہلے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ کمرے سے اس لیے نکلا تھا کیونکہ اس کی نظریں ہٹ ہی نہیں رہی تھیں عنیزہ سے۔ عنیزہ اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلی تھی۔ اسے آج فرجاد کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

.....

عنیزہ کھانا گرم کرتے ٹیبل پر لگانے لگی تو محسن اس کے ساتھ اس کی مدد کرنے لگا جبکہ فرجاد جو اوپر کمرے سے اپنے کپڑے چنچ کر کے آیا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نا جانے کیوں مرچی سی لگنے لگی تھی ان دونوں کو ہس ہس کر باتیں کرتا دیکھ۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

وہ محسن کے جاتے ہی واپس آیا تو عنیزہ کو سلال کو بیڈ پر لے کر بیٹھے دیکھا جو اسے تھپک رہی تھی۔ شاید وہ اٹھ گیا تھا۔ کیا ہوا اٹھ گیا تھا کیا؟؟ فرجاد نے اپنا موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے پوچھا۔ جی اٹھ گیا تھا بھوک کی وجہ سے ابھی پھر سو گیا ہے۔ عنیزہ نے بنا اس کی جانب دیکھتے جواب دیا اور اٹھ کر سلال کو جھولے میں ڈالتے وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی تھی چہنچ کرنے کہ تبھی فرجاد نے اس کا بازو پکڑ کر روکا تھا۔

کہاں جا رہی ہو؟؟ فرجاد کے پوچھنے پر اس نے بس ڈریسنگ روم کی جانب دیکھا۔ محسن سے تو بڑی ہنس ہنس کر باتیں ہو رہی تھیں۔ مجھے دیکھتے تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بچ جاتے ہیں؟؟ فرجاد کے پوچھنے پر عنیزہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ تو کیا آپ کو دیکھ کر مجھے خوشی سے پاگل ہونا چاہیے؟؟

Posted On Kitab Nagri

ایک ایسا شخص جس نے مجھ سے میری خوشیاں چھینیں، مجھے پاگل کر دینے تک ٹور چر کیا، مجھے ہر رات ایک ٹشو پیپر کی طرح یوز کیا۔ کیا اس شخص کو دیکھ میرے چہرے پر مسکراہٹ آئے گی؟؟
آپ ہی بتائیں نہ کیا آئے گی میرے چہرے پر رونق؟؟ وہ اونچی آواز میں نہیں بولی تھی پرہاں اس کا لہجہ چھہنے والا ضرور تھا۔ میرا تو چلو ٹھیک ہے پر اس سے کیوں ہس ہس کر باتیں ہو رہی تھیں؟؟ بھولو مت کہ میرے نکاح میں ہو تم۔

فرجاد کے کہنے پر وہ ہسی تھی۔ جی بلکل پر زیادہ دیر رہنے والی نہیں ہوں۔ طلاق دینے والے ہیں نہ آپ مجھے تو پھر آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے اس بات سے۔ آخر طلاق کے بعد مجھے بھی تو کوئی ٹھکانہ چاہیے رہنے کا کوئی آسرا چاہیے جو مجھے سنبھال سکے۔

وہ جان بوجھ کر اسے ٹیس کرتی بولی۔ بند کرو اپنی بکواس اور میری بات کان کھول کر سن لو۔ تمہاری بھول ہے کہ تمہیں طلاق دوں گا میں۔ تم میرے نکاح میں ہو تھی اور رہو گی۔ سمجھی؟؟ فرجاد کے الفاظ پر اس نے نہ میں سر ہلایا تھا۔

www.kitabnagri.com

نہیں آپ ایسے نہیں کر سکتے۔ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔ عنیزہ نے احتجاج کرتے کہا۔ بھول ہے تمہاری۔ فرجاد نے بھی چیلنج کرنے والے انداز میں کہا۔ جبکہ عنیزہ اس کی طرف شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی پاس سے گزر کر جانے لگی مگر فرجاد نے پھر سے اسے روکتے ایک جھٹکے سے اس کی بازو کھینچ کر اسے اپنے قریب کیا تھا اور اس کے قمر کے گرد بازو ہائیل کرتے اس کی فرار کے رستے بند کیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

ک.. کیا کر رہے ہیں؟؟ چ.. چھ.. چھوڑیں مجھے - وہ خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرتے بولی۔
میرے خیال سے لوگ اسے رو مینس کہتے ہیں پر میں اسے صرف بدلہ کہتا ہوں مگر ہاں آج اسے میں
بھی رو مینس کہہ سکتا ہوں کیونکہ مجھے ابھی سکون چاہیے ابھی صرف تھکاوٹ دور کرنی ہے۔

فرجاد کے الفاظ پر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے - سیدھی طرح کہیے نہ فرجاد صاحب کہ
ضرورت پوری کرنی ہے اپ کو مجھ سے - وہ آنسو سے بھری آنکھوں سے اسے دیکھتی زخمی لہجے میں
بولی۔

وٹ ایور جو بھی ہو - وہ لا پرواہی سے کہتا اس کی آنکھوں پر جھکتے بوسہ دے گیا تھا اور پھر اس نے یوں
ہی اس کے چہرے کے ایک ایک نفس کو ہونٹوں سے چھوا تھا - آج اس کے چھونے کے انداز میں نرمی
تھی۔

وہ چہرے کے نقوش کو چھوتا اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا - عزیزہ روتی ہوئی یوں ہی آنکھیں بند کیے
کھڑی تھی جبکہ وہ اس کے ہونٹوں کو نرمی سے چوم کر پیچھے ہٹا تھا اور پھر اس کی گردن پر جھک گیا تھا۔
آج اس نے کوئی وحشت بھرالمس نہیں چھوڑا تھا - آج گردن پر دانتوں کے کاٹنے کے نشانوں کی جگہ
اس نے نرمی سے اس کی گردن پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑا تھا - عزیزہ خود اس کے چھونے کے انداز پر
حیران تھی۔

پیچھے ہٹتے فرجاد اس کی کمر کے گرد سے بازو ہٹاتا اسے اٹھا چکا تھا اور اسے لے جا کر بیڈ پر لٹا چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

عنیزہ نے آنکھیں ابھی بھی نہیں کھولیں تھیں جبکہ اس کے یوں آنکھیں بند کیے رکھنے پر پہلی بار فرجاد کے چہرے پر اس کی وجہ سے اصل مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر پھینکتا اس پر پوری طرح قابض ہوا تھا جبکہ عنیزہ کے پاس خود کو اس کے سپرد کرنے کے علاوہ کوئی اور رستہ نہیں بچہ تھا۔

.....

اگلی صبح اس کی آنکھ کھلی تو فرجاد اس کو اپنے بازوؤں کے ہلقے میں قید کیے سو رہا تھا۔ کل رات فرجاد نے اسے بہت نرمی سے چھوا تھا جیسے اگر سختی دیکھائی تو وہ کسی کانچ کی گڑیا کی طرح ٹوٹ جائے گی۔ عنیزہ کو خود حیرت تھی کہ آخر کیسے وہ اس پر نرمی برت سکتا ہے۔ رات اس نے اسے کسی ٹشو پیپر کی طرح یوز کر کے بیڈ سے نیچے بھی نہیں پھینکا تھا۔ آہ کاش فرجاد آپ ایسے ہی رہیں ہمیشہ۔

کاش آپ بدل جائیں، کاش آپ کو کائنات کی سچائی پتا چل جائے، کاش آپ کا اور میرا نکاح اچھے حالات میں ہوا ہوتا تو ہم اس وقت ہیپی اور بیسٹ فیملی ہوتے مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کہ اگر آپ اب بدل بھی گئے تو بھی میرے دل میں آپ کے لیے اب نرمی نہیں ہوگی۔ میرا کاش صرف کاش ہی رہے گا۔

وہ اس کے چہرے کو تنکتی سوچوں میں اس سے مخاطب تھی پھر وہ اس کے سینے پر واپس سر رکھتی دوبارہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔ سلال ابھی سو رہا تھا تو مطلب وہ تھوڑی دیر اور نید پوری کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد نہا کر نکلا تو اس نے شرٹ نہیں پہنی تھی۔ وہ ٹاول بیڈ پر پھینکتا شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر بال سیٹ کرنے لگا۔ عنیزہ جو کمرے سے باہر تھی اندرائی تو فرجاد کو شرٹ لیس دیکھ کر اس کے گال لال ہوئے تھے۔

وہ فوراً واپس پلٹتی جانے لگی مگر فرجاد نے اسے آواز دے کر روکا تھا۔ رکو! فرجاد کے بلانے پر وہ سٹیچو ہوئی تھی۔ کہاں جا رہی ہو؟؟ ادھر او یہ میرے جوتے نکالو۔ فرجاد کے کہنے پر وہ بنا پلٹے ہاں میں گردن ہلاتی اس کے جوتے نکال کر صوفے کے پاس رکھ چکی تھی۔

اس ساری کارکردگی کے دوران اس نے غلطی سے بھی فرجاد کی جانب نہیں دیکھا تھا۔ جبکہ فرجاد نے اس کا یہ گریز اور شرمانا بڑے غور سے دیکھا تھا۔ ادھر آو اور میری شرٹ اٹھا کر دو۔ وہ کمرے سے پھر جانے لگی مگر فرجاد پھر اسے روک چکا تھا۔ وہ آنکھیں جھکائے بیڈ کے قریب پہنچی اور وہاں رکھی شرٹ اٹھا کر اس نے فرجاد کے سامنے کی۔

اس کی آنکھیں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں۔ میری طرف دیکھو۔ فرجاد نے اس سے شرٹ لیتے کہا مگر عنیزہ نے نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔ وہ شرم سے ہوئے لال گال لئیے نہ میں سر ہلا گئی۔ میں نے کہا دیکھو میری طرف۔ فرجاد نے دوبارہ کہتے اس بار باقاعدہ اس کی تھوڑی کے نیچے اپنی دو انگلیوں رکھتے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کس وجہ سے یوں سرخ ہو رہی ہو؟؟ اور میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہی؟؟ فرجاد کے پوچھنے پر اس کی آنکھیں حیا کے مارے بند ہوتی کھلی تھیں۔ وہ آپ نن.. نے شرٹ نہیں پہنی۔ وہ شرم کے مارے اٹکتے ہوئے بولی۔

جبکہ اس کے جواب پر فرجاد حیران ہوا تھا۔ وٹ؟؟ تم مجھے اس لیے نہیں دیکھ رہی کہ میں نے شرٹ نہیں پہنی؟؟ تم شاید بھول رہی ہو کہ میں شوہر ہوں تمہارا۔ تمہارے بچوں کا باپ بھی میں ہی ہوں۔ پھر تو میرے خیال سے تمہیں شرمانے کی ضرورت نہیں مجھ سے۔ فرجاد کے کہنے پر وہ کچھ نہ بولی تھی ہاں اس کے الفاظ پر گالوں کی سرخی میں اضافہ ضرور ہوا تھا۔ وہ راہ فرار کا سوچ رہی تھی کہ تبھی نیچے سے سلال کے رونے کی آواز آنے لگی جسے وہ کوثر کے پاس چھوڑ کر آئی تھی۔

اسے وہاں سے بھاگنے کا بہانہ مل گیا تھا۔ وہ سلال رو رہا ہے۔ وہ جلدی سے کہتی وہاں سے بھاگ گئی تھی جبکہ فرجاد تو ابھی بھی حیرت سے اس کی بات کو سوچ رہا تھا۔ یعنی آج کے زمانے میں بھی وہ اس سے یوں شرم رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

..... :..... :..... :..... :.....

معصومہ اور مہوش دونوں کلاس کی جانب جا رہی تھیں کہ تبھی ان کے کانوں میں دو لڑکیوں کی باتوں کی آواز سنائی دی۔ میں تمہیں کہہ رہی ہوں نہ سونیا مت کھانا گولی۔ وہ دونوں شاید دوستیں تھیں اور ان میں سے ایک لڑکی دوسری سے مخاطب تھی جس کا نام شاید سونیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں اب میں اور نہیں برداشت کر سکتی۔ مجھے اب کھانی ہے گولی۔ بس ایک بار مل جائے۔ سونیا نے رونے کے سبب ہوئی بھاری آواز میں اپنی دوست سے کہا۔ ان کی باتوں پر معصومہ اور مہوش نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

راجھے تجھے بھی وہی لگ رہا ہے جو مجھے لگ رہا ہے۔ معصومہ نے ہلکی آواز میں پوچھا۔ ہاں ہیرے بلکل مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ وہ لڑکی خود کشی کرنے لگی ہے۔ مہوش نے بھی سرگوشی نما آواز میں کہا۔ چلو ان پر نظر رکھتے ہیں تاکہ جب یہ خود کشی کرنے لگے تو ہم اسے بچا سکیں۔ معصومہ نے سینہ چورا کرتے کہا جس پر مہوش نے اس کو تھمزاپ کا اشارہ کرتے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دلایا تھا۔ ہیرے لیکچر زفری کرنے پڑیں گے۔

مہوش کی بات پر اس نے آنکھوں سے اسے تسلی رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔ کوئی نہیں کسی کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے۔ معصومہ کے کہنے پر مہوش بھی سر ہلاتی اس کے ساتھ مل کر ان لڑکیوں پر نظر رکھنے چل پڑی۔

www.kitabnagri.com

.....

تقریباً تین گھنٹے انہوں نے ان لڑکیوں پر نظر رکھی تھی۔ آخر انہیں وہ وقت بھی مل گیا جس میں انہوں نے اسے گولی کھانے سے بچا کر ہیر و بننا تھا اوہو سوری ہیر و نیز بننا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس سے پہلے وہ اس تک پہنچ کر اسے گولی کھانے سے روکتیں وہ لڑکی پانی کے ساتھ گولی کھا کر اس گولی کا پتہ وہیں چھوڑ گئی تھیں۔ معصومہ اور مہوش نے بھاگ کر جب پتے کو دیکھا تو وہ پیناڈول کا پتہ تھا۔ یقیناً اس لڑکی کے سر میں درد تھا اور اسی لیے وہ گولی کھانے کی بات کر رہی تھی اور وہ دونوں اسے کوئی دکھوں میں گھری سمجھ کر یہ سوچ رہی تھیں کہ وہ خود کشی کرنے جا رہی ہے۔ انف ف رانجھے لانت ہے ہم پر جو اس پیناڈول کے پتے کے لیے ان پر نظر رکھی۔ خوار بھی ہوئے اور آخر میں ملا کیا؟؟ یہ پیناڈول کا پتا وہ بھی خالی۔ معصومہ کو تو فل افسوس ہو رہا تھا۔ وہ خود پر لانت بھیجتی بولی جبکہ مہوش کا بھی یہی حال تھا۔ یعنی وہ اس پیناڈول کے پتے کے پیچھے تین گھنٹے خوار ہوئی تھیں۔

..... :..... :..... :..... :.....

مریم تمہارا کیوں موڈ آف ہے آج؟؟ پریزے نے مریم سے پوچھا جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی صبح سے۔ جبکہ اس کے پوچھنے پر معصومہ جو وہاں ان کے پاس بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی وہ بھی مریم کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

www.kitabnagri.com

کچھ نہیں یار بس آج غلطی سے عرش کے سامنے منہ سے بھائی نکل گیا ان کے لیے۔ پھر کیا اتنی ڈانٹ پڑی ان سے کیا بتاؤں۔ کہ رہے تھے پاگل ہو گئی ہو تم نکاح توڑو گی ہمارا۔ پریزے یار میرا کیا قصور ہے بس منہ سے غلطی سے نکل گیا۔ مریم کی بات پر جہاں پریزے کو ہسی آئی تھی وہیں معصومہ کے چہرے پر چمک آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہیں واقع؟؟ بھائی کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے کیا؟؟ معصومہ نے خوشی اور تجسس سے ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔ ہاں سنا تو ایسے ہی ہے کہ نکاح مکروہ ہو جاتا ہے۔ مریم نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔ مریم کی بات پر معصومہ کے چہرے پر بے تحاشہ خوشی چھائی تھی۔

.....

رات کے دس گیارہ بجے وہ گھرایا تھا۔ تھکاوٹ سے اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا۔ آج اس کی چار میٹنگ ایک ساتھ تھیں اور پھر اسے سائیٹ پر بھی جانا تھا۔ کچھ آفس ورک بھی اس نے دیکھا تھا جس کی وجہ سے اس کا سارا دن بزی گزرا تھا اور اب تھکاوٹ بہت ہو گئی تھی اسے۔

وہ اپنے کمرے میں گیا تو پیچھے ہی معصومہ جو دوپہر سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس کو آتا دیکھ اس کے پیچھے ہی کمرے میں گئی تھی۔ عارش بازو پر رکھے کورٹ کو بیڈ پر رکھتے جوتے اتار کر کھڑا ہوا تو معصومہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی۔

اس کی ساری تھکاوٹ ایک دم غائب ہوئی تھی اسے دیکھ کر۔ مگر اس نے اس پر اپنی خوشی کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ کیا بات ہے معصومہ اس وقت میرے کمرے میں خیریت؟؟ عارش نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا جبکہ اس کے پوچھنے پر معصومہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے عارش نے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔ آپ مجھے طلاق نہیں دینے والے تھے نہ۔

Posted On Kitab Nagri

تو کوئی بات نہیں نہ دو میں نے بھی حل نکال لیا ہے۔ معصومہ کے فخر سے کہنے پر عارش نے دائیں آبرو اچکائی تھی۔ اچھا کون سا حل؟؟ عارش نے دلچسپی سے پوچھا۔ جبکہ معصومہ نے اپنی مسکراہٹ گہری کی تھی۔

عارش بھائی! معصومہ کے یوں بھائی کہنے پر عارش نے اسے گھورا تھا۔ کیا بکواس ہے یہ منع کیا ہے نہ تمہیں مجھے بھائی بولنے سے۔ پاگل لڑکی نکاح میں ہو میرے تم۔ میں تمہارا شوہر ہوں بھائی نہیں۔ عارش نے غصے کہا جبکہ معصومہ کی مسکراہٹ جوں کی توں تھی۔

اسی لیے تو بول رہی ہوں کیونکہ مجھے آپ شوہر کے روپ میں قبول نہیں ہو عارش بھائی۔ معصومہ نے آنکھیں بار بار جھپکے کہا۔ اس سے پہلے عارش کچھ بولتا وہ پھر سے اسے بھائی پکارنا شروع ہو گئی تھی۔ عارش بھائی! عارش بھائی! عارش بھائی! معصومہ سٹوپ اٹ آئی سیڈ سٹوپ۔ معصومہ کے بار بار بھائی کہنے پر عارش اسے غصے سے روک رہا تھا مگر معصومہ بی بی تو بنار کے اسے عارش بھائی بولتی جا رہی تھی۔ اسے نہ رکتا دیکھ عارش نے اس کے پاس جاتے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا۔ اور اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔

اس اچانک ہوئے حملے نے معصومہ کو ہکا بکا کر دیا تھا۔ وہ عارش کے سینے پر اپنے نازک مکوں کی برسات کرتے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی مگر عارش تو جیسے اب پیچھے ہٹنے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا انداز یوں تھا جیسے کوئی پیسا صدیوں کی پیاس کو بجھا رہا ہو۔ آخر معصومہ کی خراب ہوتی حالت دیکھ وہ پیچھا ہٹا تھا۔ اس کے پیچھے ہوتے ہی معصومہ لمبے لمبے سانس لینے لگی جبکہ آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی بھی تھی۔ اب بولو بھائی۔ اگلی بار بھائی بولنے سے پہلے یہ یاد رکھنا۔

اور فکر نہ کرو تم کرتا ہوں تمہارا بندوبست بھی۔ جتنی ڈھیل دے رہا ہوں اتنی ہی تم زیادہ ہواؤں میں اڑ رہی ہو۔ میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ تم۔ قبول کرو اس بات کو کہ شاید ایسے ہی نکاح ہونا تھا ہمارا۔ جانتا ہوں میری ڈانٹ سے ڈرتی ہو اس لیے کہہ رہی ہو کہ تمہیں رخصتی نہیں کرنی۔

پر مجھے تمہیں طلاق نہیں دینی۔ توجو بھی ہے اب ہم میاں بیوی ہیں اور اپنے دماغ سے یہ خرافات نکال دو۔ سمجھی؟؟ عارش کے سنجیدہ پن اور کچھ غصے سے دیے گئے لیکچر پر وہ ڈر کر فوراً ہاں میں سر ہلا گئی تھی

شرم کے مارے اس سے نظریں اٹھانی مشکل ہوئی تھیں۔ اسے ابھی بھی عارش کے ہونٹوں کا لمس اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے شرم سے ہوئے لال چہرے کو دیکھ عارش کا دل پھر بے ایمان ہوا تھا اور وہ پھر سے اس کے قریب ہوتا دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ اچھاد کرتے پھر سے اس کے ہونٹوں پر جھک گیا تھا۔

معصومہ کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے آج؟؟ اور عارش کو کیا ہوا تھا؟؟ اسے خود پر بے تحاشہ غصہ آیا جو وہ اس وقت عارش کے کمرے میں آئی اور سوئے ہوئے شیر کو جگایا۔

Posted On Kitab Nagri

ہونٹوں سے وہ ٹھوڑی اور ٹھوڑی سے وہ گردن تک کا سفر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے تے کرنے لگا۔ جب اسے لگا کہ معصومہ بے ہوش ہونے کے قریب ہے تو وہ اپنے جذبات پر قابو کرنا ہیچھے ہٹتا معصومہ کو دیکھنے لگا جو کانپ رہی تھی۔ جاو بھاگ جاو اپنے کمرے میں اس سے پہلے کہ میرا خود پر باندھا بندھ ٹوٹ جائے اور تمہیں ساری رات میرے کمرے میں میرے بیڈ پر گزارنی پڑے۔

جاو شباہ اپنے کمرے میں۔ عارش نے کہتے آخر میں اس کے زرد پڑے چہرے کو تھپتھپایا تھا۔ اور معصومہ جو خود وہاں سے بھاگنا چاہتی تھی سیکنڈ سے پہلے وہاں سے فرار ہوئی تھی۔ اس کے جاتے ہی عارش کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔ اس نے اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو اپنے نچلے ہونٹ پر پھیرا تھا۔

اور پھر شاوڑ لے کر کپڑے چینج کرنے کے لیے واش روم میں گھس گیا۔ اس کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی تھی۔ اب تو جسم میں تھکاوٹ کی جگہ تازگی اور سرور سا چھا گیا تھا۔

.....
www.kitabnagri.com

اس نے عارش کے کمرے سے بھاگنے والے انداز میں نکل کر اپنے کمرے میں آکر سانس لیا تھا۔ دروازہ بند کرتے اس نے اپنی کمر دروازے سے ٹکاتے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔ جو فل سپیڈ پر دھڑکتا آج جیسے باہر آنے کو تھا۔

Posted On Kitab Nagri

یا میرے اللہ معصومہ یہ عارش کو کیا ہو گیا تھا توبہ استغفار - وہ آہستہ آواز میں خود سے بولی - اگر وہ غور کرتی تو اس نے عارش کے ساتھ بھائی نہیں لگایا تھا - یعنی عارش کا وارنشانے پر لگا تھا - ان کا یہ روپ تو بہت برا ہے غصے والے روپ سے بھی برا - میری توبہ جو میں آج کے بعد کبھی ان کے سامنے گئی خاص کر تنہائی میں -

وہ شرم سے لال ہوتی کچھ دیر پہلے کیا جانے والا عارش کا عمل یاد کرتے بولی اور پھر بھاگ کر اپنے بستر میں گھس گئی - جبکہ ہونٹوں پر استغفار کا ورد جاری تھا -

.....

آفس میں چائے پیتے ہوئے اس سے اپنی شرٹ پر چائے گر گئی تھی - اس لیے اس نے سیکرٹری کو نئی شرٹ لانے کو کہا تھا - سیکرٹری شرٹ رکھ کر جا چکا تھا جبکہ وہ آفس کے ساتھ بنے واش روم میں سے شرٹ اتار کر بوڈی پر لگی چائے دھو کر شرٹ لیس باہر نکلا -

ابھی وہ واش روم سے نکلا ہی تھا تبھی کائنات آئی تھی - اسے دیکھ کر پہلی بار فرجاد نے آنکھیں گھمائی تھیں - وہ فوراً آفس چیئر پر رکھی اپنی شرٹ اٹھانے جانے لگا جو سیکرٹری رکھ کر گیا تھا - مگر کائنات نے اسے بچرستے میں روک لیا تھا - اومائے گود فرجاد تمہاری بوڈی کتنی پیاری ہے -

Posted On Kitab Nagri

واو تمہارے تو سیکس سیکس ہیں۔ وہ بولتے ہوئے اس کے قریب ہوتی اس کے سیکس کو چھونے لگی تھی پر فرجاد نے اس کا ہاتھ پیچ میں ہی تھام کر اسے ایسے کرنے سے روک دیا تھا۔ سٹے ان لمٹس کائنات۔ ابھی مجھے اس طرح سے چھونے کا تمہارا کوئی حق نہیں۔

وہ اس کا ہاتھ جھٹکے سے چھو ڈتا سرد لہجے میں بول کر اپنی شرٹ اٹھا کر پہن چکا تھا۔ اوسوری میں کنٹرول نہی کر پائی اپنی ایکسائٹمنٹ۔ لیکن اگر میں چھو بھی لوں تو کوئی بات نہیں ہم بہت جلد شادی کرنے والے ہیں۔ کائنات کے بے پرواہی سے کہنے پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

بلکل کائنات شادی ہونے والی ہے مگر ابھی ہوئی نہیں۔ اور کیا تمہیں کوئی کام نہیں ہے جو ہر روز آفس آجاتی ہو۔ ورکرز کیا سوچیں گے۔ تو پلیرز روز روز مت آیا کرو بلکہ آفس ہی نہ آیا کرو اگر کبھی ضروری ہو املنا تو ہم ریسٹورینٹ میں مل سکتے ہیں۔ فرجاد کی روز آنے والی بات پر انسلٹ کے مارے اس کا چہرہ لال ہوا تھا پر وہ ڈھیٹ بنتی مسکرا دی۔ میرا دل نہیں لگتا تمہارے بغیر۔

خیر ٹھیک ہے نہیں اتی تمہارے آفس پر ابھی تو چلو نہ کہیں باہر چل کر ڈنر کرتے ہیں۔ رات تو ہو گئی ہے۔ کائنات نے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے کہا۔ سوری آج نہیں کیونکہ میں بہت تھک چکا ہوں تو ابھی مجھے صرف گھر جانا ہے۔ کائنات کی آفر پر فرجاد نے کرار اسانا کر اس کے منہ پر مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

تو چلو نہ اگر تھک گئے ہو تو ہم ڈنر کریں گے اور پھر تم میرے ساتھ میرے فلیٹ پر چلنا میں اچھے سے تمہاری تھکن اتار دوں گی۔ کائنات نے اس کے بازو کو پکڑ کر ایک ادا سے کہا جبکہ فرجاد نے سختی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سے اسے دور کیا تھا۔

کہانہ کائنات کہ دور رہو مجھ سے ابھی شادی نہیں ہوئی۔ میں مرد ضرور ہوں پر اپنی لمٹس پتا ہیں مجھے۔ رہی بات تھکن اتارنے کی تو اس کے لیے ابھی میرے گھر پر میری بیوی ہے۔ میں اس کی قربت میں اپنی تھکن اتار لوں گا۔ تم یوں گری ہوئی عورتوں والی حرکتیں کر کے میری نظروں میں مت گرو۔ وہ غصے سے اسے کہتا اپنا کورٹ اور لیپ ٹاپ بیگ اٹھا کر افس روم سے نکل گیا تھا۔ جبکہ وہ پیچھے اس کے الفاظ پر اپنی مٹھیاں میچ کر رہ گئی تھی۔

.....

گھر واپس جاتے ہوئے وہ سارا راستہ کائنات اور عنیزہ کے درمیان موازنہ کرتے گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے کل صبح کا سین گھوم رہا تھا جب اس کے شیرٹ لیس ہونے کی وجہ سے عنیزہ اس کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی اور پھر اسے تھوڑی دیر پہلے کائنات کا بے باکی سے اس کے جسم کو چھونے کی کوشش کرنا اور اسے گھٹیا آفر کرنا یاد آیا۔ کیا کائنات اس کا سہی فیصلہ تھی؟؟

Posted On Kitab Nagri

وہ خود سے ہی سوال کر رہا تھا۔ پہلے بھی کائنات اسے چھونے کی کوشش کرتی تھی پر اس نے اتنا کبھی غور نہیں کیا تھا۔ مگر آج کے واقع کے بعد اس کا زہن خود بخود عنیزہ اور کائنات کا موازنہ کر رہا تھا۔ ایک عنیزہ تھی جو اس کے نکاح میں ہو کر بھی اس سے دور بھاگتی تھی۔ اس سے شرماتی تھی۔

اور ایک کائنات تھی جو اس کی نامحرم ہوتے ہوئے بھی اس کے قریب ہونے اسے چھونے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔ عنیزہ نے اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کیوں نہ کی تھی۔

وہ بھی تو بے تحاشہ حسین تھی بلکہ کائنات تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھی۔ مگر اس نے تو کبھی اسے کائنات کی طرح اپنی ادائیں نہیں دیکھائی تھیں۔ ہلانکہ وہ تو اس کے نکاح میں تھی۔

اگر یہ بھی دیکھا جائے کہ وہ اس لیے اس سے دور بھاگتی تھی کہ اس نے بہت ظلم کیے تھے اس پر تب بھی وہ اسے اپنی زلفوں اور اداؤں کے جال میں پھسا کے اسے اپنا اسیر کر سکتی تھی تاکہ وہ اس پر نرمی دیکھائے۔

ہاں وہ کر سکتی تھی کیونکہ وہ ایک تو بے حد حسن رکھتی تھی اور دوسرا تھی بھی کم عمر۔ اور کسی بھی مرد کو اپنا دیوانہ بنانے کے لیے یہ دو ہتھیار بہت ہوتے ہیں۔ ان ہتھیاروں سے تو بڑے سے بڑے ظالم مرد کو عورت اپنا غلام بنا سکتی ہے مگر عنیزہ نے کبھی ایسی کوشش نہیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی سوچوں میں مگن گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا کہ تبھی اچانک گاڑی رک گئی تھی۔ بار بار سٹارٹ کرنے پر بھی جب گاڑی نہ چلی تو وہ خرابی دیکھنے کے لیے باہر نکلا تھا۔ بونٹ اٹھا کر اس نے سارے چیک کیا مگر اسے کوئی بھی خرابی نظر نہیں آئی تھی۔

رات کے وقت مکیٹنگ کا ملنا مشکل تھا پھر بھی اس نے کال کرنے کا سوچا مگر وہاں اس جگہ پر سم کے سگنل ہی نہیں تھے۔ افسوس کیا کروں اس ٹائم تو یہاں پر کوئی سواری بھی نہیں ملے گی۔ وہ پریشانی اور چڑچڑے پن سے خود سے بولتا ادھر ادھر کسی سواری کو دھونڈنے لگا کہ شاید کوئی گزر رہی جائے اس رستے سے۔ تبھی اسے ایک گاڑی آتی نظر آئی۔ وہ جلدی سے ایک ہاتھ سے لیفٹ کا اشارہ کرنے لگا

.....

عارش جو واپسی گھر جا رہا تھا کسی شخص کو لیفٹ مانگتے دیکھ اس نے گاڑی اس کے قریب روکی تھی۔ گاڑی کے رکتے ہی فرجاد گاڑی کے پاس پہنچا تھا تب تک عارش بھی شیشہ نیچے کر چکا تھا۔ کیا ہوا مسٹر ہینڈ سم گاڑی خراب ہو گئی ہے؟؟ عارش نے اسے کھلے شیشے سے دیکھتے شرارت سے پوچھا جبکہ اس کے طرز مخاطب پر فرجاد کے چہرے پر سائل آئی تھی۔ ہاں بالکل پتا نہیں اچانک خراب ہو گئی گاڑی۔

Posted On Kitab Nagri

کوئی خرابی بھی نہیں مل رہی اور یہاں سگنل کا بہت ایشو ہے۔ ورنہ مکینک کو کال کر لیتا۔ فرجاد کے تفصیل سے بتانے پر عارش نے گاڑی کا دروازہ ان لاک کیا تھا۔ آجاؤں میں چھوڑا تا ہوں۔

عارش کے کہنے پر فرجاد مسکراہٹ پاس کرتے اپنی گاڑی سے لیپ ٹاپ بیگ اور کوٹ اٹھا کر آیا اور عارش کی گاڑی کا دروازہ کھول کر سیٹ سنبھالی تھی۔ بہت شکریہ دوست ورنہ مجھے اچھی خاصی دیر ہو جانی تھی یہاں اور گھر میں بیوی بچہ اکیلے تھے۔ اسی لیے گھر جانے کی جلدی تھی۔

فرجاد کے شکریہ کہنے پر عارش نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ کوئی بات نہیں مجھے خوشی ہوئی۔ ویسے لگتا نہیں کہ تم شادی شدہ ہو اور ایک بچے کے باپ بھی ہو مسٹر ہینڈ سم۔ عارش کے شرارت سے کہنے پر فرجاد نے قہقہہ لگایا تھا۔

بس خود کو فٹ رکھنا پڑتا ہے۔ ویسے تم بھی کسی سے کم نہیں ہو مجھ سے زیادہ ہینڈ سم ہو۔ فرجاد نے اسے دیکھتے کہا جس پر عارش نے سر کو خم دیتے شکریہ کہا تھا پھر دونوں کا قہقہہ گاڑی میں گونجا تھا۔ واقع عارش بھی کم ہینڈ سم نہیں تھا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کی ٹکڑ کے تھے۔ خیر اگلی بار احتیاط کرنا کیونکہ زمانہ خراب ہے اور آج کل تو لڑکے بھی محفوظ نہیں۔ اور تم تو ہو بھی بہت ہینڈ سم۔

عارش کا تو موڈ ہی کچھ اور تھا اسی لیے وہ فرجاد کو تنگ کرتا بولا جبکہ اس کی بات پر فرجاد نے ہستے ہوئے توبہ کی تھی۔ گھر چھوڑنے تک دونوں میں اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

انہیں بلکل بھی غیروں والی فیلنگ نہیں آئی تھی بلکہ یوں لگا جیسے ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہوں بہت قریبی ہوں ایک دوسرے کے - اور ایسا دونوں کے ساتھ پہلی بار ہوا تھا کہ کسی کے ساتھ وہ دونوں جلدی فری ہوئے ہوں -

گھر پہنچ کر فرجاد نے اسے اندر آنے کو بہت کہا تھا پر وہ پھر کبھی آنے کا کہتا جا چکا تھا اور فرجاد بھی اندر بڑھ گیا -

رشتے کی ہاں اور ناں کا پرزے پر گھر والوں نے فیصلہ چھوڑ دیا تھا جبکہ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ آخر کیا کرے -

اسے فیصلہ کرنے کے لیے دیے گئے چار دن پورے ہو گئے تھے - آج اسے ہاں یا ناں میں جواب دینا تھا دادا اور دادی جان کو - بہت سوچنے کے بعد وہ انکار کرنے کا فیصلہ کرتی دادا جان کے کمرے کی جانب چل پڑی -

ان کے کمرے کے باہر پہنچ اس نے دروازہ ناک کرنا چاہا مگر اندر سے آتی دادا جان اور دادی جان کی باتوں میں اپنا سن کر وہ رک گئی تھی -

.....

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

آپ کو کیا لگتا ہے شاہ جی پر ریزے کا جواب ہاں ہو گا یاں ناں؟؟ دادی کے پوچھنے پر دادا جان نے ان کی جانب دیکھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ہاں ہی کرے گی۔ دادا جان کے یقین سے کہنے پر پر ریزے کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

لیکن شاہ جی ہم لوگوں کو اس سے رشتے کی رضامندی کا سوال رکھتے یہ بھی تو پوچھنا چاہیے تھا کہ کہیں وہ کسی اور کو پسند تو نہیں کرتی۔ دادی جان کی بات پر وہ دادا جان کا جواب سننا چاہتی تھی۔ پوچھنے کی کیا ضرورت پڑ گئی بیگم مجھے یقین ہے کہ میری پوتیاں اپنے دادا کی عزت کو کبھی نیلام نہیں ہونے دیں گیں۔ وہ کبھی بھی اس طرح کی حرکت کر کے میرا سر نہیں جھکائیں گیں۔ دادا جان کے جواب پر اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔ وہ انکار کرنے آئی تھی مگر نہیں وہ نہیں کر سکتی تھی انکار۔

وہ اپنے دادا جان کا یقین نہیں توڑ سکتی تھی۔ پھر چاہے اسے اپنے جزباتوں کو لگام ڈال کر اپنی محبت کو دل کے اندر ہی بے نام قبر میں دفن ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

.....

پر ریزے کے رشتے کو ہاں کرتے ہی سارے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ ہر وقت شادی کی تیاریوں کی وجہ سے گھر میں رونق لگی رہتی۔ لیکن کوئی تھا جس کے لیے یہ رونق کسی ماتم سے کم نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

علی کے دل اور زندگی، ایسی جیسے ویرانی چھا گئی تھی۔ وہ گھر میں کم ہی پایا جاتا تھا۔ تاکہ اس کے چہرے کی بے رونق دیکھ کر کوئی جان نہ لے اس کے اندر کا حال۔ پریزے کی شادی کی تیاریوں کے دوران ہی کنزہ کے لیے صغرا خالہ اپنے بیٹے ظہیر کا رشتہ لے آئی تھیں۔

سب کی خوشی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ کنزہ تو حیران تھی کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا تھا۔ وہاں پھپھو کے گھر اسے لگتا تو تھا کہ ظہیر اس میں انٹر سٹ لے رہا ہے مگر اس نے انکسور کیا تھا۔ سب کے پوچھنے پر اس نے رضامندی ظاہر کر دی تھی۔

اب پریزے کی شادی کے ساتھ ہی اس کی شادی کے دن بھی رکھ دیے گئے تھے۔ ان سب دنوں میں معصومہ نے بھی سب کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ عارش کے سامنے وہ اس دن کے بعد سے گئی ہی نہیں تھی۔

اگر کہیں سے وہ اسے اتنا نظر آتا تو وہ فوراً رستہ بدل لیتی یاں چھپ جاتی تھی۔ عارش اچھے سے سمجھتا تھا اس کی حرکتوں کو پر خود ہی چپ تھا۔ اس کا ارادہ تھا کل امی سے بات کرنے کا معصومہ سے متعلق۔

.....

عارش، عرش، شہریار اور علی ریسٹورینٹ میں کھانا کھانے گئے تھے۔ ان کا ارادہ آج کا دن ایک ساتھ گزارنے کا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی انہوں نے اوڈر دیا تھا تو کھانا آنے میں دیر تھی اس لیے سب بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ علی بھی ان کے ساتھ کچھ دیر کے لیے ہی سہی پر فریش اور خوش بیٹھا تھا۔

سب باتوں میں مصروف تھے کہ تبھی عارش کی نظر فرجاد پر پڑی جو وہیں پر تھا۔ اور اب شاید ریسٹورینٹ سے باہر نکل رہا تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

عارش کو وہاں دیکھ فرجاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی اور وہ ان کے ٹیبل کے پاس آیا تھا۔ کہاں جا رہے ہو یار آؤ ہمیں جوائن کرو۔ عارش اٹھ کر اس سے گلے ملتا بولا۔ جبکہ عارش کے بعد باقی سب بھی اس سے ملے تھے۔

نہیں یار تم لوگ کروانجوائے میں یہاں بس ایک میٹنگ کے لیے آیا تھا اب واپس جا رہا ہوں۔ فرجاد نے مسکراتے ہوئے انکار کیا۔ کوئی ناں نہیں سن رہا میں۔ آؤ بیٹھو یار کچھ دیر مزے کرتے ہیں۔ ہم کزنز بھی آج کا دن سارے کاموں سے فارغ ہو کر انجوائے کرنے آئے ہیں۔ عارش اسے زبردستی بیٹھاتا بولا۔

www.kitabnagri.com

عارش یار انٹرو تو کروا۔ عرش نے فرجاد کے بیٹھنے کے بعد عارش سے کہا۔ ہاں میں کرواتا ہوں انٹرو۔ تو بھائیو یہ ہے میرا نیا دوست فرجاد اور فرجاد یہ ہیں میرے کزنز کم بھائی زیادہ۔ یہ شہر یار ہے میرا چھوٹا بھائی، یہ علی ہے میرے بڑے چاچو کا بیٹا اور یہ عرش ہے میرے چھوٹے چاچو کا بیٹا۔

Posted On Kitab Nagri

عارش سب کا تعارف کرواتے واپس چئیر پر بیٹھا تھا۔ آپ سب سے مل کر خوشی ہوئی۔ فرجاد نے ان سب کے تعارف پر مسکرا کر کہا۔ جس پر ان سب نے ہمیں بھی کہتے مسکراہٹ پاس کی تھی۔ ویسے عارش تم مجھے کہتے ہو ہینڈ سم مگر یار تم تو سب بھائی خود خوبصورتی میں ریکورڈ قائم کرتے ہو۔

لگتا ہے ساری دنیا کا حسن تم لوگوں کے گھراکھٹا ہے۔ فرجاد نے شرارت سے سب کو دیکھتے کہا جس پر عارش سمیت سب کا قبضہ گونجا تھا۔ بس اس حسن کی کولیکشن میں تم رہ گئے شامل ہونے سے۔ اگر تم بھی ہوتے تو ہم کہتے کہ ہاں سارا حسن ہمارے گھر میں جمع ہے۔

عارش کی جگہ عرش نے جواب دیا تھا۔ اور ایک بار پھر سب کے قبضے گونجے تھے۔ ریسٹورینٹ میں بیٹھیں لڑکیاں مڑ مڑ کر ان ہینڈ سم لڑکوں کو دیکھ رہی تھیں۔ جو اپنی ہی دنیا میں مگن تھے۔

ویسے ایک بات نوٹ کی سب نے؟؟ علی کے اچانک پوچھنے پر سب نے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔ کون سی بات؟؟ عارش نے پوچھا۔ یہی کہ فرجاد کی آنکھیں بھی ہم سب سے ملتی ہیں۔

یعنی اس کی آنکھوں کی شیپ اور رنگت بالکل سیم ہے ہمارے جیسی بلیک مگر تھوری گرے شیڈ دینے والی۔ علی کے کہنے پر سب فرجاد کی جانب دیکھنے لگ گئے تھے جبکہ وہ ان سب کے یوں خود کو دیکھنے پر

پریشان ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں یار بلکل سیم ہے۔ شہر یار نے جوش سے کہا جیسے پتا نہیں یہ بات کتنی کوئی اہم اور بڑی ہو۔ چلو کوئی نہیں اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ ہم سب ایک ساتھ بیٹھے سب کو بھائی ہی لگیں گے کسی کو بھی نہیں لگے گا کہ ہم کزنز ہیں یا دوست۔

عرش نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر سب نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ کسی اور کو کیا لگنا ہے ہمیں تو خود ایسا نہیں لگ رہا کہ فرجاد کوئی غیر ہے لگ رہا ہے کہ ہم بھائیوں میں سے ہی ایک ہے۔
علی کے کہنے فرجاد کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی کیونکہ اسے بھی واقع نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ان کزنز میں سے نہیں ہے بلکہ یوں ہی لگ رہا تھا کہ وہ بھی ان میں سے ایک ہے۔

.....

عارش امی سے بات کرنے کے لیے ان کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ جبکہ امی کپڑوں کی تہہ لگا رہی تھیں۔
موم سن لیں میری بھی بات۔

کب سے اپنے کاموں میں مگن ہیں۔ جب کافی دیر اس نے امی کو اپنی جانب متوجہ نہ ہوتے پایا تو چڑتے ہوئے بولا جس پر وہ مسکراتیں ہوئی کپڑے وہیں چھوڑ کر اس کے پاس آکر بیٹھیں تھیں۔ ہاں بولو کیا کہنا ہے؟

ویسے مجھے بھی بات کرنی تھی تم سے بہت ضروری۔ وہ اس کے پاس بیٹھ کر بولیں۔ چلیں آپ بولیں پہلے میں بعد میں بتاتا ہوں اپنی بات۔ عارش نے مسکرا کر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

ہاں وہ میں نے تمہیں بتانا تھا کہ میں معصومہ کا رشتہ مانگنا چاہ رہی تھی تمہاری چچی سے۔ امی کے الفاظ پر عارش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ یعنی اس کے بنا کچھ کرے اور کہنے کے اس کا کام بن رہا تھا۔

ہاں جی کر لیں بات۔ وہ گہری مسکراہٹ سے بولا۔ ہاں یہ پریزے اور کنزہ کی شادی کے بعد کرتی ہوں بات تمہارے بابا کے ساتھ مل کر۔ ابو امی کے پاس پہلے جائیں گے۔ سچ میں عارش مجھے اتنی پیاری لگتی ہے نہ معصومہ کیا بتاؤں میں نے اس کے پیدا ہوتے ہی سوچ لیا تھا کہ میں اسے اپنے شہریار کے لیے مانگ لوں گی۔

اسے اپنے شیر کی دلہن بناؤں گی۔ اور کچھ بڑے ہو کر ان کی خود ہی اچھی بونڈنگ ہو گئی۔ امی کی باتیں جو وہ مسکرا کر سن رہا تھا ان کی شہریار سے معصومہ کی شادی والی بات پر اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی جبکہ امی تو اپنی ہی دھن میں بولی جا رہی تھیں۔

وٹ شیر کی اور معصومہ؟؟ عارش نے حیرت اور بے یقینی سے کہا۔ ہاں تو اور کیا؟؟ اور کس کے لیے مانگنا تھا میں نے؟؟ امی نے اس کے اچانک بدلے روئے پر کہا۔

میں آپ سے یہی بات کرنے آیا تھا کہ.... اس سے پہلے کہ وہ اہنی بات مکمل کرتا بابا جان کمرے میں آئے تھے۔ عارش بیٹا زرا گاڑی نکالو اور کنزہ اور پریزے کو شاپنگ پر لے جاؤ ان کی مایوں کے کپڑے لانے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

بابا کے کہنے پر اس نے امی کی جانب دیکھا۔ تم جاو ہم بعد میں بات کرتے ہیں۔ ابھی بہنوں کو لے جاو شاپنگ پر۔ امی نے اسے جانے کا کہا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتا باہر نکل گیا تھا۔

.....

کل عنیزہ سے کہہ کر فرجاد نے بابا کے کمرے کی صفائی کروائی تھی۔ صفائی کے دوران ایک بوکس ملا تھا جس میں کچھ ڈائریز تھیں اور کچھ اور بھی سامان تھا۔ وہ سارا سامان اس نے فرجاد کے حوالے کر دیا تھا۔ اس نے دیکھا تھارات کو دیر تک فرجاد کو ڈائریز پڑھتے۔ صبح ہوتے اس نے جب فرجاد کو تیار ہوتے دیکھا تو اس کی آنکھیں اسے لال ہوئی لگیں جیسے رات کو وہ رویا ہو۔ مگر اس نے وجہ نہیں پوچھی تھی۔ ڈائنگ ٹیبل پر کھانا کھاتے وقت بھی وہ ایسے تھا جیسے کسی گہری سوچ میں گم ہو۔ وہ سلال کو سری لیک کھلا رہی تھی کہ تبھی فرجاد ان کے پاس آیا تھا۔ عنیزہ کے پاس جاتے وہ بیٹھتا سلال کا چھوٹا سا ہاتھ تھام کر اس پر بوسہ دینے لگا۔

پھر اس نے اپنی پینٹ کی پوکٹ سے ایک رنگ نکالی تھی اور سلال کی انگلی میں ڈال دی تھی۔ عنیزہ خاموشی اور حیرت سے اس کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ انگوٹھی پہنانے کے بعد اس نے دوبارہ سے اس کا ہاتھ چوما تھا اور عنیزہ سے سلال کو پکڑ چکا تھا۔ اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سلال کو گول گول گھمانے کے بعد اس کے گالوں پر اپنی بئیر ڈچھونے لگا۔ جس پر سلال کچھچی لیتے اپنے سری لیک سے بھرے منہ کو اس کی گال پر رکھتے اپنی طرف سے کاٹنے کی کوشش کرنے لگا۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر فرجاد کا ہتھہ بلند ہوا تھا۔ عنیزہ بناپلک جھپکے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔ اسے خود نہیں پتا تھا کہ اس وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمایاں تھی۔ کافی دیر سلال سے کھیلنے کے بعد فرجاد اسے ایک ہاتھ سے پکرتے عنیزہ کے پاس آیا تھا۔ اس کے یوں پاس آنے سے عنیزہ کو حیرت ہوئی تھی۔

صوفے پر بیٹھنے سے پہلے وہ عنیزہ کو ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر چکا تھا۔ اور خود اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ عنیزہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر وہ کرنا کیا چاہتا ہے۔ صوفے پر بیٹھ کر فرجاد نے ایک ہاتھ سے سلال کو سنبھالے دوسرے ہاتھ کو عنیزہ کے پیٹ پر رکھا تھا۔

اس کے یوں پیٹ پر یا تھ رکھنے سے عنیزہ پوری کانپ گئی تھی اور اس کے پورے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ سلال بابا کی جان آپ کو پتا ہے کہ ممانیکسٹ آپ کے لیے بھائی لارہی ہیں یاں بہن؟؟

سلال کو گود میں کرتے وہ لاڈ سے پوچھنے لگا مگر دوسرا ہاتھ ویسے ہی عنیزہ کے پیٹ پر تھا۔ وہ تو شرم سے سرخ چہرہ لیے سانس روکے ویسے ہی سٹیچو ہو کر کھڑی تھی جیسے ابھی ہلی یاں سانس لیا تو گر جائے گی۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کی بات کی سلال کو کیا ہی سمجھ آئی تھی مگر وہ پھر بھی خوشی سے ہاتھ پاؤں چلاتا اپنائے آنے والے دانت کے بھرپور نمائش کرنے لگا۔

نہیں پتا آپ کو؟؟ چلو کوئی نہیں ہم اللہ جی سے دعا کریں گے کہ اللہ جی آپ کو پیاری سی بہن اور بابا کو پیاری سی بیٹی دیں ٹھیک ہے۔ وہ اسے پیار سے سمجھانے والے انداز میں کہتا اس کے گال چومنے لگا۔ پھر آگے ہوتے اس نے عنیزہ کے پیٹ پر ہونٹ رکھے تھے۔ آئی لو یو بابا کی جان۔

پیٹ کو چوم کر وہ آہستہ آواز میں بولا جیسے اندر پل رہے وجود کے کان میں سرگوشی کر رہا ہو۔ اس کے اپنے پیٹ کو چومنے پر عنیزہ نے زور سے آنکھیں بند کیں تھیں جبکہ سانس ابھی بھی رکھا ہوا تھا۔ سانس لے لو عنیزہ ورنہ بے ہوش ہو جاو گی۔ صوفے سے کھڑے ہوتے وہ عنیزہ کے کان میں سرگوشی کرتے بولا جبکہ اس کے یوں کہنے پر عنیزہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں تھیں۔ اور فوراً ایک لمبا سانس کھینچا تھا۔

ابھی وہ سانس کھینچ کر لیتی نارمل ہوئی تھی کہ فرجاد نے اس کے لبوں کو قید کر لیا تھا۔ اس کے یوں اچانک کس کرنے پر عنیزہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ فرجاد کے انداز میں بے حد نرمی تھی۔ آج عنیزہ نے اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ناجانے کیوں اب اس کے کس کرنے سے عنیزہ کے اندر سکون اتر ا تھا۔ اس کے اندر پہلے کی طرح نفرت کی جگہ سرور چھایا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کو پیچھے کرنے کی بجائے وہ خود بھی اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی۔ اسے خود بھی نہیں پتا کہ یہ سب کیسے ہو رہا ہے اس سے مگر وہ خود کو روک بھی نہیں پارہی تھی۔

کافی دیر بعد وہ ایک دوسرے سے دور ہوئے تو عنیزہ کو خود پر غصے کے ساتھ بے حد شرم بھی آئی تھی۔ اس کے شرم سے ہوتے لال چہرے کو دیکھ فرجاد مسکرایا تھا اور آگے ہوتے اس نے اس کی گالوں پر لب رکھے تھے۔

جاو تیار ہو کر اوج باہر آؤٹنگ پر چلتے ہیں۔ وہ بلیک فراک پہننا جو اس دن پہنی تھی۔ پھر واپسی پر میں تمہیں شاپنگ کرواں گا۔

فرجاد کے نرم لہجے اور اس کی بات پر عنیزہ کو حیرت تو ہوئی تھی مگر زیادہ نہیں کیونکہ پچھلے کافی دنوں سے اس کا انداز بدلا ہوا تھا۔ وہ چپ چاپ ہاں میں سر ہلاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی اور پیچھے فرجاد سلال سے لاڈ کرنے لگا۔

عارش کا کافی دنوں سے معصومہ سے سامنے نہیں ہوا تھا۔ اس لیے وہ کافی بے چین تھا۔ آج وہ رات کو سب کے سونے کے بعد اس سے ملنے کے لیے اس کے کمرے میں گیا۔ تو وہاں وہ نہیں تھی۔

ادھی رات کے وقت وہ کہاں جاسکتی تھی یہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔ ضرور اسے بھوک کے کیڑے نے ستایا ہو گا اس لیے کچن میں گئی ہوگی۔ وہ اس کا انتظار کرنے کی نیت سے بیڈ کے پاس بیٹھنے کے لیے پہنچا تو وہاں پڑی بک کو اٹھا کر دیکھنے لگا جو شاید کوئی ناول تھا۔

Posted On Kitab Nagri

روح یارم! اس نے کتاب پر لکھا نام دلچسپی سے پڑھا۔ اس ناول کا بہت بارز کر اس نے معصومہ کے منہ سے سنا تھا۔ جب وہ پریزے لوگوں سے ناولز کی باتیں کرتی تھی۔ بیڈ پر بیٹھ کر اس نے ناول کو کھولا تو معصومہ کے نشانی کے طور پر فولڈ کیے گئے پیج کی وجہ سے معصومہ جہاں سے چھوڑ کر گئی تھی ناول وہیں سے اوپن ہوا تھا۔

اس نے وہیں سے ناول پڑھنا شروع کیا۔ مگر جیسے جیسے وہ ناول پڑھ رہا تھا ویسے ویسے اس کے چہرے پر حیرت ابھر رہی تھی۔ تھوڑا سا پڑھنے کے بعد اس نے کتاب واپس بند کرتے رکھ دی تھی۔ یعنی یہ تھا یارم کاظمی جس کا نام لیتے وہ آہیں بھرتی تھی۔

اسے اچھے سے یاد تھا اس نے معصومہ کو کہتے سنا تھا کہ شوہر ہو تو یارم جیسا۔ معصومہ کی بات یاد کرتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ تبھی معصومہ ہاتھ میں مہنگی کا باول لیے کمرے میں اپنی دھن میں داخل ہوئی جبکہ کانوں میں ہینڈ فری لگائی ہوئی تھی۔

اس نے عارش کو نہیں دیکھا تھا کمرے میں اس لیے دروازے کو لاک لگاتے جب وہ پلٹی تو اسے دیکھ اس کے ہاتھ سے باول گرتے گرتے بچا تھا۔ مگر معصومہ بھلا کیسے گرنے دے سکتی تھی مہنگی کو۔

اس کی توجان تھی مہنگی میں۔ ایک بار شہریار سے اس نے شرط لگائی تھی جس میں شیرمی نے اسے کہا تھا کہ اگر وہ جیتی تو وہ اسے اچھے والے برینڈ کا مہنگا سوٹ لے کر دے گا پر اس نے سوٹ لینے سے انکار کرتے مہنگی کا پیک مانگا تھا جس پر شہریار اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی بھی وہ دروازے کے ساتھ دیوار کے ساتھ پڑے ٹیبل پر باول اور کانوں سے ہینڈ فری اتار کر رکھتی سیدھی ہوئی تھی۔ آ.. آپ یہاں کیسے؟؟ اس نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔ کیوں نہیں آسکتا کیا؟ عارش کے پوچھنے پر اس نے نہ میں گردن ہلائی پر جب عارش نے اسے گھوری سے نوازہ تو فوراً وہ ہاں میں گردن ہلانے لگی۔ میں آسکتا ہوں کیونکہ یہ میری بیوی کا روم ہے۔ عارش کے کہنے پر اس نے ہونٹوں کو چبانا شروع کر دیا تھا۔

بری بات معصومہ ایسے مت کرو ورنہ میری نیت خراب ہو جائے گی۔ بیڈ سے کھڑے ہوتے وہ معصومہ کے قریب جا کر انگوٹھے کی مدد سے اس کے ہونٹ دانتوں سے آزاد کرتے بولا جبکہ اس کی بات پر معصومہ لال ہوئی تھی اور اس کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔

ویسے ناول مزے کا ہے تمہارا۔ وہ واپس پلٹ کر بیڈ سے ناول اٹھاتا بولا جبکہ اس کے ہاتھ میں ناول دیکھ معصومہ کی آنکھیں باہر آنے کو ہوئی تھیں۔ م.. میرا ناول واپس کریں۔ وہ اس کے پاس جا کر اس سے ناول چھیننے کی کوشش کرتی بولی جبکہ عارش نے ہاتھ اوپر کرتے ناول اس کی پہنچ سے دور کیا تھا۔

دیں مجھے پلیز میرا ناول۔ وہ اچلتے ہوئے اس سے ناول لینے کی کوشش کرتے بولی مگر عارش نے ناول کو ویسے ہی دور کری رکھا۔ اس سے چھیننے کی کوشش کرتے ہوئے اچانک معصومہ کا بیلنس بگرا تھا اور وہ عارش کے ساتھ بیڈ پر گری تھی۔ عارش نیچے اور معصومہ اس کے اوپر تھی جبکہ معصومہ کی کمر کے گرد عارش کا ایک بازو اپنا حصار قائم کیے ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ نے شرمندہ ہوتے کھڑے ہونا چاہا مگر عارش نے اس کی کوشش ناکام بنائی تھی۔ جان بوجھ کر کرتی ہونہ ایسا؟؟ عارش نے اس کے چہرے کو تکتے خمار آلود لہجے میں کہا۔ جبکہ معصومہ کو اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ ک.. کیا مطلب؟؟ معصومہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

یوں جب تم میرے قریب آتی ہونہ تو مجھے لگتا ہے اس سے خوبصورت لمحہ کوئی نہیں ہوگا۔ دل کہتا ہے کہ یہ وقت یہیں ختم جائے اور میں تمہارے ہمیشہ یوں ہی قریب رہوں۔ تمہاری یہ ادائیں مجھ پر قاتلانہ وار کرتی ہیں۔ میرے دل کو پہلے بھی ان ہی اداؤں نے گھائیل کیا ہے۔

میں نہیں جانتا کہ آخر کون سا جاو کر دیا ہے تم نے مجھ پر۔ ہاں اتنا ضرور پتا ہے کہ اب عارش کا دل صرف تمہاتے لیے دھڑکتا ہے۔ میری محبت میری چاہت، میرا عشق سب کچھ تم ہی ہو۔

میں نے ہمیشہ تمہیں بچی سمجھا مگر مجھے ایک پل میں تم نے اپنا دیوانہ بنا لیا۔ تم بہت ظالم ہو معصومہ سارا قصور تمہارا ہے۔ عارش کی باتوں کو وہ ہونکوں کی طرح سن رہی تھی۔ یہ کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟

اس سے محبت تھی اسے؟؟ کب ہوئی یہ محبت؟؟ اور آخر میں جب اس نے کہا کہ سارا قصور اس کا ہے تو اس کو سمجھ نہ آیا کہ اس کا کیا قصور ہے۔ م.. میرا کیا قصور ہے؟؟ معصومہ نے حیرت سے پوچھا۔

تمہارا ہی تو قصور ہے معصومہ کیونکہ تم نہ اس دن بانیک پر میرے گرد بازوں کا حصار باندھتی اور نہ ہی میں تمہاری محبت کے حصار میں قید ہوتا۔ عارش کی بات پر معصومہ کو اس بانیک پر اس کے گرد اپنا حصار بنانا یاد آیا تو اسے اپنی عقل پر افسوس ہوا۔ کیونکہ واقع اس دن سے ہی عارش کا رویہ چینیج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آ.. آپ کو مجھ سے محبت ہے؟؟ معصومہ نے آنکھیں بڑی کیے معصومیت سے پوچھا جس پر عارش نے مسکرا کر چہرہ اوپر کرتے اس کی آنکھوں پر لب رکھے تھے - صرف محبت؟؟ نہیں میری جان صرف محبت نہیں ہے تم سے -

میری محبت، میری چاہت، میری زندگی، میری خوشیاں، میری سوچ، میرا سکون، میرا دل، میرا عشق اور میری عاشقی - لفظ دیکھو تو نا جانے کتنے ہیں مگر اگر سمیٹ دوں تو صرف تم ہو - عارش کے اتنے خوبصورت اظہار پر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا - ایک میٹھا سا احساس محسوس ہوا تھا اسے -

اتنی محبت ہے مجھ سے؟؟ معصومہ نے شرماتے ہوئے پوچھا جس پر عارش نے بڑی خوبصورتی سے شعر پڑھا تھا -

کوئی اس شخص ساد دنیا میں کہاں ہوتا ہے!!

لاکھ چہروں میں جسے دل نے چنا ہوتا ہے!!

ہم تو اس موڑ پہ آپہنچے ہیں محبت میں جہاں!!

دل کسی اور کو چاہے تو گناہ ہوتا ہے!!

عارش کے شعر پو وہ کھل کر ہسی تھی - عارش کو اس کے ہسنے پر یوں محسوس ہوا جیسے ہر طرف بہار آگئی ہو -

Posted On Kitab Nagri

چلیں اب کھڑے ہونے دیں مجھے۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتی بولی جس پر عارش نے اسے کھڑا ہونے دیا تھا اور خود بھی اٹھ کر بیٹھا تھا۔ ویسے تم بے فکر رہو میں یارم کاظمی جیسا شوہر بن جاؤں گا۔
بلکہ اگر موقع دو تو ابھی بھی ثبوت دے سکتا ہوں۔ وہ شرارت سے اس کی جانب جھکتا بولا جس پر اس نے استغفار کہتے اسے دور کیا تھا۔ نہیں مجھے یارم جیسا شوہر چاہیے پر ایزاے کئیرنگ ایزاے رومینٹک نہیں۔

وہ بیڈ پر پڑی اپنے ناول کی بک اٹھا کر بولی۔ کوئی بات نہیں جان عزیزم تمہیں میں پوری طرح سے بن کر دیکھاؤں گا۔ ایزاے کئیرنگ بھی اور ایزاے رومینٹک بھی۔ عارش نے اس کے گال کھینچتے کہا۔
اچھا اچھا جائیں اپنے کمرے میں کیونکہ مجھے اپنے نوڈلز کھانے ہیں جواب بالکل بھی فریش نہیں رہے ہوں گے۔

معصومہ اسے سے دور جا کر باول اٹھاتی بولی۔ اس کا مقصد اپنی شرم مٹانے کا تھا جبکہ عارش اس کے یوں کرنے پر ہستا تھا۔ چلا جاتا ہوں پر مجھے بھی دو نوڈلز۔ عارش بیڈ پر واپس بیٹھتا بولا جس پر معصومہ نے پہلے تو اسے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا تھا پھر اس کے قریب آ کر بیٹھتی باول اس کے سامنے کر گئی تھی۔
عارش کے اظہار پر اسے نا جانے کیوں اپنا آپ سیشن لگ رہا تھا۔ وہ خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی۔ جبکہ دل میں بھی عجیب سی ہلچل مچی ہوئی تھی۔

.....

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

شادی میں چار دن رہ گئے تھے جبکہ جیسے جیسے دن قریب آرہے تھے پریزے اور علی کے دل کی حالت بگرتی جا رہی تھی۔ پریزے تو پھر خود پر پہرے بیٹھائے بیٹھی تھی مگر علی سے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئے علی؟؟ چار دن بعد گھر میں شادی ہے اور تم کہہ رہے ہو تمہیں لندن جانا ہے۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ آسیہ بیگم غصے سے علی سے بولیں جبکہ وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔ سوری ماں مگر جانا ضروری ہے۔ علی نے انہیں منانا چاہا جس ہر انہوں نے اسے گھورا تھا۔

ٹھیک ہے کرو اپنی مرضیاں مجھے مت بتاؤ نہ ہی مجھ سے پوچھو۔ وہ غصے اور ناراضگی سے کہتیں کمرے سے نکل گئی تھیں جبکہ وہ پیچھے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا تھا۔

لباساں کھینچ کر وہ بیڈ کی ڈرار کے پاس جا کر اندر سے ایک ڈبی نکال چکا تھا۔ ہاتھ میں موجود ڈبی کو دیکھتے اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی اور پریزے کے کمرے کی جانب چل پڑا۔

.....
www.kitabnagri.com
.....

عنیزہ یہ یہ کپڑے پہننے اور میک اپ کرنے کے لیے لایا ہوں صرف رکھنے کے لیے نہیں۔ فرجاد نے اس دن عنیزہ کو اچھی خاصی شوپنگ کرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے میک اپ اور طرح طرح کے خوبصورت جوڑے لے کر دیے تھے مگر عنیزہ نے کچھ بھی یوز نہیں کیا تھا اس لیے وہ غصے سے آج اس پر گرجتا بولا۔ مم.. میرا دل نہیں کرتا۔ عنیزہ نے منہ نیچے کرتے کہا

-

دل کرے یاں نہ کرے نئے کپڑے پہن کر تیار ہو کر رہا کرو۔ سمجھی؟؟ فرجاد کے کہنے کے پر اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا۔ جبکہ فرجاد کو پتا تھا بس سر ہلانے تک بات مانی ہے مگر اسے پتا تھا اپنی بات منوانا

.....

علی نے پریزے کے کمرے کے باہر پہنچ کر دروازہ ناک کیا تو تھوڑی دیر بعد پریزے نے دروازہ کھولا تو علی کو دیکھ اسے حیرت ہوئی تھی۔ کیا میں آجاؤں اندر؟؟ علی نے مسکرا کر پوچھا جس ہر وہ سائیڈ پر ہٹی تھی اور علی کمرے کے اندر آیا تھا۔

سوری پریزے میں آپ کی شادی میں نہیں شامل ہو سکوں شاید کیونکہ مجھے لندن جانا ہے میٹنگ کے لیے۔ علی کی بات پر اس نے حیرانگی سے اسے دیکھ تھا۔ پر... پرور کچھ نہیں بس یہ میری طرف سے شادی کا تحفہ ہے۔

اللہ آپ کو خوش رکھے۔ وہ اسے چپ کر واتا بولا اور وہ ڈبی پریزے کے سامنے کی تھی جسے پریزے نے تھام لیا تھا۔ ش.. شکریہ۔ پریزے نے بمشکل آنسو پیتے کہا جبکہ علی کی تو خود حالت خراب ہو رہی تھی یہاں۔

Posted On Kitab Nagri

اچھا میں چلتا ہوں مجھے کنزہ کو بھی دینا ہے گفٹ - وہ کہتے ساتھ ہی کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ وہ پیچھے اس کی دی گئی انگوٹھی کو سینے سے لگا کر رودی تھی۔

.....

معصومہ باہر لان میں بیٹھی تو شہریار منہ لٹکائے اس کے پاس آیا تھا - کیا ہوا شیریں؟؟ معصومہ نے حیرت سے پوچھا - کیونکہ بہت کم نظر آتا تھا کہ شیریں یوں منہ لٹکائے بیٹھے - یار میں کیا بچہ ہوں؟؟ شہریار نے اس کی جانب دیکھتے پتھچھا - نہیں تو کیوں؟؟ شہریار کے کہنے پر اس نے فٹ سے کہا - تو یار ممما کیوں کہہ رہی تھیں چھوڑ دو بچپنا اب بڑے ہو گئے ہو - پتا نہیں کب عقل آئے گی تمہیں -

شہریار کے بتانے پر اسے ہسی تو بہت ائی تھی مگر وہ کنٹرول کر گئی تھی - اوہ ہوسیڈ نہ ہو مجھے روز پڑتی ہے ڈانٹ اور طعنے بھی ملتے ہیں مگر ڈھیٹ بنی سن لیتی ہوں تو بس چل کر میری طرح - معصومہ اسے چل کرتی بولی جس پر وہ ہو بھی گیا - خیر چھوڑو یہ بتاؤ مہوش کیسی ہے؟؟

وہ اپنی اداسی بھلائے معصومہ سے مہوش کا پوچھنے لگا جس پر معصومہ خوشی سے اسے مہوش کا بتانے لگی - شیریں تیرے بچوں کے نام میں رکھوں گی - اچانک بات کرتے کرتے اسے یاد آیا -

اوکے ڈن کرو پر پہلے بیوی تو آجائے - شہریار نے ہاں کرتے آخر میں ہائے بھرنے والا انداز میں کہا - جس پر معصومہ نے قہقہہ لگایا تھا جبکہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر انہیں دیکھتے عارش کو یہ منظر پسند نہیں آیا تھا -

Posted On Kitab Nagri

وہ جلدی سے یونی کے لیے تیار ہو کر بھاگتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تھی۔ آج وہ بہت لیٹ ہو گئی تھی دو کلاسز چھوٹ گئی تھیں پہلے ہی اس کی۔

بریڈ پر جیم لگا کر کھاتے وہ جو س پیتے سب کو خدا حافظ بول کر باہر نکل گئی کیونکہ عارش تیار ہو کر جا چکا تھا باہر۔

باہر نکل کر اسے گاڑی کہیں بھی نظر نہ آئی ہاں عارش بلیو شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے ون ٹو فائو بایک پر بیٹھا ضرور نظر آیا تھا۔ گاڑی کہاں ہے؟؟ وہ اس کے پاس جاتی پوچھنے لگی۔ آج ہم بایک پر جائیں گے۔ آؤ بیٹھو۔ وہ بایک سٹارٹ کرتا بولا۔ معصومہ بھی کندھے اچکا کر اس کے پیچھے بیٹھ گئی تھی۔

عارش اس کے بیٹھنے پر بایک آگے بڑھتا گھر سے دور لے گیا۔ گھر سے تھوڑا سا دور جاتے ہی اس نے بایک کو روکا تھا جبکہ اس کے یوں بایک روکنے پر معصومہ کو حیرت ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔ اس کے یوں پوچھنے ہر عارش نے بنا کوئی جواب دیے تھوڑا سا مڑ کر اس کا بازو پکڑ کر اپنی کمر کے گرد باندھا تھا۔

معصومہ تو اس کے یوں کرنے پر پہلے حیران ہوئی پھر شرمیلی سی ہسی ہسی دی تھی۔

آف عارش آپ بھی نہ۔ وہ ہستے ہوئے کہتی اس کے کندھے پر سر رکھ گئی تھی۔ جبکہ عارش اب پر سکون ہوتا پھر سے بایک سٹارٹ کر چکا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

عارش مجھے یاد آیا کہ میں نے چھٹیوں کی درخواست دی تھی شادی کے لیے اور اسی ہفتے ہمارے ٹیسٹ سٹارٹ ہو گئے ہیں ہاف بک کے تو پر نسیل سر نے منع کر دیا ہے چھٹیاں دینے سے۔
میٹھ کے سر کہ رہے تھے کہ اپنے بابا یا بھائی کو لے آنا ان کے کہنے پر وہ تمہیں چھٹیاں دے دیں گے۔ تو آپ عرش بھائی کو بھیج دینا یونی۔

معصومہ جب یونی کے گیٹ کے باہر پہنچ کر اندر جانے لگی تو اچانک یاد آنے پر اس نے عارش سے کہا۔
کوئی مسئلہ نہیں ہے عرش کو کیوں تکلیف دینی چلو میں چلتا ہوں۔
عارش بائیک سے اترتا بولا۔ ارے پر انہوں نے بابا یا بھائی کا کہا تھا۔ معصومہ نے اسے سمجھانا چاہا۔
پتا ہے مجھے پر جانم میں بھی تمہارا شوہر ہوں تو مطلب میں بھی بات کر سکتا ہوں۔ عارش کی بات معصومہ کو بھی صحیح لگی اس لیے وہ بھی فوراً مان گئی۔

.....

وہ پر نسیل کے افس کی جانب جا رہے تھے اور معصومہ میڈم کے چہرے کی رنگت غصے سے لال ہو گئی تھی کیونکہ یونی کی بہت سی لڑکیاں عارش کو آہیں بھرتی دیکھ رہی تھیں۔
وہ تو باقاعدہ ان لڑکیوں کو اپنی نکاب سے جھلکتی آنکھوں سے گھوریوں سے بھی نواز رہی تھی۔ عارش آپ نہ نکاب کیا کریں۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ کے منہ پھلا کر کہے گئے الفاظ پر عارش کو جھٹکا لگا تھا۔ کیا مطلب؟؟ میں کیسے نکاب کر سکتا ہوں
معصومہ؟؟

تم پاگل تو نہیں ہو گئی؟؟ نکاب تو لڑکیاں کرتی ہیں جبکہ میں لڑکا ہوں۔ عارش نے صدمے سے چور لہجے
میں کہا۔ ہاں تو پھر آپ کم پیارے لگا کریں۔

ساری لڑکیاں آپ کو دیکھتی ہیں اور مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا۔ وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی جبکہ اس
کی بات پر عارش کو اس پر جی بھر کر پیار آیا تھا۔ میں صدمے میں میری جان کے۔
تم بے فکر رہو جانِ عارش مجھے لڑکیاں چاہے دیکھیں مگر میں صرف تمہیں دیکھتا ہوں۔ عارش کے پیار
سے کہنے پر اس کے گال لال ہوئے تھے اور وہ شرما کر نظریں جھکا گئی تھی۔

.....

Kitab Nagri

اسلام علیکم
www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

وہ دونوں پر نسیل کے آفس میں بیٹھے تھے اور پر نسیل آنکھیں چھوٹی کیے انہیں دیکھ رہا تھا۔ آپ کو اگر پتا ہو معصومہ تو چھٹیاں لینے باپ یا بھائی یعنی کوئی محرم آتا ہے۔

اور جہاں تک مجھے پتا ہے یہ آپ کے بھائی نہیں کزن ہیں۔ پر نسیل کی بات پر معصومہ نے عارش کی جانب دیکھا تھا۔ جی بالکل آپ نے سہی کہا کہ محرم آتا ہے۔ اور میں ان کا شوہر ہی ہوں۔

میرے خیال سے باپ بھائی سے بھی زیادہ امپورٹنٹ ہے میرا انا۔ عارش کے کہنے پر پر نسیل کے چہرے پر حیرانگی چھائی تھی۔ پر ان کی تو شادی نہیں ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

پر نسل نے حیرت سے کہا۔ جی بلکل نہیں ہوئی کیونکہ ابھی نکاح ہوا ہے اور وہ بھی سادگی سے۔ یہ دیکھیں نکاح نامہ عارش نے کہنے کے ساتھ آخر میں موبائل پر نکاح نامے کی تصویر دیکھائی تو پر نسل کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

اواچھا اچھا۔ پھر ٹھیک ہے مسٹر عارش آپ کی بیوی کو چھٹیاں مل جائیں گی۔ لیکن انہیں بعد میں ٹیسٹ دینے ہوں گے۔ پر نسل کے کہنے پر عارش نے معصومہ کو دیکھا تھا۔ میں دے دوں گی بعد میں۔ وہ فوراً بولی جس پر عارش نے پر نسل کو ڈن کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں سے اپنے آفس کے لیے نکل گیا تھا اور معصومہ خوشی سے اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔

.....

.....

فرجاد آج گھر پر ہی تھا اس لیے سلال کے ساتھ خوب کھیل رہا تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹ کر اسے اپنے پیٹ پر بیٹھائے اس سے باتوں میں مصروف تھا۔ کافی دیر کھیلنے بعد اس نے پاس رکھا فیڈر جو عنیزہ رکھ کر گئی تھی وہ اٹھایا اور سلال کو پلانے لگا۔

www.kitabnagri.com

اب عنیزہ سلال کو فیڈر کی عادت ڈال رہی تھی کیونکہ اگر وہ نہ ڈالتی ابھی بھی عادت تو بعد میں اسے بہت مشکل ہونی تھی۔ سلال فیڈر پیتے ہوئے ہی سو گیا تھا۔ فرجاد اسے جھولے میں لٹا کر خود کمرے سے نکل گیا تھا۔ ابھی وہ آخری سیڑھی پر پہنچا ہی تھا کہ تبھی کانچ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ فوراً آواز سنتے کچن کی جانب بھاگا تھا۔ کچن میں پہنچتے اسے زمین پر جگ ٹوٹا نظر آیا جبکہ عنیزہ پریشانی سے ٹوٹے جگ کو دیکھ رہی تھی۔

فرجاد نے پاس جاتے عنیزہ کو سائیڈ کرنے کے لیے ہاتھ آئے بڑھایا تھا مگر عنیزہ کو لگا کہ وہ اسے مارنے لگا ہے اس لیے وہ فوراً آنکھیں بند کرتی نیچے بیٹھی تھی۔ غ... غلطی سے گ.. گر گیا۔

مم.. میں نے ج.. جان ب.. بوجھ ہر نہیں گرایا۔ وہ ڈرتے ہوئے کانپتے جسم کے ساتھ بولتی فرجاد کو حیران کر گئی تھی۔ کیا اس قدر ڈرتا تھا اس کے دل میں فرجاد کا؟؟

نہیں عنیزہ میں کچھ نہیں کہہ رہا تمہیں تم ادھر اوشا باش۔ کانچ لگ نہ جائے تمہیں۔ ملازمہ صاف کر دے گی۔

وہ اس کے پاس جا کر اسے کھڑا کرتے سائیڈ پر لاتا بولا جبکہ اس کے یوں بنا مارے بنا ڈانٹے نرمی سے بات کرنے پر عنیزہ نے نا سمجھی بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیوں کر رہے ہیں ایسے؟؟ وہ اس کی طرف دیکھتی ہلکی آواز میں بولی۔ کیا کر رہا ہوں؟؟ فرجاد نے نا سمجھی سے پوچھا۔ کیوں اب پہلے کی طرح مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاتے؟؟ کیوں مجھ پر نرمی دیکھا رہے ہیں

؟؟

Posted On Kitab Nagri

کیوں؟؟؟ آپ کو کیا لگتا ہے میں آپ کی چال کو سمجھ نہیں رہی؟؟؟ نہیں یہ غلط سوچ ہے آپ کی۔ کیونکہ میں اچھے جانتی ہوں آپ کی چال کو۔ میرے ساتھ نرمی برت کر مجھے اپنی نرمی کا عادی بنا رہے ہیں۔ جبکہ یہ نرمی صرف اس لیے ہے تاکہ آپ کی اولاد سہی سلامت دنیا میں آئے۔ اس لیے مجھ پر کوئی ظلم نہیں کرتے۔ اور یہ بھی سوچ ہے آپ کی کہ بچہ پیدا ہوتے ہی واپس اپنے اصل روپ میں آئیں گے اور پچھلے سارے حساب برابر کریں گے۔

اگر یہ سوچ ہے تو پلیز مجھے نہیں چاہیے آپ کی کرم نوازیاں۔ آپ کا یہ روپ مجھے زیادہ خطرناک لگتا ہے۔

آپ مجھے اس نرمی کی عادت ڈال کر خود بدل جاو گے اور میں جسے مار پیٹ کی جگہ نرمی اور محبت کی عادت ہو جائے گی واپس آپ کا پہلا روپ برداشت نہیں کر سکوں گی۔ تو پلیز نہیں چاہیے آپ کی نرمی۔ نہیں چاہیے مجھے آپ کی محبت۔ ابھی بھی آپ کو غصہ آرہا ہے نہ مجھ پر؟؟؟ آرہا رہا ہو گا بلکل آرہا ہو گا تو ماریں مجھے روکیں نہ خود کو۔ مجھے عادت ہے مار پیٹ کی۔ فکر نہ کریں بے بی کو بھی پتا ہے اس کی ماں کو عادت ہے۔

ماریں نہ ماریں نہیں رہے؟؟؟ ماریں مجھے۔ وہ جزباتی اور پاگل پن سے بولتی فرجاد کو حیران کر رہی تھی جبکہ آخر میں جب وہ پاگلوں کی طرح کہنے کے ساتھ باقاعدہ فرجاد کا ہاتھ پکڑ کر خود ہی اپنے منہ تھپڑ مارنے لگی تو فرجاد کو وہ کوئی زہنی مریضہ لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ہو گیا ہے عنیزہ تمہیں؟؟ پاگل ہو گئی ہو؟؟ کیا حرکت ہے یہ؟؟ وہ اپنے ہاتھ عنیزہ کی پکر سے آزاد کر تاغصے سے بولا۔

ہاں پاگل ہو گئی ہوں میں اور مجھے پاگل بنانے والے آپ ہیں۔ سناپ نے؟؟ آپ ہیں مجھے پاگل بنانے والے۔

وہ بھی جواب میں غصے سے ہی چیخی تھی جبکہ فرجاد کو اس کی حالت دیکھ خود پر غصہ ا رہا تھا کیونکہ واقع اس کی حالت اسی کی بدولت تھی۔

زیادہ پینک ہونے کی وجہ سے عنیزہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا اچھایا تھا۔ اس سے پہلے وہ بے ہوش ہو کر گرتی فرجاد نے فوراً اسے تھاماتھا۔

.....

عنیزہ کو ڈاکٹر اکڑا کر چیک کر گیا تھا اور اس وقت وہ سو رہی تھی کیونکہ ڈاکٹر نے اسے نید کی گولی دی تھی تاکہ وہ پرسکون ہو سکے۔

www.kitabnagri.com

فرجاد کمرے میں ٹھہلتا ماضی میں کیے گئے عنیزہ پر اپنے ظلموں کو یاد کر رہا تھا کہ تبھی ملازمہ نے اسے عارش نامی شخص کے آنے کا بتایا۔ عارش کا نام سن فرجاد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ فوراً ملازمہ کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلا۔ لاونچ میں پہنچتے ہی اسے عارش نظر آیا جو صوفے پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ واویار کیا سر پر انداز دیا ہے تم نے۔ وہ عارش کے قریب جاتا گلے لگتے خوشی سے بولا۔

بس میں نے کہا ایسے چھوٹے موٹے سر پر انداز دینے چاہیے ہیں۔ عارش نے اس سے الگ ہوتے ہستے ہوئے کہا۔ اچھا بتاؤ کیا لوگے چائے، کوئی جو س؟؟ بلکہ لنچ کا ٹائم ہے لنچ کرتے ہیں ساتھ۔

فرجاد نے کہنے کے ساتھ ملازمہ کو اواز دینی چاہی پر عارش نے منع کر دیا۔ نہیں یار کھانا پینا کچھ نہیں ہے بس میں تمہیں کارڈ دینے آیا تھا شادی کا۔ عارش نے اپنے لیپ ٹاپ بیگ سے کارڈ نکالتے کہا۔

تمہاری شادی یے؟؟ فرجاد نے حیرت اور خوشی سے ملی جلی کیفیت سے پوچھا جس پر عارش ہستا تھا۔ اللہ تمہاری زبان مبارک کرے پر ابھی میری نہیں میری سسٹرز کی ہے۔ عارش کے کہنے پر فرجاد نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا تھا۔

اتنی جلدی شادی کی مطلب دال میں کچھ کالا ہے۔ فرجاد کے شکی انداز میں کہنے پر عارش ہستا تھا۔ حضور دال میں کچھ کالا نہیں پوری دال ہی کالی ہے۔ عارش انکھ دباتا بولا۔

ہا ہا تو ہم سے بھی سٹوری سنیں کریں کہ آخر دال کالی کیسے ہوئی۔ فرجاد نے دلچسپی سے پوچھا جس پر عارش نے مسکراتے ہوئے اسے سب بتایا کہ کیسے اس کی معصومہ سے بنتی نہیں تھی کیسے اس سے اچانک محبت ہوئی اور کیسے اگلے ہی دن سرداروں نے ان کا نکاح کروایا۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد تو اس کی سٹوری سن حیرت میں تھا مگر پھر اچانک ہی ہسنا شروع ہو گیا۔ ہا ہا ہا ف عارش مطلب کہ کیا سچو نمیشن ہو گی وہ جب تم سرداروں کے سامنے بے بس ہو گے۔

وہ ہستے ہوئے بولا جس پر عارش نے صوفے پر پڑا کشن اٹھا کر اسے دے مارا تھا۔ اچھا اچھا مزاق کر رہا تھا۔ میرے خیال سے تمہیں اب بتا دینا چاہیے گھر والوں کو۔ فرجاد اس بار سیریس ہوتا بولا۔

ہاں بس یہ شادی ختم ہو تو بتاتا ہوں کیونکہ ابھی تو گھر میں سب شادی کی تیاریوں میں مگن ہیں۔ عارش کے کہنے پر فرجاد نے انشا اللہ کہا تھا۔

اچھا یا تم نے ضرور انا ہے شادی پر میرے بھتیجے اور بھابی کو بھی لانا ساتھ۔ ویسے بھابھی سے تو ملو اور اپنے بیٹے سے بھی۔ عارش نے پہلے شادی میں ضرور آنے کا کہتے آخر میں عزیزہ اور سلال کے بار میں پوچھا۔

بس یار تمہاری بھابھی کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نید کی دوائی دی ہے ڈاکٹر نے تو وہ سو رہی ہے اور سلال بھی سو رہا ہے۔ رکو میں سلال کو لاتا ہوں۔ فرجاد اسے کہتے آخر میں سلال کو لانے جانے لگا مگر عارش نے روک لیا۔

نہیں نہیں رہنے دو میں شادی پر مل لوں گا۔ ابھی میں چلتا ہوں گھر بہت کام ہیں۔ عارش کھڑے ہوتے بولا۔ کچھ دیر اور رک جاتے تو اچھا لگتا پر چلو تم نے کام بھی کرنے ہے اس لیے روک نہیں سکتا ورنہ تمہیں جانے نہ دیتا ابھی۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد اس کے گلے لگتا بولا جس پر عارش ہسا تھا۔ انشا اللہ اگلی بار زیادہ دیر رکوں گا۔ وہ کہتے اللہ حافظ بول کر چلا گیا تھا جبکہ فرجاد بھی اسے باہر تک چھوڑنے گیا تھا۔

مہندی کا فنگشن حال میں ہونا تھا اس لیے سب تیار ہو کر حال ہی جانے والے تھے۔ علی تم تیار نہیں ہوئے ابھی تک؟؟ امی اس کے کمرے میں آئیں تو اسے بنا کپڑے بدلے بیڈ پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا دیکھ حیرت سے بولیں۔

نہیں ماں میرا دل نہیں جانے کا۔ پہلے ہی دادا جان نے مجھے لندن جانے سے روک دیا اور اب آپ پلیز مجھ پر زور مت ڈالے گا جانے کے لیے۔ میری طبعیت نہیں ٹھیک۔ وہ آنکھوں سے بنا بازو ہٹائے بولا۔ علی! میری جان! اٹھ کر بیٹھو اور ادھر دیکھو میری طرف۔ امی اس کے پاس بیٹھ کر اس کا بازو ہلاتی بولیں۔ وہ اٹھنا تو نہیں چاہتا تھا مگر ماں کا کہا ٹال بھی نہیں سکتا تھا۔ اس لیے بے دلی سے اٹھ بیٹھا۔

جی ماں کہیں کیا کہنا ہے۔ وہ اپنی لال ہوئی آنکھوں کو بنا اٹھائے ہاتھوں کی لکیروں کو تکتا بولا۔ ادھر دیکھو پہلے میری طرف۔ آسیہ بیگم نے اس کے چہرے کو اپنی جانب کرتے کہا جس پر اس نے اپنی لال ہوئی آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔ اس کی آنکھیں دیکھ امی کا ہاتھ اپنے دل کے مقام ہر گیا تھا۔

میرے اللہ خیر! علی کیا بات ہے بیٹا؟؟ اس طرح کیوں ہو گئے ہو تم؟؟ نہ اپنی حالت کا فکر ہے نہ کسی چیز کا ہوش۔ امی نے آنکھوں میں آنسو لیے پوچھے جبکہ وہ خاموشی سے واپس نظریں جھکا گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بتاؤ مجھے کیا بات ہے؟؟ امی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے پوچھا پھر اچانک ان کے زہن میں ایک خیال آیا تھا۔ کہیں تم کنزہ کو پسند؟؟ امی کے کہنے پر اس نے نہ میں گردن ہلائی تھی جبکہ ضبط کے چکر میں اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر رکھی تھی۔ کنزہ نہیں تو پریزے؟

اب کی بار امی کے کہنے پر اس کی آنکھوں سے آنسو گرنا شروع ہو گئے تھے۔ علی میری جان میرے بچے! کیوں نہیں بتایا مجھے؟؟ اس کے رونے پر امی خود بھی رو پڑی تھیں اور اسے گلے لگاتیں بولیں جبکہ ماں کے گلے لگتے ہی وہ بچوں کی طرح رویا تھا۔ کون کہتا ہے مرد نہیں روتا۔

غلط سرا سر غلط۔ مرد اپنے رب کی عبادت میں روتا ہے، مرد اپنے عزیزوں کے دکھ میں روتا ہے، مرد اپنی پسندیدہ عورت کے لیے روتا ہے۔ ہاں مرد کے پاس بھی تو دل ہے۔ اس کے بھی جذبات ہیں مگر وہ خود کو مضبوط ظاہر کرنے کے لیے خود پر بندھ باندھے رکھتا ہے۔ مگر جب اس کی من پسند عورت اس سے دور جاتی ہے تو وہ بندھ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

ماں میرا دل پھٹ رہا ہے۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے دل میں۔ میرا دل اس کی جدائی کی خبر برداشت نہیں کر پارہا تو کل کیسے برداشت ہو گا مجھ سے۔ اس لیے میں نے کہا تھا مجھے جانا ہے لندن۔ پردادانے نہیں جانے دیا۔ میں اب نہیں دیکھ پاؤں گا اسے کسی اور کا ہوتا۔ میں مرجاؤں گا ماں میں مرجاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ بچوں کی طرح روتا آسیدہ بیگم کی گود میں سر رکھے ان کو اپنا غم سنارہا تھا جبکہ اس کے مرنے والی بات پر انہوں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔ نہیں میری جان ایسے نہیں کہتے۔ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو تمہاری ماں بھی مر جائے گی۔

میں مرجاؤں گی علی سچ میں اس بار مرجاؤں گی اگر اس بار میری اولاد کو کچھ ہوا تو۔ آسیدہ بیگم اس کا ماتھا چوم کر بولیں جبکہ ان کے لہجے میں گہرا قرب چھپا تھا۔ میں کیا کروں ماں میرا دل پھٹ رہا ہے۔

وہ ان کے ہاتھ تھامتا بے بسی سے بولا۔ میں بات کروں رابعہ سے؟؟ وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتی اپنے آنسو صاف کرتے بولیں جبکہ علی نے نہ میں سر ہلایا تھا۔ نہیں ماں آپ نہیں کریں گی بات۔ اب بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں سمجھا لوں گا گا خود کو۔ اپنے دل کو سمجھا لوں گا کہ وہ میری قسمت میں تھی ہی نہیں۔ وہ نہ میں سر ہلاتا بولا۔ ٹھیک ہے پر پلیرز میرا بیٹا اپنی حالت سدھارو میں تمہیں ایسے نہیں دیکھ پارہی۔ دیکھو تو خود کو کیا حالت بنا رکھی ہے۔

نہ داڑھی بنوائی ہے تم نے نہ بال۔ یہ تو میرا علی نہیں ہے۔ مجھے میرا علی چاہیے۔ واپس لاؤ میرا علی۔ امی اس کا چہرہ تھپکتی بولیں۔ جس ہر اس نے بمشکل مسکرا نے کی کوشش کرتے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

کوشش کروں گا ماں۔ علی کے کہنے ہر آسیدہ بیگم نے اس کا ماتھا چوما تھا۔ آج کے بعد مرنے کی بات مت کرنا علی۔ میں اپنی ایک اولاد کو کھو چکی ہوں تمہیں نہیں کھو سکتی۔ میں جانتی ہوں کیسے قیامت خیز لمحہ ہوتا ہے وہ جب ایک ماں سے اولاد دور ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اسیہ بیگم گہری سوچ میں کھوئی بولیں تھیں جبکہ انہیں دکھی ہوتا دیکھ علی نے انہیں کس کر گلے لگایا تھا۔
میں ہوں نہ ماں آپ کے پاس تو پلینز دکھی مت ہوں۔ وہ
انہیں دلا سہ دیتے بولا جبکہ وہ اس کے گلے لگنے پر مسکرا دی تھیں۔

.....

ان دونوں کو ایک ہی سیٹج پر بٹھایا گیا تھا۔ دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں۔ مگر جہاں کنزہ کے
چہرے پر حقیقی مسکراہٹ اور شرماتہ تھی وہیں پریزے کے چہرے پر بناوٹی مسکراہٹ تھی۔
سب کے مہندی لگانے کے بعد وہ آیا تھا سیٹج پر۔ اس کا آنے کا موڈ نہیں تھا مگر ابو کے کہنے پر وہ آگیا تھا
مہندی کی رسم کرنے۔ اس کے آکر بیٹھنے پر پریزے کے ہاتھ کانپے تھے۔ آنسو آنکھوں سے آنے
کو بے تاب ہوئے تھے۔

حالت تو علی کی بھی یہی تھی۔ مگر وہ خود پر قابو کیے ہوئے تھا۔ مہندی مبارک ہو پریزے۔ کنزہ کو
مہندی لگا کر وہ پریزے کے ہاتھ پر مہندی رکھتا بولا جبکہ اس کے بولنے پر پریزے نے ہونٹ زور سے
اپس میں پیوست کیے تھے۔

ش.. شکریہ! وہ بمشکل بولی جبکہ علی بناوٹی مسکراہٹ دیتا اٹھ کر چلا گیا تھا کیونکہ اب اس سے اور وہاں
بیٹھنا دو بھر ہوا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

دو دوباتر آنی تھیں اس لیے سب کو ایک پل کی بھی فرست نہیں تھی۔ سب ہال میں موجود تھے کنزہ کی بارات آچکی تھی مگر پرزے کی بارات نہیں آئی تھی ابھی تک۔ سب لوگ پریشان تھے کہ ابھی تک ابر بارات آئی کیوں نہیں۔

عنیزہ کی کل طبع خراب تھی اس لیے مہندی پر فرجاد نہیں آسکا تھا مگر آج وہ اگیا تھا بارات پر۔ عنیزہ اور سلال بھی اس کے ساتھ تھے۔ عنیزہ کا نکل بھی موڈ نہیں تھا آنا مگر اس کے انکار کرنے پر فرجاد نے اسے ڈرانے کے لیے پرانے غصے والے انداز میں کہا تو وہ ڈر کر فوراً مان گئی تھی۔

وہ ایا تو عارش اسے ہال کے باہر ہی نظر آگیا تھا۔ مگر اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ فرجاد کو حیرت ہوئی تھی۔ وہ سلال کو اٹھائے عنیزہ کے ساتھ عارش کے پاس پہنچا تھا۔ کیا بات ہے عارش کیوں پریشان لگ رہے ہو؟؟

فرجاد نے اس سے حیرت سے پوچھا۔ پریشان نہ ہوں تو کیا کروں یار۔ پرزے کی بارات نہیں آئی ابھی تک۔ اور وہ لوگ کال بھی نہیں اٹھا رہے۔ عارش اپنا ماتھا مسلتا بولا۔ اللہ خیر کرے تم پریشان نہ ہو آجائیں گے ضرور کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا۔

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا تسلی دیتے بولا۔ ہم انشاء اللہ۔ اچھا تم بھابھی کو تو اندر بھیجو۔ باہر کیوں کھڑا کر رکھا ہے؟؟ عارش عنیزہ کے سر پر ہاتھ رکھتا فرجاد سے سلال کو لیتے پیار کرتا بولا۔ ہاں تم پلیز اپنی کسی سسٹر سے کہہ کر عنیزہ کو اندر بھیج دو تاکہ اسے بھی کمپنی ملے۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتا اندر جانے لگا تھا مگر تبھی معصومہ اپنی میکسی سنبھالتی باہر اس کے پاس آئی تھی۔ عارش تایا جان اور بابا بلارہے ہیں آپ کو۔ وہ اس کے پاس آتی بولی۔ اچھا میں اتا ہوں تم بھابھی کو اندر لے جاؤ۔ اور فرجاد یہ میری وائف ہے معصومہ۔

عارش پہلے معصومہ سے کہتے آخر میں فرجاد سے بولا جس پر فرجاد نے مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور معصومہ خوش دلی سے عنیزہ سے ملی تھی۔ عارش یہ بے بی کتنا پیارا ہے مجھے پکرائیں نہ۔

معصومہ اس کی گود میں موجود سلال کے گالو کو کھینچتی بولی جبکہ اس کے گال کھینچنے پر سلال نے شرما کر اپنا چہرہ عارش کی گردن میں چھپایا تھا۔ سلال کے شرمانے اور معصومہ کے اس پر فدا ہونے پر عارش اور فرجاد کے ساتھ عنیزہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

ہاں پکرو اسے اور عنیزہ بھابھی کو اندر لے کو جاؤ انہیں کمپنی دو۔ عارش نے سلال کو اسے دیتے کہا۔ جبکہ وہ خوشی سے سلال کو پکڑ کر عنیزہ کو ساتھ چلنے کا بولتی اسے اندر لے کر بڑھ گئی تھی اور عارش فرجاد کے ساتھ ہی بابا اور چاچو کی بات سننے گیا تھا۔

www.kitabnagri.com

.....

سب بڑے مرد اور جوان ایک ساتھ جمع تھے۔ اصغر اور دلہا بنے ظہیر کے چہرے پر بھی پریشانی تھی۔ جبکہ فرجاد بھی ان کی پریشانی میں شریک تھا۔ اس سچو نمیشن میں علی کو بھی فکر تھی کیونکہ جو بھی تھا اگر پریزے کی بارات نہ آتی تو اس کی بدنامی ہوتی اور اسے اپنی محبت کی بدنامی قبول نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عارش ایک بار پھر کال کروڑا لڑکے والوں کو شاید اٹھالیں۔ اکرم شاہ کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتا فون پر کال ملانے لگا۔ تین چار بیل بجنے کے بعد اس بار فون اٹھالیا گیا تھا۔ فون پک ہوتے ہی عارش نے تون دادا جان کو پکرا دیا تھا۔ جبکہ دادا جان ان سے ابھی تک نہ آنے کی وجہ پوچھنے لگے۔

معاف کرے گا اکرم صاحب مگر میرا بیٹا صبح سے غائب ہے گھر سے اور اس کے کمرے میں خط ملا ہے کہ اسے یہ شادی نہیں کرنی کیونکہ وہ کسی اور کو پسند کرتا ہے۔ ہم صبح سے اسے دھونڈ رہے ہیں اسی لیے آپ کی کال نہیں اٹھائی مگر اب ہم آپ سے معذرت کرتے ہیں کیونکہ ہم بارات نہیں لاسکتے۔ دوسری جانب سے لڑکے کا باپ انہیں نہ آنے کی وجہ بتانے لگا جبکہ اس کی باتوں پر دادا جان کو بہت غصہ آیا تھا۔ لانے کی ضرورت بھی نہیں ہے بارات۔ اگر آپ کا بیٹا راضی نہیں تھا تو کیوں زبردستی کر رہے تھے آپ لوگ۔

میری پوتی کوئی گری پڑی چیز نہیں ہے سمجھے۔ دادا جان غصے سے کہتے کال کاٹ چکے تھے جبکہ باقی سب ان کو حیرت سے دیکھتے اصل بات جاننا چاہ رہے تھے۔ نہیں لارہے وہ بارات۔

اکرم شاہ کی بات جہاں سب حیران ہوئے تھے وہیں اظہر صاحب ایک دم لڑکھڑائے تھے۔ بابا! اظہر صاحب کے لڑکھڑانے پر عرش نے انہیں فوراً تھاما تھا۔

Posted On Kitab Nagri

کیا کر رہے ہو اظہر دل چھوٹا کیوں کر رہے ہو میں ابھی زندہ ہوں اپنی پوتی کا تماشہ نہیں بنے دوں گا۔
اکرم صاحب آگے ہوتے اظہر شاہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے بولے۔

.....

بارات کے ابھی تک نہ آنے پر پریرزے خود پریشان تھی۔ چاہے وہ راضی نہیں تھی اس شادی پر مگر کسی بھی عورت کے لیے یہ بری بات ہوتی ہے کہ اس کی شادی والے دن اس کی بارات نہ آئے۔
وہ مسلسل رو رہی تھی جبکہ دلہن بنی کنزہ، مریم، معصومہ حتہ کہ عنیزہ بھی اسے تسلی دے رہی تھیں۔ وہ اسے تسلی دے رہی تھیں کہ تبھی سب مرد حضرات دروازہ ناک کرتے برائیڈل روم میں آئے تھے۔
پریرزے کو روتا دیکھ علی کے دل میں ٹھیس سی اٹھی تھی۔ پریرزے بیٹی مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔
دادا جان کے کہنے پر وہ فوراً کھڑی ہوتی انہیں دیکھنے لگی۔ تمہاری بارات نہیں آئے گی۔ دادا کی بات پر اس کی ہچکی بندھی تھی۔

مگر تم فکر نہ کرو میں تمہاری بدنامی نہیں ہونے دوں گا۔ پہلے میرا فیصلہ تھا وہ لڑکا اور میرا فیصلہ غلط نکلا
مگر اب میں فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں بیٹا۔ ہمارے گھر کے سارے کنوارے لڑکے تمہارے سامنے ہیں۔
عارش، علی، شہریار۔ تم ان تینوں میں سے جس سے کہو گی تمہارا نکاح کروادیا جائے گا۔

Posted On Kitab Nagri

دادا جان کی بات پر علی اور پریزے دونوں کے ساتھ سب کے دل رکے تھے۔ عارش اور شہریار کے تو فکر سے کیونکہ عارش تو کنوارہ تھا نہیں اور شہریار مہوش کو پسند کرتا تھا مگر ہاں اگر ابھی شہریار کو ضرورت پڑتی قربانی دینے کی تو وہ دے دیتا خوشی خوشی اپنے خاندان کی عزت کے لیے یہ قربانی۔ سانس تو معصومہ کا بھی رکا ہوا تھا کیونکہ دادا نے عارش کا بھی نام لیا تھا۔ چلو لڑکو ادھر کھڑے ہو جاو تینوں۔ دادا جان نے ان تینوں کو دیکھتے کہا۔ سب عورتیں مرد اور لڑکیاں خاموشی سے یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھیں۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

علی اور شہریار تو ایک طرف کھڑے ہو گئے تھے مگر عارش اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں تھا۔ عارش شاہ تم نے سنی نہیں ہماری بات؟؟ اکرم شاہ نے سخت لہجے میں اسے کہا۔ سوری دادا جان آپ نے کہا کنوارے لڑکے تو میں کنواروں کی لسٹ میں نہیں آتا۔ میرا نکاح ہو چکا ہے۔

عارش کے اچانک بم پھوڑنے پر سب خواتین کے ہاتھ منہ پر گئے تھے جبکہ مرد حضرات اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔ معصومہ تو خواہ مخواہ فکر کر رہی تھی کہ اب پتا نہیں کیا ہو گا۔ تم سے بعد میں پوچھتے ہیں ہم گھر جا کر ابھی پریزے بیٹا آپ ان دونوں میں سے کسی پر بھی ہاتھ رکھ سکتی ہو۔

اگر نہیں تو کوئی بات نہیں ہمارے لیے تمہاری خوشی اہمیت رکھتی ہے اور کچھ نہیں۔ دادا جان پریزے کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے جبکہ پریزے تو معاف ہوئے دماغ سے کھڑی تھی۔ کیا واقع اس کے پاس موقع تھا اپنی محبت پانے کا؟؟

یہ سوچ اتے ہی اس کا ہاتھ خود بخود بڑھا تھا اور اس نے علی کی جانب اشارہ کر دیا تھا۔ اس کے اپنی جانب اشارہ کرنے سے علی تو اپنی جگہ جم کر رہ گیا تھا۔ کیا واقع اس نے اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟؟

Posted On Kitab Nagri

کیا واقعہ اس کی ہونے کو تیار تھی؟؟ کیا واقعہ اس کی محرم بننے والی تھی؟؟ اسے تو یقین نہیں آرہا تھا۔ علی چلو آؤ نکاح پڑھوائیں تمہارا۔ تمہیں کوئی مسئلہ؟؟ دادا جان نے اس کی جانب دیکھتے کہا جبکہ وہ جو حیرتوں کے دریا میں غوطہ زن تھا ان کی آواز سے باہر آیا تھا۔

ج..جی دادا جان میں تیار ہوں۔ بس ابھی مجھے تھوڑی سا وقت دے دیں کیونکہ مجھے تیار ہونا ہے آخر میری شادی ہے۔ اپ تب تک کنزہ اور ظہیر کا نکاح کریں میں ابھی آیا۔ وہ خوشی سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اور باقی سب اس کی خوشی ہی دیکھتے رہ گئے تھے۔

مگر آسیہ بیگم اچھے سے سمجھ سکتیں تھیں اس کی خوشی۔ انہوں نے دل سے اسے خوش رہنے کی دعا دی تھی۔ معصومہ کو بلانے کے لیے انہوں نے اس کی جانب دیکھا تو عنیزہ کو دیکھ انہیں حیرت ہوئی تھی کہ یہ کون ہے۔

تبھی ان کی نظر اس کی گود میں موجود سلال پر گئی اسے دیکھتے انہیں کسی کا چہرہ یاد آیا تھا۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتیں دادی کی آواز پر انہوں نے انہیں دیکھا تھا۔ جاو آسیہ تیاری کرو تمہارے بیٹے کی شادی ہے۔ سفینہ بیگم کے ہستے ہوئے کہنے پر وہ بھی مسکرا کر کمرے سے نکل گئی تھیں۔

.....

کوئی بیس منٹ بعد وہ آیا تو اس کی لک پوری بدل گئی تھی۔ بڑھی ہوئی داڑھی مونچھیں اور بال سب کٹوا لیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پریزے کی شادی کے دکھ میں کچھ بھی نہیں کٹوایا تھا اس نے پچھلے دنوں اور آج وہ پوری طرح سے خود پر ٹائم لگوا کر آیا تھا۔ کام والا کرتا پہنے وہ سیٹج پر بیٹھا تو نکاح خواں نے نکاح شروع کیا تھا۔

دونوں کے دلوں کی دھڑکن تیز ہوئی تھی نکاح کے بولوں پر۔ مگر دل سجدہ ریز تھا خدا کے آگے جس نے انہیں ان کی محبت ملائی تھی اور ایک دوسرے کا محرم بنایا تھا۔

نکاح کی رسم ہوتے ہی سب کے چہرے جن پر پہلے پریشانی تھی واپس کھل اٹھے تھے۔ سب سے زیادہ تو علی کے چہرے پر رونق تھی۔

اس کے تو دانت ہی اندر نہیں جارہے تھے۔ جبکہ پریزے کے چہرے پر بھی اب غم کی جگہ خوشی اور شرماتہ بھری مسکراہٹ تھی۔

پریزے کو سیٹج پر تھوڑی دیر بیٹھانے کے بعد واپس برائیل روم لے گئے تھے کیونکہ اسے کھانا کھانا تھا۔ جبکہ علی وہیں سیٹج پر ہی بیٹھا تھا۔

مبارک ہو یا رتم تو اچانک ہی گھوڑی چڑھ گئے۔ میرا مطلب کہ بیوی والے ہو گئے۔ فرجاد عارش کے ساتھ سیٹج پر اتنا شراتی لہجے میں بولا جس پر علی نے اپنے چہرے پر کھلی مسکراہٹ کو اور لمبا کھینچا تھا۔

کچھ دیر بعد ہی عارش کو اظہر صاحب نے بلایا تھا اور وہ سیٹج سے چلا گیا تھا اور علی اور وہ ابھی بھی باتوں میں مگن تھے کہ تبھی آسیہ بیگم وہاں آئی تھیں جبکہ انہوں نے گود میں سلال اٹھایا ہوا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلے آدھے گھنٹے سے سلال ان کے پاس تھا۔ انہیں ناجانے کیوں اس سے دلی لگاؤ محسوس ہو رہا تھا اور اسے گود سے اتارنے کو ان کا دل بھی نہیں کر رہا تھا۔ وہ بھی ان کے پاس پر سکون تھا۔

حالانکہ وہ زیادہ دیر کسی کے پاس نہیں رہتا تھا۔ معصومہ کی تو بہت کوشش تھی کہ وہ اس کے ہی پاس رہے مگر وہ پانچ منٹ سے زیادہ رہتا ہی نہیں تھا کسی کی گود میں۔ اسے اپنی ماں یا باپ ہی چاہیے ہوتے تھے۔

لیکن اسیہ بیگم کی گردن کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے بازو والے ان کے کندھے پر سر ٹکائے وہ بہت پر سکون تھا۔ عنیزہ کہاں ہے انٹی؟؟ فرجاد نے سلال کو ان کی گود میں دیکھتے عنیزہ کا پوچھا۔

جبکہ فرجاد کے بولنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھیں۔ سینے میں اچانک سے کھیچاؤ محسوس ہوا تھا۔ عنیزہ تمہاری بیوی ہے؟؟ انہوں نے فرجاد کو دیکھتے پوچھا۔ جی آنٹی میری ہی بیوی ہے اور سلال میرا بیٹا ہے۔

وہ مسکرا کر بولا۔ آ.. آپ کے ماں بابا نہیں آئے؟؟ انہوں نے اٹکتے ہوئے ہو چھا۔ ناجانے کیوں انہیں وہ اپنا اپنا لگا تھا۔ نہیں آنٹی ماما کی میرے پیدا ہوتے ہی ڈیٹھ ہو گئی تھی اور بابا کو فوت ہوئے دو سال ہونے والے ہیں۔

فرجاد کے جواب پر انہوں نے بس ہاں میں سر ہلایا تھا۔ تو بیٹا گھر عنیزہ اکیلی ہوتی ہے؟؟ اس حالت میں ایک بچے کے ساتھ اکیلی رہتی ہے؟؟ ان کے حیرانگی سے پوچھنے پر فرجاد ہستا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آنٹی اکیلی کیوں میں بھی تو ہوتا ہوں اس کے ساتھ۔ فرجاد کے جواب پر انہوں نے نہ میں گردن ہلائی تھی۔ نہیں بیٹا اپ میری بات نہیں سمجھے۔ اپ تو سارا دن آفس ہوتے ہیں اور وہ اکیلی گھر ہوتی ہے۔ اس حالت میں عورت کو اکیلا نہیں رہنا چاہیے۔ اور پھر کوئی بڑا ہونا چاہیے نہ اس کے پاس اس کا خیال رکھنے کے لیے۔ وہ کمزور کتنی ہے کوئی بڑی عورت ہو اس کے پاس تو اس کے لیے جو بہتر ہو وہ اسے بتائے گی اسے کھلائے گی۔

اور سب سے بڑی بات کہ سلال کو بھی تو کوئی سمجھال لے گا۔ آخر عنیزہ کیسے دو دو بچوں کو اکیلی سنبھالے گی۔ اسیہ بیگم اسے اپنی بات سمجھاتی بولیں۔ جبکہ ان کی بات فرجاد کو بھی سہی لگی تھی۔ جی آنٹی مگر میں نے ملازمہ رکھی ہوئی ہے اس کے لیے۔ فرجاد نے ان کو بے فکر کرنا چاہا۔ وہ تو سہی ہے بیٹا مگر جو کوئی اپنا سنبھالتا ہے نہ وہ کوئی اور نہیں سنبھال سکتا۔

تم ایسا کرنا کہ یہ شادی ختم ہوتی ہے نہ تو تم اپنے آفس جاتے ہوئے عنیزہ کو چھوڑ جایا کرنا ہمارے پاس اور واپسی پر لے جایا کرنا۔ ہم سب گھر والے اس کا خیال رکھ لیں گے۔ اسیہ بیگم کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

نہیں آنٹی بہت شکریہ آپ لوگوں کو تکلیف ہوگی ایسے ہی۔ وہ منع کرتا بولا۔ کوئی تکلیف نہیں ہوگی تم بس چھوڑ کر جاو گے۔ عجیب غیروں والی بات کر دے ہو۔ بس میں اب کوئی انکار نہیں سن رہی۔

Posted On Kitab Nagri

اسیہ بیگم تھوڑے سخت لہجے میں ڈانٹنے والے انداز میں بولیں۔ جبکہ ان کا ڈانٹنا فرجاد کو بہت اچھا لگا تھا۔ اوکے آنٹی میں چھوڑ جاؤں گا۔ وہ مسکرا کر بولا جس ہر انہوں نے آگے ہوتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

واہ ماں آپ کو تو بڑا پیار آرہا ہے فرجاد ہر۔ کبھی مجھ معصوم کو بھی پیار کر لیا کریں۔ علی جو تب سے ان کی باتیں سن رہا تھا شرارتی انداز میں بولا جبکہ اتنے دنوں بعد اپنے بیٹے کو واپس پہلے والا ہستا مسکراتا علی بننے دیکھ وہ اس پر قربان ہوتی اس کا ماتھا چوم گئی تھیں۔

.....

گھر پہنچ کر عدالت لگ چکی تھی۔ کنزہ تور خست ہو کر وہ جاچکی تھی جبکہ پریزے دلہن بنی وہیں لاونچ میں سب کے ساتھ بیٹھی تھی کیونکہ اسے بھی جاننا تھا کہ آخر عارش نے نکاح کیا کس سے ہے۔ سب وہاں موجود تھے سوائے معصومہ کے کیونکہ اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ جب سب کو پتا چلے گا کہ عارش کے نکاح میں وہ ہے تو سب کیسے ری ایکٹ کریں گے۔ وہ کچن میں کھڑی دروازے سے باہر لاونچ کا منظر چھپ کر دیکھ رہی تھی۔

ہاں بر خودار بتاؤ راکس کی اجازت سے اور کس سے نکاح کیا ہے۔ دادا جان نے عارش سے سخت لہجے میں پوچھا جبکہ باقی سب کے چہرے بھی اس سے یہی سوال کر رہے تھے۔ اجازت تو دادا جان میری

Posted On Kitab Nagri

اپنی بھی نہیں تھی بلکہ جس سے نکاح ہوا ہے اس کی بھی نہیں تھی۔ بس حادثاتی طور پر ہو گیا نکاح۔ عارش نے گلا صاف کرتے کہا۔

یہ بتاؤ کہ کس سے کیا ہے تم نے نکاح؟؟ کون ہے وہ لڑکی؟؟ اب کی بار دادی جان بولی تھیں۔ معصومہ ہے وہ لڑکی دادی جان۔ وہ تھوک نگلتا بولا۔ جبکہ اس کے جواب پر گھر کے تمام افراد پر جیسے پورے گھر کی چھت ہی گر گئی تھی۔ کیا؟؟ معصومہ؟؟ سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا تھا۔

ان سب کے ری ایکشن پر اندر کھڑی معصومہ نے دانتوں میں انگلیاں دبائی تھیں۔ جی معصومہ سے ہوا پے نکاح میرا۔ عارش نے کہتے انہیں ساری بات بتائی تھی کہ کیسے اور کب ان کا نکاح ہوا تھا۔

دل تو کرتا ہے جوتی اتاروں اور تمہارے سر پر برسات کر دوں جوتیوں کی۔ یہ بات چھپانے والی تھی؟؟ اسفند صاحب نے غصے سے اسے دیکھتے کہا جبکہ روزینہ بیگم تو خود حیرت میں تھیں۔ مگر تبھی انہیں اس دن عارش کا اپنے پاس انا اور معصومہ کے لیے شہریار کے رشتے کی بات سن بھڑکنا یاد آیا تھا۔

تو اس دن تم مجھے یہ بتانے آئے تھے؟؟ وہ اس کے پاس جاتیں حیرانگی سے پوچھنے لگیں جس پر اس نے شرافت سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ معصومہ کہاں ہے؟؟ عرش کو جب معصومہ ادھر ادھر دیکھنے پر نہ نظر آئی تو اس نے پوچھا۔ میں لاتا ہوں اپنی بھابی کو۔ مجھے پتا ہے وہ کہاں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

شہر یار شرارت سے کہتا پکن کی جانب بڑھ گیا اور اگلے ہی منٹ وہ معصومہ کو زبردستی کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لایا تھا۔ معصومہ سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں الجھانے لگی تھی۔

جبکہ سب کی ڈانٹ کے ڈر کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے۔ اور اگلے ہی لمحے وہ زور زور سے رونا شروع ہو گئی تھی۔ اس کے رونے پر سب پریشان ہوئے تھے سب سے زیادہ تو عارش پریشان ہوا تھا۔

م.. میرا کوئی ق. قصور نہیں ہے دادا جان۔ وہ سرداروں نے زبردستی نکاح کرواد.. دیا۔ آپ کو تو پتا ہے میں کتنا ڈرتی ت.. تھی آپ کے پوتے سے۔ وہ روتے ہوئے بولتی سب کے چہروں پر مسکراہٹ لے آئی تھی۔ ڈرٹی تھی مطلب اب نہیں ڈرٹی؟؟ دادی جان نے اس کے پاس آتے شرارت سے پوچھا۔ جبکہ ان کی شرارت کو بنا سمجھے وہ ناگردن ہلا گئی۔ نہیں اب نہیں ڈر لگتا ان سے۔

کیونکہ اب یہ ڈانٹتے نہیں ہیں۔ وہ سر سر کرتی بولی۔ جبکہ دادا دادی کے اتنی دیر سے روکے ہوئے قہقہے اب بندھ توڑ چکے تھے اور وہ قہقہے لگا کر ہسنے لگے۔ ان کے ہسنے پر سب کے چہروں پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

عارش اور معصومہ دونوں حیرت سے ان سب کو ہستادیکھ رہے تھے۔ تم دونوں کا سانس کیوں سوکھ گیا بیٹا؟؟ ہم کون سا تم دونوں کو سولی پر لٹکانے والے ہیں۔ ہمیں یقین ہے اپنے بچوں پر کہ وہ کچھ غلط نہیں

Posted On Kitab Nagri

کریں گے۔ ضرور ایسی سیچو نیشن ہوگی جس کی وجہ سے نکاح کرنا پڑا تم دونوں کو۔ ہمیں بالکل بھی غصہ نہیں آیا بلکہ ہم تو خوش ہیں کہ تم دونوں کا نکاح ہو گیا۔

دادا جان عارش اور معصومہ کو ایک ساتھ کرتے اپنے گلے لگاتے بولے جس پر ان دونوں کو سکھ کا سانس آیا تھا۔ اوہ دادا جان ڈرا دیا تھا آپ نے۔ عارش ان سے دور ہوتا بولا جس پر سب کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

اب جب تم دونوں کا نکاح ہو گیا ہے تو میرا فیصلہ ہے کہ علی کے ولیمے کے ساتھ تم دونوں کی رخصتی کر دی جائے گی۔ کسی کو کوئی اعتراض؟؟ دادا نے پہلے اپنا فیصلہ سناتے آخر میں پوچھا جس پر سب نے نہ میں سر ہلائے تھے سوائے معصومہ کے۔

مجھے اعتراض ہے دادا جان۔ معصومہ کے بولنے پر سب نے اسے دیکھا تھا۔ کس بات پر اعتراض ہے بیٹا؟؟ دادی نے اسے پاس بیٹھاتے پوچھا۔ مجھے ابھی رخصتی نہیں کروانی۔ کیونکہ ابھی ابھ تو یہ اچھے ہوئے ہیں۔

www.kitabnagri.com

مجھے ان سے بہت سے نخرے اٹھوانے ہیں۔ رخصتی کے بعد بدل جاتے ہیں شوہر اس لیے مجھے ابھی رخصتی نہیں کروانی۔ معصومہ نے اپنے اعتراض کی وجہ بتائی تھی جبکہ اس کی وجہ سن عارش کے ساتھ باقی سب نے بھی ماتھا پیٹا تھا۔ اف معصومہ نہیں بدلتا میں۔ ایسا ہی رہوں گا جیسا ابھی ہوں تمہارے ساتھ۔

Posted On Kitab Nagri

میری گر نئی تم میری ممانے لے لو۔ عارش نے یقین دلاتے آخر میں روزینہ بیگم کی جانب اشارہ کرتے کہا جس پر معصومہ نے انہیں دیکھا تھا اور وہ اسے تھم کا اشارہ کرتیں اسے گر نئی دے گئی تھیں۔ ٹھیک ہے پھر میں تیار ہوں۔

وہ شرما کر کہتی وہاں سے بھاگ گئی تھی اور سب اس کے شرمانے ہر مسکرا دیے تھے۔ دادا جان اس ناٹ فیئر۔ میرے نکاح کو دو سال ہو گئے ہیں مجھے بھی میری بیوی چاہیے۔ میری بھی رخصتی کروائیں۔ عرش کے اچانک بولنے پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے جبکہ مریم تو اس کی بات پر لال ہوتی وہاں سے بھاگ گئی تھی۔ ہا ہا ہا یہ بھی سہی بات کہی بیٹا تم نے چلو پھر تمہاری رخصتی بھی ساتھ ہی ہوگی۔ دادا جان کے اعلان پر سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

.....

سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو پریزے کو مریم اور معصومہ علی کے کمرے میں بیٹھا گئی تھیں۔ وہ بیڈ پر گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی جبکہ دل میں ایک خوف بھی تھا۔ تب اس نے نکاح کے لیے علی کو توچن لیا تھا مگر اب یہ ڈر ستا رہا تھا کہ کہیں وہ کسی اور کو پسند نہ کرتا ہو اور اسے برا بھلا نہ کہے آکر۔

وہ ابھی یہ باتیں سوچ رہی تھی کہ تبھی علی کمرے میں آیا تھا اور دروازہ بند کرتے وہ اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھا تھا۔ پریزے کے دل کی دھڑکنوں نے سپیڈ پکڑی تھی۔ ایم سوری علی میں نے آپ کو چنا

Posted On Kitab Nagri

مگر میں کیا کرتی دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ میں نے کبھی کہا نہیں مگر میں بہت پسند کرتی ہوں آپ کو بلکہ محبت کرتی ہوں۔

وہ علی کے بیٹھتے ہی شروع ہو گئی تھی جبکہ علی اسے حیرت سے سن رہا تھا مگر اس کے اظہار پر وہ مسکرایا تھا۔ علی نے پرزے کا گھونٹ اٹھایا تو پریشے کی چلتی زبان رکی تھی۔ سچ بتاؤں تو میں بھی آپ سے بہت محبت کرتا ہوں مگر انکار سے ڈر کر اظہار نہیں کرتا تھا۔ آپ کی شادی کے دنوں میں مجھ پر کیا بیتی میں ہی جانتا ہوں مگر آج آپ کے میرے ہونے سے وہ سارے غم دور ہو گئے۔

میرے اللہ نے مجھے میری محبت دے دی اس سے بڑھ کر کیا بات اہم ہوگی؟؟ وہ جو علی کی ڈانٹ کی توقع رکھتی تھی اس کے الفاظ پر منجمد ہوئی تھی پھر اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے۔ آپ نے بتایا کیوں نہیں؟؟ اگر اج بارات آ جاتی تو مگر چلیں سب کاموں میں اللہ کی بہتری ہے بے شک۔

اپ سے ایک ریکوئسٹ کروں۔ پہلے شکوہ کرتے آخر مجھ خود ہی اللہ کی بہتری کہتے س نے علی کی جانب دیکھے پوچھا۔ ایک کیوں بیگم جتنی مرضی کرو۔ وہ پیار سے بولا۔ کیا آپ میرے ساتھ مل کر شکرانے کے نفل ادا کریں گے؟؟

Posted On Kitab Nagri

پریزے کے پوچھنے پر علی نے اگے ہوتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور پریزے کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔ وہ اپنی ہی نظروں میں معتبر ہوئی تھی علی کے عمل سے۔ کیوں نہیں پریزے بالکل بلکہ میری بھی یہی خواہش ہے۔ علی کے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

.....

کنزہ کے ویسے پر سب گئے تھے جبکہ علی کا ولیمہ تین دن بعد تھا۔ عارش کو ہال میں کہیں نہ دیکھ وہ اسے ڈھونڈتی ہوئی برائیڈل اور گروم روم کی جانب آئی تھی۔ گروم روم کا دروازہ کھولتے سامنے کا منظر دیکھ اس کی سانس رکی تھی۔

کیونکہ عارش سامنے ہی کھڑا تھا اور ساجدہ کے شوہر کی کزن فائیزہ اس کے گلے لگی ہوئی تھی۔ عارش! معصومہ کے منہ سے بے یقینی سے اس کا نام نکلا تھا۔ جبکہ عارش کے چہرے پر بھی فکر کے سائے لہرائے تھے۔

نہیں معصومہ ایسا بالکل نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو۔ وہ فائیزہ کو دھکے سے خود سے دور کرتا معصومہ کے پاس اتنا اسے یقین دلاتا بولا جبکہ پیچھے کھڑی فائیزہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آئی تھی۔

معصومہ سچ میں ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہی ہو۔ اور ادھر آؤ تم بتاؤ سچ کیا ہے۔ وہ پہلے معصومہ کو کہتے پھر پیچھے مڑتا غصے سے فائیزہ کا بازو پکڑ کر اسے معصومہ کے سامنے لاتے بولا۔ جبکہ وہ معصومہ سامنے بنا کر کندھے اچکا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہوا کچھ یوں تھا کہ عارش گروم روم میں اپنا موبائل چارج لگانے آیا تھا اور فائیزہ اسے اندر جاتا دیکھ اس کے پیچھے آئی تھی۔ فائیزہ کے یوں اندر آنے پر عارش حیران ہوا تھا۔ وہ عارش کے پاس آتی واپس سے اسے اپنی محبت اور پسند کا بتانے لگی جس پر عارش نے اس کی ٹکا کر کی تھی تبھی فائیزہ کو باہر سے قدموں کی آواز آئی تو اس کے دماغ میں فوراً ترکیب آئی تھی اور اگلے ہی لمحے عارش کے گلے لگی تھی۔

اس اچانک ہوئی کاروائی پر عارش حیران ہوا تھا اس سے پہلے وہ خود سے دور کرتا معصومہ اندر آئی تھی جس پر عارش پریشان ہوا تھا اور اس کو کچھ بھی کرنے کا موقع نہیں نہیں ملا تھا۔ میں کیا بتاؤں اسے سچ؟؟ وہ دیکھ ہی چکی ہے اپنی آنکھوں سے۔ اور آپ کیوں ڈر رہے ہیں اس سے؟؟

آپ کی کزن ہے یہ بیوی نہیں جو ڈر رہے ہیں۔ بتادیں اسے کہ آپ اور میں ایک دوسرے سے... چٹاخ! وہ اپنی طرف سے عارش کو پھسانے کے لیے جھوٹ بول رہی تھی کہ تبھی اس کا فکرہ پورا ہونے سے پہلے ہی ایک زوردار تھپیر اس کے گال پر پڑا تھا۔

گال پر ہاتھ رکھے اس نے حیرت اور غصے سے ملی جلی کیفیت سے سامنے کھڑی معصومہ کو دیکھا تھا جو آنکھوں میں شعلوں کی سی غصے کی گرمی لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ بکو اس بند کو اپنی تم۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری باتوں پر یقین کروں گی؟؟ ارے بہت دیکھیں تم جیسیں۔ اور کیوں نہ خوف ہوا نہیں میرا؟؟

Posted On Kitab Nagri

کزن نہیں بیوی ہوں ان کی جن کو تم میری نظروں میں مشکوک بنا رہی تھی۔ تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے بی بی کہ یہ جو میرا شوہر ہے نہ پہلے جب میرا کزن تھا تب میں نا جانے کتنی بار اس کے ساتھ تنہائی میں رہی ہوں۔ گھر ہم دونوں کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اس شخص نے کبھی میرے دروازے کے پاس سے گزرنا بھی تب مناسب نہ سمجھا۔

اور اب بھی میرے شوہر ہوتے ہوئے انہوں نے کبھی اپنے حقوق نہیں مانگے۔ تو تمہیں کیوں لگا کہ میں اس پر شک کروں گی کہ اس کا کردار اچھا نہیں ہے۔ جو وہ میرا شوہر ہوتے کسی اور عورت کے ساتھ افیئر چلا رہا ہے۔

تم کہیں اور جا کر اپنے اچھے ہٹکنڈے اپناؤ۔ خبردار جو تم نے میرے شوہر پر نظر رکھی تو۔ معصومہ اس کا بازو مڑور کر کہتی فائیزہ کے ساتھ ساتھ عارش کو بھی حیران کر گئی تھی۔ فائیزہ کی سوئی تو بیوی والی بات پر ہی اڑ گئی تھی۔

مطلب کہ جسے وہ سنگل سمجھ کر ڈورے ڈال رہی تھی وہ سنگل نہیں تھا۔ چھوڑو مجھے جنگلی عورت۔ وہ خود کو چھوڑانے کی کوشش کرتی بولی جبکہ اس کے جنگلی عورت کہنے پر معصومہ نے اس کے بازو کو اور مڑور اتھا جس پر فائیزہ کے منہ سے درد کے مارے چیخ نکلی تھی۔ عورت کس کو بولا تم نے؟؟

Posted On Kitab Nagri

آئی کہیں کی خود کو دیکھنا کبھی غور سے شیشے میں میک اپ کے بغیر۔ ساری زندگی پھر کبھی آئینہ نہیں دیکھو گی۔ اور سہی کہا تم نے جنگلی۔ میں واقع جنگلی بن جاتی ہوں اپنی چیزوں کے لیے۔ یہاں تو پھر بات میرے شوہر کی ہے۔

اب نکلو یہاں سے اور خبردار جو آج کے بعد میرے شوہر کے قریب نظر بھی آئی تو۔ اگر میں نے پھر تمہیں میرے شوہر پر ڈورے ڈالتا دیکھنا تو تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہو گا۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ اچھی خاصی اسے سناتے آخر میں اس نے فائیزہ کا بازو چھوڑتے دروازے کی جانب دھکا دیتے دفع ہونے کا کہتے ساتھ دروازے کی جانب اشارہ کیا تھا جبکہ فائیزہ اپنی جان خلاصی ہونے پر فوراً وہاں سے بھاگی تھی۔ اسے تو لگا تھا کہ جو بھی اسے یوں عارش کے گلے لگا دیکھے گا وہ ان دونوں کے درمیان کوئی تعلق سمجھے گا مگر یہاں تو سامنے والی عارش کی بیوی نکلی وہ بھی پاگل بیوی۔

فائیزہ کے جاتے ہی معصومہ نے ایک گھوری سے عارش کو نوزاتے گروم روم کا دروازہ بند کرتے لاک لگایا تھا۔ اور واپس خطرناک ارادوں سے عارش کی جانب مڑی تھی۔ یہ کیا کر رہی ہو معصومہ؟؟ لاک کیوں لگا رہی ہو دروازے کو؟؟ مجھے تم سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

خبردار جو تم میرے قریب آئی اور میری عزت پر ہاتھ ڈالا تو۔ معصومہ کے غصے سے بچنے کے لیے عارش کو ایک ترکیب سوچھی تو اس نے معصومہ کو اپنی باتوں میں لگانا چاہا جبکہ واقعہ اصل بات سے

Posted On Kitab Nagri

ہٹ کر اس کی اس بے تکلی بات پر آگئی تھی۔ کیا کہا؟؟ میں آپ کے قریب نہ اوں؟؟ کیوں نہ اوں میں قریب؟؟

آسکتی ہوں میں آپ کے قریب اور مجھے کوئی روک بھی نہیں سکتا۔ آپ بھی نہیں کیونکہ آپ کی بیوی ہوں۔ اس ڈائن سے تو بڑا چپک کر کھڑے تھے۔ معصومہ کے کہنے پر عارش نے اپنی ہسی ضبط کی تھی۔ ہاں تو چپک کر ہی کھڑی تھی تو تم بھی لگ جاو گے بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

عارش نے آنکھیں گھماتے کہا جیسے اس پر بہت بڑا احسان کر رہا ہو۔ کیوں؟؟ کیوں؟؟ میں کیوں گلے لگوں صرف؟؟ وہ کچھ نہیں لگتی آپ کی اور میں بیوی ہوں میں صرف گلے ہی کیوں لگوں؟؟ معصومہ تو اس وقت غصے کے سبب کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھوتی عارش کے جال میں پھس رہی تھی۔

سنو لڑکی خبردار جو تم نے مجھے کس کرنے کا سوچا تو میں بہت برا پیش اوں گا۔ عارش نے آخری پتہ پھینکا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر معصومہ کا میٹر گھوما تھا۔ کیوں نہ کروں کس؟؟ اب تو کر کے دیکھاؤں گی۔ وہ غصے سے کہتی اس کے قریب ہوتی اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا چکی تھی۔

اس کے اچانک یوں کرنے پر عارش حیران ہوا تھا پھر اس کی آنکھیں چمکیں تھیں۔ جتنی جلدی اس نے ہونٹ ملائے تھے اتنی ہی جلدی وہ واپس ہٹانے لگی تھی کیونکہ اس کو ہوش ابھی آیا تھا کہ وہ عارش کی باتوں میں آگئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مگر عارش نے اسے دور ہونے نہیں دیا تھا۔ معصومہ نے پہلے تو ہاتھ اس کے سینے ہر مارت دور ہونا چاہا مگر جب وہ دور نہ ہوا تو وہ خود بھی کوشش ترک کر گئی تھی۔ دونوں ہی ایک دوسرے میں مگن تھے کہ تبھی عارش کے موبائل پر کال آئی تھی۔

رنگ ٹیون کی آواز پر وہ ہوش میں آتے ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔ عارش نے موبائل دیکھا تو اس کے آفس سے کال تھی وہ فون پک کر تاکان سے لگا گیا جبکہ معصومہ شرم سے لال چہرہ لیے کمرے سے جانے لگی مگر عارش نے اس کا ہاتھ تھام کر روک لیا تھا۔

کال سن کر اس نے فون بند کیا تو معصومہ کو مسکراتی نظروں سے دیکھا جو شرم سے دھری ہو رہی تھی۔ پوچھو گی نہیں مجھ سے کہ وہ کیوں میرے گلے لگی ہوئی تھی؟؟ عارش کے پوچھنے پر معصومہ نے اسے دیکھتے نہ میں سر ہلایا۔

نہیں کیونکہ مجھے میرے گھر کے مردوں کا پتا ہے اور اپنی ماؤں کی تربیت کا بھی علم ہے۔ معصومہ کے اتنے خوبصورت جواب ہر وہ اس پر فدا ہوتا جھکا تھا اور ہلکے سے اس کے ہونٹ چوم کر واپس سیدھا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

بس ہمیشہ یوں ہی اعتماد قائم رکھنا میں کبھی تمہارا اعتماد نہیں توڑوں گا۔ وہ اس کے گال پر ہاتھ رکھتے بولا جس پر وہ مسکرائی تھی۔ چلیں باہر چلتے ہیں سب ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ معصومہ کے کہنے پر وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کے ساتھ گروم روم سے باہر نکلتا تھا۔

.....

عنیزہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بال بناتے اپنی سوچوں میں گم تھی کہ تبھی فرجاد آفس سے آیا تھا جس کا عنیزہ نے نوٹس نہیں لیا تھا۔ عنیزہ کو دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ اپنا لپ ٹاپ بیگ رکھتا اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوتا اسے ہگ کرتا اس کے کندھے پر سر رکھے لمبا سانس کھینچتا اس کے بالوں کی بھینی خوشبو کو اپنے اندر اتارنے لگا۔ اس کے یوں ہگ کرنے سے عنیزہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی۔ اس نے شیشے میں دیکھا تو دونوں کا عکس نظر آرہا تھا۔ وہ دونوں بالکل مکمل لگ رہے تھے۔

دونوں اس قدر ایک ساتھ پیارے لگ رہے تھے کہ عنیزہ خود بنا پلک جھپکے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔ کیا دیکھ رہی ہو اتنے غور سے؟؟ فرجاد نے اس کی مہویت نوٹ کرتے کہا۔ دیکھ رہی ہوں کہ آئینہ بھی جھوٹ بولتا ہے۔ بد صورتی کو خوب صورتی میں بدل کر دیکھا رہا ہے۔

عنیزہ ویسے ہی آئینے کو دیکھتے بولی۔ ارے ایسے کیوں بول رہی ہو؟؟ ادھر دیکھو میری طرف۔ وہ پیچھے ہوتے اس کا رخ اپنی جانب کرتا بولا۔ دیکھو تو آئینہ بالکل ویسے دیکھا رہا ہے جیسے تم نظر آتی ہو۔ تمہاری

Posted On Kitab Nagri

انکھیں دیکھو کتنی پیاری ہیں، تمہاری ناک تمہارے ہونٹ، تمہارا چہرہ سب تو اتنے پیارے ہیں۔ بلکہ تم پوری کی پوری سراپہ حسن ہو۔

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو ساتھ ساتھ ہونٹوں سے چھوتا بول رہا تھا۔ میں اپنی بات نہیں کر رہی۔ عنیزہ اسے دور ہوتی بولی جبکہ اس کی بات پر فرجاد نے پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا۔ مطلب کہ تم کہنا چاہتی ہو کہ میں خوبصورت نہیں ہوں۔ فرجاد کے لہجے میں شرارت نمایاں تھی جبکہ اس کے بولنے پر عنیزہ نے نہ میں سر ہلایا تھا۔ نہ میں اپنی بات کر رہی ہوں نہ اپ کی۔

میں ہم دونوں کی ایک ساتھ بات کر رہی ہوں۔ یہ دیکھیں شیشہ میں۔ ہم کیوں اتنے پیارے لگ رہے ہیں۔ ایسے جیسے ایک دوسرے کے ہی بنے ہوں صرف۔ مگر یہ حقیقت نہیں ہے۔ ہم نہیں بنیں ہیں ایک دوسرے کے لیے۔ آپ کے لیے تو کائنات بنی ہے نہ۔ اور میں تو ہوں ہی ایک فالتو چیز جو صرف اور صرف بوجھ ہے اس زمین پر۔ کسی کی چاہت نہیں ہوں میں۔

وہ اسے شیشے میں نظر اتے ان دونوں کے عکس کی جانب اشارہ کرتے بولی۔ فرجاد نے اس کی باتوں پر لمبا سانس کھینچا تھا۔ کیوں نہیں بنے ہم ایک دوسرے کے لیے۔ ہم ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔ اسی لیے تو تم میری بیوی کے رتبے پر ہو۔ اور کائنات کا ہمارے درمیان کوئی زکر نہیں ہے۔

وہ الگ سائیڈ ہے میری لائف کی۔ مگر جو سائیڈ تمہارے ساتھ ہے وہ مکمل اسی لیے لگتی ہے کیونکہ ہم دونوں مکمل لگتے ہیں۔ اور کیوں نہیں ہو تم کسی کی چاہت؟؟ تم ہو تم میری چاہت ہو، میری محبت ہو

Posted On Kitab Nagri

بلکہ شاید اب تو عشق ہو۔ میں نہیں جانتا کہ کب مگر تم میرے لیے خاص بن گئی میرے دل میں تمہارے لیے جذبات پیدا ہونے لگے۔

تم پہلے میری چاہت بنی پھر محبت اور پھر اب عشق بن رہی ہو۔ فرجاد اسے کندھوں سے تھامتا بول رہا تھا جبکہ عنیزہ اس کے الفاظوں پر نہ میں سر ہلا رہی تھی۔ نہیں آپ کو کیسے مجھ سے محبت ہو سکتی ہے؟؟ آپ کو تو نفرت ہے نہ مجھ سے۔ بے حد نفرت! تو پھر محبت کیسے ہو سکتی ہے آپ کو؟؟ عشق تو دور کی بات ہے۔

آپ صرف نفرت کر سکتے ہیں مجھ سے صرف نفرت۔ وہ ایک دم چیخ کر بولی جبکہ فرجاد نے ابھی تک اس کے کندھوں سے اسے تھام رکھا تھا۔ ہاں تھی نفرت تم سے مگر اب نہیں ہے۔ پتا نہیں کیسے پر یہ نفرت کب عشق میں بدلی مجھے پتا ہی نہ چلا۔ اب تو یوں ہے میری حالت کہ تمہیں دیکھے بغیر میرا دن اداس اور برا گزرتا ہے۔

اور تمہیں دیکھ کر میرے اندر سکون اترتا ہے۔ پہلے میں تمہیں جان بوجھ کر تکلیف دیتا تھا اور سکون محسوس کرتا تھا تمہیں تکلیف میں دیکھ کر مگر اب تمہیں ہلکی سی چوٹ بھی لگ جائے تو مجھے اپنے دل میں تمہاری تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ میں بھی نہیں جانتا کہ کیسا ہوا یہ سب پر ہاں تم میرے لیے ضروری ہو گئی ہو۔

Posted On Kitab Nagri

بہت ضروری ہو گئی ہو۔ پلیز عزیزہ کیا تم سب کچھ بھول نہیں سکتی؟؟ کیا تم مجھے معاف کر کے میرے ساتھ پھر سے نئی شروعات نہیں کر سکتی؟؟ وہ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر شدتِ جذبات سے بولا جبکہ عزیزہ اسے حیرت سے سن رہی تھی۔

نہیں! نہیں بھول سکتی میں، نہیں کر سکتی آپ کو معاف اور نہیں کر سکتی آپ کے ساتھ نئی شروعات۔ آپ کے لیے کہنا بہت اسان ہے کہ بھول جاؤ مگر میرے سے پوچھیں کہ یہ سننا ہی میرے لیے کس قدر ازیت ناک ہے۔ نہیں بھول سکتی میں آپ کے کیے گئی ظلموں کو، نہیں بھول سکتی میں ہر رات خود پریتی ازیت کو۔

زرہ زرہ سی بات پر مجھ پر آپ نے بیلٹوں کی برسات کی ہے۔ میرے جسم پر ہزاروں نشان چھوڑیں ہیں اپنے ظلم کے جو ابھی تک موجود ہیں۔ آپ کہتے ہیں بھول جاؤ!! چلیں بھول بھی جاؤں اور میرے جسم پر موجد زخموں کے نشان بھی مٹ جائیں۔ مگر میری روح پر لگے زخموں کا کیا؟؟ وہ تو نہیں مٹیں گے نہ۔

www.kitabnagri.com

میں ادھی ادھی رات کو اٹھ اٹھ کر روتی ہوں کیونکہ مجھے میرے ہی کانوں میں میری ہی چیخیں سنائی دیتی ہیں میری ہی سسکیاں سنائی دیتی ہیں جو آپ کے ظلم پر میرے ہونٹوں سے جدا ہوئی تھیں۔ اور آپ کہتے ہو بھول جاؤ۔

Posted On Kitab Nagri

نہیں فرجاد صاحب میں نہیں بھول سکتی۔ میں خود پر بیتی ازیت نہیں بھول سکتی جو میں نے سولہ سال کی عمر میں برداشت کی ہے۔ آپ اپنی محبت اپنے پاس رکھیں۔ مجھے نہیں چاہیے آپ کی کرم نوازیوں اور محبت۔ جتنے دن کی زندگی ہے مجھے ایسے ہی گزار لیں دیں۔

وہ روتے ہوئے بولتی آخر میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ فرجاد پیچھے سے اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔ اس نے کیا بنا دیا تھا اس لڑکی کو کس قدر ظالم تھا وہ۔ ہاں عزیزہ کا حق تھا اسے معاف نہ کرنا۔ اس نے بھی تو اسے بنا کسی غلطی کے سزا دی تھی۔

.....

عارش، عرش اور علی اپنے گروم ڈریسز لینے مال آئے ہوئے تھے۔ شاپنگ کے دوران عارش کو کال آئی تو وہ علی اور عرش کو تھوڑی دیر کا کہتا کال سننے سائیڈ پر ہوا تھا۔

کال سن کر وہ واپس جا رہا تھا کہ تبھی اس کی نظر فرجاد پر پڑی جو کسی لڑکی کے ساتھ تھا۔ عارش کو حیرت ہوئی تھی اسے کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ اور سب سے زیادہ حیرت اسے اس لڑکی کی فرینکسنس اور ان کے برائیدل ڈریسز لینے پر ہوئی تھی۔

وہ تب تو ان کے پاس نہیں گیا تھا مگر بعد میں اس سے بات کرنے کا ضرور سوچ چکا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

عنیزہ گھر پر اجاکیلی تھی کیونکہ دونوں ملازمہ آج نہیں آئی تھیں۔ سلال نے کروٹنگ کرنا شروع کر دی تھی اور اب وہ زیادہ تو کروٹنگ کرتا ادھر سے ادھر نظر اتاتا تھا۔ ابھی بھی عنیزہ لاونچ کے صوفے پر بیٹھی اسے نہارتی نظروں سے کروٹنگ کرتا دیکھ رہی تھی جو اپنے کھلونوں سے کھیلتا انہیں دور پھینکتا اور پھر کرول کرتے ہوئے واپس کھلونے کے پاس جا کر اسے اٹھاتا۔

وہ اٹھ کر اس کے لیے سری لیک بنانے کا سوچ کر اٹھی اور کچن میں جانے لگی مگر تبھی لاونچ کا داخلی دروازہ کھلا تھا اور کائنات اندرائی تھی۔ اسے فرجاد نے سختی سے منع کر رکھا تھا گھر آنے سے اس لیے وہ چوری آئی تھی فرجاد سے۔

اسے دیکھ عنیزہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ پاگل اور قاتل تھی۔ اگر اسے پھر سے اس کی پریگنٹسی کا پتا چلا تو وہ کہیں غصے میں اسے نقصان نہ پہنچائے۔ نا محسوس انداز میں اس نے اپنے گرد پھیلی چادر کو ٹھیک کیا تھا۔ اسکی پریگنٹسی کو چھٹا ماہ تھا۔

اور کوئی بھی دیکھنے والا پہلی نظر میں ہی جان سکتا تھا کہ وہ ماں بننے والی ہے۔ لیکن شکر تھا اس نے چادر اس انداز میں لی ہوئی تھی کہ دیکھنے والا نہیں جان سکتا تھا کہ وہ کس حالت میں ہے۔ کیسی ہو جلد ہی ہونے والی ایکس مسرز فرجاد۔ وہ اس کے پاس اتنی تنزیہ مسکراہٹ سے بولی۔

تم کیوں آئی ہو؟؟ عنیزہ نے گھبراہٹ سے پوچھا۔ میں تمہیں انویٹیشن دینے آئی تھی۔ میری اور فرجاد کی شادی کا انویٹیشن۔ ہم دو ہفتے بعد سادگی سے شادی کر رہے ہیں۔ پہلے تو فرجاد کا ارادہ تھا دھوم سے

Posted On Kitab Nagri

شادی کرنے کا مگر مجھے جلدی تھی تو جہاں پہلے ہم تین ماہ بعد کرنے والے تھے شادی اب ہماری دو ہفتے بعد ہے۔

اور تم فرجاد کی زندگی سے دور ہونے والی ہو دو ہفتوں بعد۔ ویسے تو کسی کو نہیں بلایا ہم نے فرجاد نے منع کیا ہے مگر تمہیں بلارہی ہوں۔ وہ تو بول رہی تھی مگر عنیزہ کا تو دل ہی بند ہونے کو آیا تھا۔ آنکھوں میں آنسو بے اختیار ائے تھے۔ مطلب واقع رات کی اس کی ساری باتیں جھوٹ تھیں۔

رات اس سے محبت کے دعوے کرنے والا دو ہفتے بعد اپنی پہلی محبت سے شادی کرنے والا تھا۔ تم رولو جی بھر کر میں گھر چلتی یوں کیونکہ ابھی فرجاد نے مجھے شادی کی شاپنگ کروائی ہے اور مجھے گھر جا کر پھر سے دیکھنی ہے ساری شوپنگ۔ وہ اسے اور جلانے کے لیے کہتی وہاں سے جا چکی تھی۔

اس کا مقصد صرف عنیزہ کو جلانا تھا اور اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ وہ جان گئی تھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اس لیے واپس پلٹ گئی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ فرجاد نہ آجائے کیونکہ اس نے منع کر رکھا تھا اسے گھر آنے سے۔ وہ تو آگ لگا کر جا چکی تھی مگر پیچھے عنیزہ کی حالت بگرتی جا رہی تھی۔

وہ تو کہتی تھی کہ اسے نفرت تھی فرجاد سے اور اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ جو مرضی کرتا۔ تو پھر کیوں اسے تکلیف ہو رہی تھی۔ کیوں دل میں درد ہو رہا تھا۔ وہ اپنی بگرتی حالت کے سبب دل پر ہاتھ رکھتی نیچے بیٹھٹی چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لبے لبے سانس لیتی وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ آنکھوں سے گرتے آنسو اس کے اندر کی تکلیف کو ظاہر کر رہے تھے۔ بہت کوشش کے بعد بھی اس کے اندر کی گھٹن اور تکلیف کم نہیں ہوئی تھی اور وہ بے ہوش ہوتی فرش پر گری تھی۔

.....

فرجاد گھر آیا تو اندراتے ہی اسے سلال کے رونے کی آواز سنائی دی۔ وہ گھبرا کر آواز کی سمت بڑھا تو صوفے کے پار اسے عنیزہ کا بے ہوش وجود نظر آیا تھا اور سلال اس کے پاس بیٹھا اپنی ماں کو کوئی رسپونس نہ کرتا دیکھ رو رہا تھا اور شاید ان ننھے فرشتے کو بھوک بھی لگی تھی۔

فرجاد نے فوراً لپ ٹاپ بیگ صوفے پر رکھتے سلال کو اٹھایا تھا اور پھر عنیزہ کے چہرے کو تھپتھپایا تھا مگر عنیزہ ہوش میں ہوتی تو رسپونس کرتی۔ اس نے جلدی سے باہر جاتے گارڈ کو بلایا تھا۔ گارڈ کے آتے ہی روتے ہوئے سلال کو اسے پکراتے وہ عنیزہ کو اٹھا کر باہر گاڑی کی جانب لے گیا تھا جبکہ گارڈ سلال کو اٹھائے ساتھ تھا۔

www.kitabnagri.com

.....

ڈاکٹر کے مطابق اس نے کسی بات کا گہرا اثر لیا تھا۔ اور شکر تھا کوئی مثلہ نہیں ہوا تھا ورنہ وہ اپنا بچہ کھو سکتا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ آخر ہوا کیا تھا اچانک۔ عنیزہ کو جب سے ہوش آیا تھا فرجاد نے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ اگے سے کچھ نہیں بول رہی تھی بلکہ اسے انور کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

گھر واپس آنے کے بعد بھی اس نے فرجاد سے کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ وہ سوئے ہوئے سلال کو سینے سے لگائے خود بھی آنکھیں بند کرے بیٹھی ہلکے ہلکے ہل رہی تھی۔ فرجاد کافی دیر اسے دیکھتا رہا پھر کمرے سے نکل گیا تھا۔ باہر نکل کر وہ گارڈ کے پاس گیا تھا۔ آج کوئی گھرایا تھا؟؟ اس نے گارڈ کے پاس اتنے پوچھا۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

نہیں سر کوئی نہیں آیا۔ ہاں یاد ایا کائنات میڈم آئی تھیں لیکن صرف پانچ منٹ کے لیے ہی آئی تھیں اور تو کوئی نہیں آیا تھا۔ ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد ہی آپ آگئے تھے سر۔ گارڈ کے جواب پر فرجاد کو سمجھ آگئی تھی کہ عنیزہ کو جو بھی ٹینشن ہوئی ہے اس کے پیچھے کائنات ہی تھی۔

وہ غصے سے اپنی مٹھیاں میچ کر رہ گیا تھا۔ ابھی وہ کائنات کو کال کرنے کا سوچ رہا تھا مگر تبھی اسے عارش کی کال آئی تھی۔ اسلام علیکم عارش۔ اس نے فون اٹھاتے کہا۔ واسلام کیسے ہو فرجاد؟؟ عارش نے سنجیدہ لہجے میں سلام کا جواب دیتے پوچھا۔

ٹھیک تم سنا کیسے ہو اور اس وقت خیر سے کال کی تھی۔ فرجاد کے پوچھنے پر عارش نے لمبا سانس کھینچا تھا۔ میں ٹھیک ہوں مگر تم سے ایک سوال پوچھنا تھا میں نے؟؟ عارش کے دوسری جانب سے بے حد سنجیدگی سے پوچھنے پر وہ حیران ہوا تھا۔ ہاں پوچھو یا۔ فرجاد نے کہا۔ آج تم مال میں کس لڑکی کے ساتھ تھے؟؟

میں نے تمہیں دیکھا تھا۔ میں جانتا ہوں میرا حق نہیں ہے مگر مجھے عجیب لگا تمہارا اس کے ساتھ فری ہونا اور اسے شادی کی شاپنگ کروانا۔ عارش کی بات پر وہ کچھ دیر خاموش رہا تھا۔ سوری عارش مگر ابھی

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ تم میرے ماضی کو نہیں جانتے۔ فرجاد نے سنجیدگی بھری آواز میں جواب دیا۔

میں نہیں جانتا تمہارا ماضی اور نہ یہ کہ وہ لڑکی کون تھی مگر ہاں اتنا ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ فرجاد عورت مرد کی کوئی بھی غلطی معاف کر سکتی ہے بس وہ غلطی کوئی دوسری عورت نہ ہو۔ تو بس اتنا خیال رکھنا۔ عارش کے کہنے پر اس نے محظہم کہا تھا۔ پھر کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے اس نے فون بند کر دیا تھا۔ اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔ کائنات کو کال کرنا وہ بھول گیا تھا۔

ایدھر آؤ نہ تم زرا۔ کہاں بھاگ رہی ہو؟؟ مریم اور پریزے کو ایک ساتھ اپنے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ وہ بھاگ کر واش روم میں گھسنے لگی تھی مگر تبھی مریم نے پھرتی سے اسے پکارتے کہا۔ جب سے اس کے اور عارش کے نکاح کی حقیقت سب کو پتا چلی تھی وہ سب سے چھپتی پھرتی تھی۔ خاص کر اپنی امی اور مریم، پریزے سے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی ان تینوں کے ہاتھوں اس کی خیر نہیں تھی۔

www.kitabnagri.com

مہوش جو اپنے گاؤں گئی ہوئی تھی اس لیے پریزے کی شادی پر بھی نہیں آئی تھی اور جب اپنے گاؤں سے وہ واپس آئی تو کل اس سے ملنے آئی تھی۔ مگر جب اسے پتا چلا کہ اس کی رخصتی ہو رہی ہے عارش کے ساتھ تو وہ بیچاری صدمے میں ہی چلی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

امی سے بھی وہ صبح زلیل ہو گئی تھی کیونکہ وہ اسے اچھی خاصی سنا کر گئی تھیں کہ اسے شرم نہ آئی عارش کے نکاح میں ہوتے ہوئے کیسے اس دن خوش ہو رہی تھی کہیں اور شادی کی بات پر اور کزن میرج کے خلاف کیسے پٹیاں پڑھا رہی تھی باپ کو۔

اچھی خاصی اس کی کرتے ہی انہیں سکون آیا تھا جبکہ اب معصومہ پریزے اور مریم کو دیکھ جان گئی تھی کہ اب ان دونوں نے اس کی مٹی پلٹ کرنی تھی۔ اب اور نہیں بھاگ سکتی تم ہمارے سوالوں سے۔ کتنی میسنی ہو تم معصومہ۔ ہمارے سامنے کیسے تم عارش بھائی کی برائیاں کرتی تھی اور خود ان سے نکاح کیے بیٹھی تھی میری بھابی بن گئی اور پتا بھی نہ لگنے دیا۔ مریم آنکھیں چھوتی کرتے اسے گھورتی بولی۔ گھورنے کا انداز تو پریزے کا بھی وہی تھا جبکہ معصومہ نے بیچارہ سامنے بنا کر انہیں دیکھا تھا۔

ایسی بات نہیں ہے یار میری پوری بات سن لو۔ معصومہ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کرتے کہا جبکہ وہ دونوں تو کچھ سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھیں۔ کچھ نہیں سننا ہمیں۔ ہمیں سب پتا چل گیا ہے۔ اور مریم یاد ہے پلنک پر کیا کہہ رہی تھی کہ کوئی میری شادی کروادو۔ توبہ توبہ اتنا جھوٹ۔

نکاح کیے بیٹھی تھی پھر بھی ہمیں پاگل بنا رہی تھی۔ پہلے معصومہ کو ڈپٹ کر چپ کرواتے آخر میں پریزے مریم سے بولی۔ دراصل کیا ہے نہ پریزے اس کے الفاظ تو یہ تھے کہ میری شادی کروادو مگر کہنا چاہتی تھی میری رخصتی کروادو۔

Posted On Kitab Nagri

مریم نے پریزے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے شرارت سے کہا اور پھر دونوں قہقہہ لگا کر ہس پڑی تھیں اور معصومہ کا منہ تورونے والا ہو گیا تھا۔ کیا یار سچ میں پہلے میں نہیں مانتی تھی اس نکاح کو۔

میں تو عارش سے کہتی تھی کہ مجھے طلاق دے دیں۔ کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ مگر انہوں نے کہا نہیں میں نہیں دوں گا طلاق۔ پہلے تو مجھے حیرت ہوتی تھی کہ کیوں نہیں دیتے طلاق۔

پھر انہوں نے بتایا کہ وہ مجھے پسند کرتے ہیں۔ ان کے اقرار کے بعد ہی میں نے انہیں دوسرے نظریے سے دیکھا اور سوچا۔ ورنہ پہلے تو نکاح کے باوجود میں انہیں بھائی بولتی تھی کیونکہ میں تسلیم ہی نہیں کر پار ہی تھی اس نکاح کو۔ معصومہ نے ان کے چپ ہوتے ایک سانس میں ہی ساری بات انہیں بتادی کہ کہیں پھر سے شروع نہ ہو جائیں پھر سے دونوں۔

جبکہ اس کے جواب پر ان دونوں نے سیریس تو کیا ہونا تھا الٹا اور زیادہ ہسنے لگی تھیں۔ ہا ہا ہمیں تمہاری حالت پر ہسی آرہی ہے معصومہ۔ کیا کہتی تھی تم؟؟ میری شادی جلدی کرواؤ تاکہ میری عارش، بارش، خارش سے جان چھوٹے۔ اور ہوا کیا تمہارے ساتھ؟؟ عارش، بارش، خارش کے ساتھ ہی تمہاری شادی ہو گئی۔

مریم ہس ہس کر دھری ہوتی بولی جبکہ پریزے کی حالت بھی مریم جیسی ہی تھی۔ کیا مسئلہ تم لوگوں کو؟؟ ہاں کہتی تھی پر تب وہ مجھے ڈانٹتے تھے اس لیے مجھے ان سے چڑھتی مگر اب وہ مجھے ڈانٹتے بھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

ہیں اور میرے ساتھ بہت نرمی سے بات کرتے ہیں۔ معصومہ اپنی چھوٹی سی ناک پر غصہ سجائے منہ پھلائے بولی۔ اچھا تو اس بات کا کیا؟؟ جو تم کہتی تھی کہ شوہر ہو تو یارم جیسا ورنہ نہ ہو۔

کیونکہ شوہر تو رومینٹک ہی ہونا چاہیے۔ پریزے نے ہسی روکتے کہا۔ ہاں تو عارش نے کہا ہے وہ پوری طرح یارم بن کر دیکھائیں گے اور تمہیں کیا پتا وہ کتنے رومینٹک ہیں۔ پریزے کی بات پر فلو فلو میں جواب دیتے اسے احساس ہوا تھا کہ وہ کیا بول گئی ہے مگر اب تو الفاظ نکل گئے تھے منہ سے۔

اس نے اپنے دونوں ہاتھ فوراً منہ پر رکھے تھے۔ اوووووو تو عارش بھائی بہت رومینٹک ہیں۔ اب منہ کیوں چھپا رہی ہو؟؟ اب تو تم نے بتا دیا کہ عارش بھائی سڑیل ہونے کے ساتھ ساتھ رومینٹک بھی ہیں۔ تو یہ بتاؤ پھر کس وغیرہ کی بھائی نے؟؟ مریم نے پہلے شرارت سے کہتے آخر میں رازدارانہ انداز میں پوچھا جس پر معصومہ نے منہ سے ہاتھ ہٹاتے اسے گھورا تھا۔

کیوں بتاؤں تمہیں میں؟؟ تم بتاؤ نہ مجھے کہ عرش بھائی نے تمہیں کب اور کتنی بار کس کی۔ تمہارے نکاح کو تو دو سال ہو گئے ہیں۔ تم بتاؤ پھر میں بھی بتا دوں گی۔ معصومہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے لڑا کا عورتوں کی طرح کہا جبکہ مریم جو پہلے اسے تنگ کر رہی تھی اس کی بات پر لال گلاب بنی تھی۔

پریزے تو ان دونوں کی بہس پر ہس رہی تھی۔ دونوں ہی بتا دو میں سن لوں گی دونوں کی سٹوری۔ پریزے ہستی ہوئی بولی۔ جبکہ اس کے بولنے پر معصومہ اور مریم نے ایک ساتھ غصے سے اسے دیکھا تھا

۔ آپ کیا ہس رہی ہیں؟؟

Posted On Kitab Nagri

آپ بتائیں ہمیں بلکہ آپ کی تو رخصتی بھی ہو گئی ہے۔ تو آپ کے معاملے میں تو بات کس سے بہت آگے پہنچ.... چپ کرو معصومہ کوئی شرم کر لو بہت بے شرم ہو تم۔ معصومہ کی بات نے پریزے کے چہرے کی ہسی کو روکتے شرم کی لالی بکھیری تھی جبکہ اس سے پہلے معصومہ اپنا فقرہ مکمل کرتی وہ اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی شرم آمیز لہجے میں بولی۔

ہاں اپنی بار دیکھو کیسے سب کو شرم میں آتی ہیں۔ معصومہ اس کا ہاتھ ہٹاتی آنکھیں گھما کر بولی۔ اگلے ایک منٹ تینوں کے درمیان خاموشی رہی تھی پھر ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور اگلے ہی لمحے ان کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔ وہ تینوں پاگلوں کی طرح ہستیںس ہوئی بیڈ پر گری تھیں۔ جبکہ ان کی ہسی کو بریک اگلے دس منٹ تک نہیں لگی تھی۔

.....

.....

کنزہ بھی اگئی تھی شادی کی وجہ سے اور اس نے عارش کی اچھی خاصی کلاس لی تھی کہ کتنا گھنا میسنا تھا وہ جو اس سے چھپائی اتنی بڑی بات۔ اس کے لڑنے پر عارش مسکراتا رہا تھا۔ پھر اسے ساری بات بتائی کہ کیسے اسے معصومہ سے محبت ہوئی اور نکاح کی بھی سٹوری ساری سنائی اسے۔

Posted On Kitab Nagri

آخر میں یہ کہنا نہیں بھولا تھا کہ بڑی کالی زبان ہے تمہاری۔ تم نے اس دن بس کہا ہی تھا کہ کوئی قریب ہی ہو چاہے جو تمہیں پسند آئے اور اسی دن اسے معصومہ سے محبت ہو گئی۔ جبکہ اس کے الزام بھرے سچ پر وہ ہنس کر رہ گئی تھی۔

.....

عارش اور عرش کے ساتھ جا کر معصومہ اور مریم اپنے ڈریسز لے آئی تھیں برائیل لک کے جبکہ پریزے کے پاس ویسے تو تھا ولیم کا ڈریس مگر علی نے اور دلوا یا تھا اسے یہ کہہ کر کہ وہ جوڑا کسی اور کے نام پر خریدا تھا اس لیے اب وہ یہ نہیں پہنے گی بلکہ اس کی پسند کا پہنے گی۔

پریزے نے بھی اس کی بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ویسے بھی محبوب کی ہر بات سر آنکھوں پر ہوتی ہے اور اب تو وہ اس کا محرم بھی تھا۔ بارات سے پہلے مہندی کا فنگشن بھی کیا تھا اور ان لوگوں کے ساتھ علی اور پریزے کی بھی ہلکی سی مہندی کی رسم کی گئی تھی دوبارہ۔

علی اور پریزے کے ولیم کے ساتھ عرش اور عرش لوگوں کی بارات تھی۔ فرجاد اور عنیزہ مہندی بارات ہر فنگشن پر آئے تھے۔ اس بار تو فرجاد کو عنیزہ کو زیادہ کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑی جانے کے لیے۔ اس کا اس قدر دل لگا تھا پچھلی بار وہاں کہ اس بار فرجاد کے بس تیار ہونے کا کہتے ہی تیار ہو گئی تھی جانے کے لیے۔

Posted On Kitab Nagri

پچھلی بار کی طرح اس بار بھی اسے بہت اچھا لگا تھا آکر یہاں۔ سلال پھر سے سارا وقت آسیہ بیگم کے پاس رہا تھا۔ سارا فنگشن خیر و عافیت سے ہوا تھا اور اب سب دلہنیں جو آج دلہن کے روپ میں قیامت ڈھا رہی تھیں اپنے اپنے اصل کمروں میں پہنچادی گئی تھیں۔ اور اب بیڈ پر گھونکھٹ نکالے اپنے اپنے شوہروں کا انتظار کر رہی تھیں۔

.....

عرش کمرے میں آیا تو مریم بیڈ پر گھونکھٹ اوڑھے بیٹھی تھی جبکہ اسے یوں آج مکمل اپنی بیوی کے روپ میں اپنے کمرے میں موجود دیکھ عرش کے دل میں ڈھیروں سکون اتر اٹھا۔ وہ اس کے قریب جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

عرش کے بیٹھنے ہر مریم کا پورا وجود کانپا تھا۔ وہ تو پہلے ہی زروس تھی اب تو اور زیادہ اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ مریم جانم اتنا کانپ کیوں رہی ہو؟؟ عرش اس کی حالت تو سمجھ گیا تھا مگر پھر بھی اسے تنگ کرنے کے ارادے سے بولا۔ جبکہ مریم کچھ نہیں بولی تھی۔ اوہ خدایا لگتا ہے مجھے غلط بیوی مل گئی ہے کیونکہ میری بیوی تو بہت بولتی ہے پھر یہ کون ہے جس کے منہ میں زبان ہی نہیں۔

دیکھنا پڑے گا۔ عرش نے شرارت بھرے لہجے میں کہتے اس کا گھونکھٹ اچانک اٹھایا تھا جبکہ اس کے اپنے گھونکھٹ اٹھانے پر مریم کی جھکی پلکیں لرزیں تھیں۔ ماشاء اللہ! عرش کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ آج تو لگتا ہے میری جان نکالنے کے ارادے ہیں آپ کے جانِ عرش۔

Posted On Kitab Nagri

عرش نے اس کے چہرے کو نظروں ہی نظروں ہنپ کر تے کہا جبکہ اس کی بات پر مریم نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔ م.. میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ مریم نے حیا بھرے لہجے میں کہا۔ اگر ایسا ارادہ نہیں تو کیوں اس قدر حسین لگ رہی ہیں؟ عرش نے اس کے ہاتھ تھام کر کہا۔

یہ تو آپ کی نظروں کی خوبصورتی ہے۔ مریم کے جواب پر وہ ہستا تھا۔ چلو یہ سب باتیں بعد میں پہلے منہ دیکھائی۔ عرش نے کہتے بیڈ کے ڈرار سے ایک بلیک ویلوٹ کا بوکس نکالا تھا۔ یہ لو تمہاری منہ دیکھائی۔

ویسے اگر تمہاری خوبصورتی کے حساب سے دیکھیں تو اتنی کوئی خاص نہیں ہے۔ عرش نے اس کے ہاتھ میں رکھتے کہا جبکہ مریم نے بوکس کو کھول کر دیکھا تھا۔ واویہ کتنے پیارے ہیں۔ مریم نے بوکس کے اندر دو سونے کے کڑے دیکھتے کہا جو بے حد خوبصورتی سے ڈیزائن کیے گئے تھے۔

ہمم مگر تم سے کم۔ عرش نے کہتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے اور مریم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ شکریہ عرش! مریم کے کہنے پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔ کس خوشی میں؟؟ عرش نے نا سمجھی سے پوچھا۔

اتنے پیارے گفٹ کے لیے۔ مریم نے بوکس اس کے سامنے کرتے کہا۔ اچھا پر مجھے بھی بدلے میں گفٹ چاہیے شکریہ نہیں۔ عرش نے اسے دیکھتے مسکراہٹ دباتے کہا۔ کیسا گفٹ؟؟ مریم نے پوچھا۔ پیارے پیارے دو بے بی چاہیے مجھے۔ عرش کے جواب پر وہ لال ہوتی نظریں جھکا گئی۔

Posted On Kitab Nagri

او ہو کیا ساری رات باتوں میں اور شرمانے میں ہی گزارنی ہے؟؟ ادھر آو میرے قریب کیونکہ آج کی رات باتوں کے لیے اور شرمانے کے لیے نہیں ہوتی۔ عرش اسے کہتے اپنے جانب کھیچتا اس کے مہرون کلر کی لپ سٹک میں رنگے ہونٹوں پر لب رکھ چکا تھا۔ اس کے عمل پر مریم نے اس کی شیردانی کو اپنی مٹھی میں دبوچا تھا۔

جبکہ عرش تو اس میں مگن ہوتا جا رہا تھا۔ ہونٹوں سے جدا ہوتے وہ اس کے دوپٹے کو الگ کر کے پھینکتا اس کی گردن پر جھک گیا تھا۔ مریم کی تو حالت ہی بہت بری ہو رہی تھی۔ ظلم تو یہ تھا کہ نہ تو وہ روک سکتی تھی اسے اور نہ اس نے رکنا تھا۔

گردن پر شدتیں لٹانے کے دوران وہ اسے بیڈ پر لٹاتا خود اس پر حاوی ہو گیا تھا۔ اور مریم نے تو اپنی بری ہوتی حالت کے سبب زور سے آنکھیں بند کر لیں تھیں۔ کیونکہ عرش تو آج بالکل بھی رکنے والا نہیں تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پر ریزے آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟ علی نے پر ریزے کو منہ دیکھائی کالاکٹ پہناتے پوچھا جو اس نے اسے آج دیا تھا۔ جی پوچھیں۔ پر ریزے نے مسکرا کر کہا۔ آپ اگر مجھے پسند کرتی تھیں تو آپ نے اس رشتے سے انکار کیوں نہیں کیا؟؟

Posted On Kitab Nagri

اور پھر جب میں نے پوچھا تب بھی نہیں بتایا۔ علی کے سوال پر پریزے کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔
رشتے سے انکار اس لیے نہیں کیا کیونکہ دادا جان کو اعتماد تھا کہ میں ہاں کروں گی اس لیے نہ نہیں بولی
اور آپ سے محبت کا اظہار کیا کرتی علی۔

میں نے تو خود سے بھی آپ کی محبت کی حقیقت کو چھپایا تھا۔ کیونکہ میں جانتی تھی نا محرم کی محبت ہمیشہ
درد اور رسوائی دیتی ہے۔ دل پر زور نہیں تھا کہ اسے روک سکتی آپ سے محبت کرنے سے مگر خود پر تھا
زور کہ اپنے جذبات چھپا سکتی کسی پر عیاں نہ ہونے دیتی۔

پریزے کے جواب پر علی نے مسکرا کر اس کے ہاتھ تھامے تھے۔ پتا پریزے میری بھی یہی سوچ تھی
کہ آپ کو سیدھا محرم بنا کر اظہار کروں گا مگر جب آپ کا رشتہ آیا تو مجھے لگا شاید آپ کی رضا نہ شامل ہو
اس میں۔

اس لیے میں نے پوچھا تھا آپ سے کہ آپ خوش ہو؟؟ مگر آپ نے ہاں کہہ کر امید توڑ دی۔ میں جو
اظہار کرنے کا سوچ رہا تھا چپ ہو گیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ مگر ہم دونوں کی محبت پاک تھی اس لیے اللہ جی
نے ہمیں ملا دیا۔

علی نے بھی اسے اپنے جذبات بتاتے آخر میں خوشی سے کہا جس پر پریزے نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا۔
چلیں سو جائیں رات کافی ہو گئی ہے۔ پریزے نے اسے ٹائم دیکھاتے کہا۔ ارے آج کوئی نہیں سو رہا
آپ روہی سو جاتی ہیں

Posted On Kitab Nagri

مگر آج نہیں سونے دینے والا میں آپ کو۔ آج تو آپ کو محسوس کرنا چاہتا ہوں قریب سے۔ کیا اجازت ہے؟ علی کے اجازت مانگنے پر پریزے کو اس پر جی بھر کر پیار آیا تھا اور وہ شرمناک رہاں میں سر ہلاتی چہرا ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔

اس کے ہاں کرتے ہی علی نے اس کے چہرے سے ہاتھوں کو ہٹایا تھا اور اس کے چہرے پر جھک گیا تھا۔ عارش کمرے میں آیا تو معصومہ کو دیکھ اس کی ساری امیدوں پر پانی پھرا تھا۔ اسے لگا تھا روایتی دلہنوں کی طرح وہ بھی اس کا انتظار کر رہی ہوگی۔ مگر وہ روایتی دلہنوں کی طرح نہیں بلکہ بچوں کی طرح بیڈ پر چو نگری مارے بیٹھی تھی اور سامنے پڑے پیسوں کو گن رہی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

معصومہ!! عارش نے حیرت سے اسے پکارا تھا۔ عارش کے پکارنے پر اس نے مسکرا کر چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔ عارش آگئے آپ؟؟ آجائیں آپ بھی اپنے پیسے نکالیں سلامی کے مل کر گنتے ہیں۔ میں تو بہت امیر ہو گئی ہوں۔ دیکھیں تو چار لاکھ ہو گئی ہے مجھے سلامی۔ اور کل بھی ملے گی ابھی مطلب پانچ چھ تک پہنچ جائے گی۔ ہائے عارش مجھے اتنی خوشی ہو رہی ہے کہ یہ سب پیسے میرے ہیں۔ اماں نہیں لیں گی مجھ سے۔ وہ خوشی سے اپنے سامنے پڑے پیارے اٹھا کر عارش کو دیکھاتی بول رہی تھی جبکہ عارش کا دل کیا تھا اپنا ماتھا پیٹ لے۔ تم پاگل ہو معصومہ جو اپنی شادی کی رات یہ سب کر رہی ہو؟؟ کیا صبح نہیں ہونی تھی؟؟ لڑکیاں شادی کی رات بیڈ پر بیٹھتی ہیں گھونگھٹ نکال کر تاکے ان کا شوہر ائے ان کا گھونگھٹ اٹھائے اور انہیں منہ دیکھائی دے مگر تم تو ہو ہی الگ سب سے۔ عارش دانت پیستے ہوئے بولا جبکہ اس کی بات پر معصومہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اوہو میں بھی کتنی پاگل ہوں۔ آپ بس ایک منٹ ویٹ کرو بس۔ وہ اسے کہتی جلدی سے سارے پیسے سمیٹ کر انہیں اپنے پاؤں میں ڈالتی ٹھیک ہو کر بیٹھی تھی اور ساتھ اپنا گھونگھٹ بھی نکال لیا تھا۔ چلیں اب میرا گھونگھٹ اٹھائیں آپ اور مجھے میری منہ دیکھائی دیں جلدی جلدی۔ وہ گھونگھٹ نکالتے اسے بولی جبکہ دنیا کی اس عجیب و غریب دلہن کو دیکھ عارش کو ہسی آئی تھی۔ لیکن میں نے تو تمہارا منہ دیکھا ہوا ہے۔

وہی پرانی شکل ہے تو اس لیے میں کوئی منہ دیکھائی نہیں دے رہا تمہیں۔ عارش نے شرارت سے کہا۔ جبکہ اس کی بات پر معصومہ نے ایک جھٹکے سے اپنا گھونگھٹ پلٹا تھا۔ کیا کہا آپ نے؟؟ معصومہ نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا۔

یہی کہ میں منہ دیکھائی نہیں لایا۔ عارش بیڈ پر بیٹھتا بولا۔ آپ ایسے نہیں کر سکتے میرے ساتھ۔ مجھے چاہیے منہ دیکھائی۔ وہ آنکھوں میں آنسو لاتی بولی جبکہ اسے اداس ہو تا دیکھ عارش فوراً سیدھا ہوا تھا۔ نہیں میری جان مزاق کر رہا ہوں رونا نہیں پلیز۔ یہ دیکھو تمہاری منہ دیکھائی۔

وہ اسے چپ کرواتے اپنی شیر وانی کی پوکٹ سے لمبی مٹھی کی ڈبی نکالتا بولا۔ شرم نہیں آتی آپ کو۔ کچھ خیال ہی نہیں ہے آپ کو کہ پہلے دن کی بلکہ رات کی دلہن کو ایسے نہیں تنگ کرتے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سوسوں کرتی بولی جبکہ اس کے بچوں کے والے انداز پر عارش کو وہ بے حد کیوٹ لگی تھی۔ ایک تو وہ لگ اتنی پیاری رہی تھی دلہن کے روپ میں اور دوسرا اس کی یہ ادائیں۔ اف ف پاگل کر دینا تھا اس نے ایک دن اسے۔

دیکھائیں کیا دیا ہے منہ دیکھائی میں آپ نے مجھے۔ وہ اس کے ہاتھ سے منہ دیکھائی پکرتی بولی اور پھر اہستہ سے اس نے اسے کھولا تھا۔ ڈبی کے اندر بے حد خوبصورت چین تھی جس کے درمیان میں ایک دل بنا تھا اور اس میں عارش اور معصومہ لکھا تھا۔ اومائے گوڈ عارش یہ کتنی پیاری ہے۔

وہ چین باہر نکال کر اسے ہاتھ پر رکھتی بولی جبکہ اس کی خوشی پر عارش کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔ اور بھی ہے تمہارے لیے کچھ۔ عارش کے کہنے پر اس نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا۔ اور کیا ہے؟؟ وہ ایکسائٹڈ سی بولی۔ ادھر او میرے ساتھ۔

وہ اس کو بیڈ سے نیچے اتارتے کھڑا کرتا بولا جبکہ معصومہ بھی ایکسائٹڈ سی اس کے ساتھ چل پڑی۔ ڈریسنگ مرر کے سامنے آتے اس نے اس کے نیچے والے دو ڈرار کھولے تھے جبکہ ڈرار کے کھلتے ہی معصومہ کے منہ سے خوشی کے مارے ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔ عارش یہ سب میرے لیے ہیں؟؟

وہ ڈرار میں پڑی چو کلیٹس، میگی، املی، بیسکٹ، سنیکس وغیرہ دیکھ خوشی سے پوچھنے لگی۔ جی میری جان سب اپ کا ہے۔ عارش پیچھے سے جا کر اسے ہگ کرتا اس کے گال چوم کر بولا۔ جبکہ اپنی خوشی میں اس نے عارش کی حرکت کانوٹس ہی نہیں لیا تھا۔ آئی لو یو عارش آئی لو یو سوچ۔

Posted On Kitab Nagri

آپ نہ بس ہمیشہ ایسے ہی رہے گا۔ وہ خوشی سے بولی۔ ایسے ہی رہوں گا ہمیشہ۔ عارش نے اس کے بالوں سے اٹھتی خوشبو کو لمبا سانس لیتے اندر کھینچتے ہوئے خمار آلود لہجے میں کہا۔ جبکہ عارش کے بدلتے لہجے اور اپنی گردن پر اچانک اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے اس کی جان نکلی تھی۔

وہ رات بہت ہو گئی ہے۔ مجھے بہت نید آرہی ہے تو چلیں سوتے ہیں ہم صبح جلدی اٹھنا بھی ہے۔ وہ اس کے حصار سے نکل کر بیڈ کی جانب جاتی جلدی جلدی بولی مگر عارش نے اس کا بازو پکڑا اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

یہ چلاکیاں کہیں اور دیکھنا جانم۔ اور اتنی تم معصوم نہیں ہو کہ تمہیں یہ بھی نہ پتا ہو کہ شادی کی رات کو سویا نہیں بلکہ پیار کیا جاتا ہے۔ اور میرا بھی تمہیں آج کی رات ڈھیر سا راپیار کرنے کا ارادہ ہے بلکہ پوری رات تم پر اپنی محبت نچھاور کرنے کا ارادہ ہے جانم۔ تو یہ بہانے بنانا بند کرو۔

عارش اس کی کمر کے گرد بازو باندھتا اس کی گردن میں منہ دیے بولا تھا جبکہ معصومہ کو لگ رہا تھا کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑی نہیں رہ سکتی اور گر جائے گی۔ ع۔ عا۔ عارش م۔ مجھے بھوک لگی ہے۔

اس نے ایک اور بہانا بنایا تھا۔ جبکہ عارش جو اس کے کندھوں سے کپڑا سائیڈ پر کرتا وہاں کس کر رہا تھا اس کی بات پر مسکرایا تھا۔ بھوک تو مجھے بھی لگی ہے۔ عارش نے سیدھے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جہاں پر حیا کر رنگ پھیلے تھے۔ تو چلیں نہ کچھ کھاتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ نے خوشی سے کہا کہ چلو کچھ دیر کے لیے ہی سہی پر جان خلاصی تو ہو گی۔ بالکل جانم کھانا تو ہے مجھے مگر کھانے کو نہیں بلکہ تمہیں۔ عارش نے کہتے ہی اس کے ہونٹوں کو قید کر لیا تھا۔

وہ فل شدت سے اس کے ہونٹ چوم رہا تھا جبکہ معصومہ کو لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر اور دور نہ ہو اتو اس کا سانس بند ہو جائے گا۔ اس کے ہونٹوں کو بخشتے وہ پیچھے ہٹا تو جان نثار نظروں سے اس کے شرمائے چہرے کو دیکھا۔

تم تو کہتی تھی کہ میرے شوہر نے مجھ سے شرمانا ہے مجھ سے پناہ مانگنی ہے مگر یہاں تو مجھے کچھ بھی ایسا نظر نہیں آیا کہ میں تم سے پناہ مانگوں اور شرماؤں بلکہ تم شرم رہی ہو۔

ہلانکہ تم کہتی تھی کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ عارش کے شرارت سے کہنے پر اس کی ایک دم سے شرم دور ہوئی تھی اور اس نے آنکھیں پھارے اسے دیکھا تھا۔ اپ کو کیسے ہتایا سب؟؟ اس نے حیرت سے پوچھا۔

میں نے باتیں سنی تھیں تمہاری۔ عارش کے جواب پر معصومہ کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس کے اندر سما جائے۔ میں مزاق کر رہی تھی۔ وہ نظریں چراتی بولی۔ پر میں مزاق نہیں کرتا جانم۔ تمہیں کہا تھا نہ کہ میں تمہیں یارم بن کر دیکھاؤں گا۔ تو تیار کر لو خود کو کیونکہ میں واقع یارم بننے والا ہوں۔

کسی بھی وقت میرا رومینٹک موڈ ان ہو سکتا ہے اور تمہاری نازک جان کو ہی مشکل ہونی ہے۔ وہ آنکھ دبا کر کہتا اس کو قریب کرتے پیچھے سے اس کی ڈوریاں کھول چکا تھا۔ ع.. عارش ن.. نہ.. نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ نے آنکھیں زور سے بند کرتے کہا جبکہ عارش نے اس کے یوں آنکھیں بند کرنے اور کانپنے پر قہقہہ لگایا تھا۔

نہ نہیں جی ہاں جانم۔ وہ اسے کہتے گود میں اٹھا چکا تھا اور بیڈ کی جانب لے کر جانے لگا جبکہ معصومہ خود کو اس کی جان لیوا قربت کے لیے منٹلی تیار کرنے لگی۔ اسے اب پتا چل رہا تھا کہ صرف یارم جیسے شوہر کو مانگنا آسان ہے مگر جب واقعہ رو مینٹک شوہر ملے تو جان نکلنے والی ہو جاتی ہے۔

اسے اب روح کی فیلنگ سمجھ رہی تھیں کہ وہ کیوں یارم کی قربت پر اتنا شرماتی اور گھبراتی تھی۔

.....

عنیزہ سلال کی انگوٹھی کہاں ہے؟؟ وہ سلال کو سلا رہی تھی کہ تبھی فرجاد کے سوال پر پریشان ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے گم ہو گئی۔ ایک ہفتہ ہو گیا ہے پتا نہیں کہاں گئی میں نے دیہان نہیں دیا پہلے مگر بعد میں ملی نہیں۔

وہ شرمندگی سے نظریں جھکا کر بولی۔ یہ رہی انگوٹھی اور جانتی ہو مجھے کہاں سے ملی ہے یہ؟؟ فرجاد نے اس کے سامنے رنگ کرتے پوچھا۔ جس پر عنیزہ نے نہ میں سر ہلایا تھا۔ باہر لاؤنچ میں پڑے شوپس گلڈان کے پاس سے ملی ہے۔

وہ سوتے ہوئے سلال کی انگلی میں واپس انگوٹھی پہناتا بتانے لگا۔ سوری مجھے پتا نہیں چلا۔ وہ شرمندگی سے بولی۔ اٹس اوکے بٹ نیکسٹ ٹائم ایسا نہ ہو کیونکہ یہ رنگ میرے لیے بہت اہم ہے۔

Posted On Kitab Nagri

تو تمہیں اس کا خیال رکھنا ہے کہ اگلی بار گم نہ ہو۔ فرجاد نے نرم لہجے میں سمجھاتے کہا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گئی تھی۔ چلو سو جا اب تم بھی کیونکہ پھر سلال کے جاگ جانے ہر تمہاری نیند بھی خراب ہو جائے گی اور تمہاری نیند پوری ہونا بھی ضروری ہے۔ فرجاد اگے ہوتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا بولا۔ اس کی اب روز کی روٹین ہو گئی تھی اتے جاتے بات کرتے وہ عزیزہ کے ماتھے پر لب رکھتا تھا۔ شروع میں تو عزیزہ کو الجھن ہوتی مگر پھر اسے عادت ہو گئی تھی۔ پچھلے دو دن جب اس بے فرجاد سے بات نہیں کی تھی تب بھی وہ اسے ماتھے پر بوسہ ضرور دیتا تھا اور عزیزہ بھی کچھ نہیں بولتی تھی۔

.....

عارش نہا کر نکلا تھا جبکہ معصومہ نہانے کے لیے ابھی گئی تھی۔ وہ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا کہ تبھی کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا۔ وہ برش ٹیبل پر رکھتا دروازے کی جانب آیا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے اپنی ماں کو دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ آئیے نہ موم۔ وہ انہیں اندر آنے کا کہتا خود سائیڈ پر ہٹا تھا۔ بیٹا میں تمہیں جگانے ہی آئی تھی کہ اٹھ کر تیار ہو جا اور نیچے آ جا مگر تم لوگ تو پہلے سے ہی اٹھے ہوئے ہو۔ عرش اور علی لوگ بھی تقریباً تیار ہی ہیں۔

معصومہ تیار ہو تو نیچے آ جانا کھانے پر سب انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اس کی گال پر پیار سے ہاتھ رکھتی بولیں۔ اوکے موم۔ عارش نے مسکرا کر کہا۔ تم خوش ہو میرا بیٹا؟؟ وہ اس کی آنکھوں کی چمک دیکھتی بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

جی بہت زیادہ خوش - عارش کے جواب پر انہوں نے ماشاء اللہ کہتے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی عادی تھی - آپ مجھ سے ناراض ہیں؟؟ عارش کے اچانک سوال پر انہوں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا - میں کیوں ناراض ہونے لگی اپنے بیٹے سے؟؟ تمہیں کس نے کہا کہ میں ناراض ہوں؟؟ امی نے حیرت سے پوچھا -

ایسے ہی خود ہی لگا مجھے - کیونکہ میری وجہ سے آپ کا خواب ادھورا رہ گیا نہ - عارش کے جواب کی انہیں کچھ سمجھ نہیں آئی تھی - کون سا خواب؟؟ انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا - یہی کہ آپ کی خواہش تھی نہ معصومہ کو شہریار کی دلہن بنانے کی مگر وہ میری دلہن بن گئی اور آپ جنہوں نے ان دونوں کو شروع سے ساتھ سوچا تھا اب آپ کو برا تو لگا ہو گا - عارش کے تفصیل بتانے پر انہیں بے حد ہسی آئی تھی -

اللہ عارش - تم پاگل ہو کیا؟؟ میں کیوں اداس ہوں گی اس فضول بات پر - میں نے سوچا ضرور تھا ان دونوں کو ساتھ مگر سب سے زیادہ میری یہ خواہش تھی کہ وہ میری بہو بنے کیونکہ شروع سے وہ میری بہت لاڈلی رہی ہے بلکہ سب گھر والوں کی - اور اب اس کی شادی تم سے جب ہوئی ہے تو یقین کرو عارش مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ کیا بتاؤں -

اتنی خوشی تو شاید شہریار کی مرتبہ بھی نہ ہوتی - مجھے تو اس بات کی بھی خوشی ہے کہ چلو اس شرارتی گڑیا نے میرے سڑیل بیٹے کو ہنسنا تو سیکھا یا ورنہ تم تو ہر وقت سنجیدہ ہی رہتے تھے -

Posted On Kitab Nagri

امی کی باتوں پر جہاں وہ مسکرا رہا تھا وہیں ان کی آخری بات پر اس نے شکایتی نظروں سے انہیں دیکھا جس پر وہ تہقہہ لگا گئی تھیں۔ اچھا میں چلتی ہوں تم لوگ بھی جلدی اونچے۔ وہ پیار سے اس کا ماتھا چوم کر کہتیں کمرے سے نکلی تھیں جبکہ عارش بھی کھڑا ہوتا واپس اپنے بال بنانے لگا۔

.....

ولیمے کا فنگشن بہت اچھا گزرا تھا۔ شہریار تو سارا فنگشن مہوش کو دیکھتا رہا تھا اور اس کے آگے پیچھے گومتا رہا۔ بارات کے فنگشن پر بھی اس کا یہی کام تھا جبکہ اس کی حرکتیں روزینہ بیگم بڑے غور سے دیکھ رہی تھیں۔

مہوش تو انہیں بھی پسند تھی۔ بس ایک بار وہ شیریں سے کنفرم کر لیتیں پھر ان کا ارادہ مہوش کے گھر رشتہ لے کر جانے کا تھا۔ عنیزہ بیٹا آپ چادر سہی سے لے لو اور سلال کو مجھے پکراؤ۔ ویسے بھی آج سارا دن میں نے اپنی جان کے ٹوٹے کو نہیں پکڑا۔

آسیہ بیگم عنیزہ سے سلال کو لینے کے لیے ہاتھ کرتی بولیں جس پر اس نے مسکرا کر انہیں سلال پکرایا تھا۔ سلال کو گود میں لیتے ہی ان کی نظر اس کی چھوٹی سی انگلی میں موجود رنگ پر گئی تھی اور انہیں لگا تھا اس کا سانس بند ہو گیا ہے۔

یہ کیسے ممکن تھا؟؟ ان کے اندر سے آواز آئی۔

Posted On Kitab Nagri

ی.. یہ انگوٹھی؟؟ انہوں نے لڑکھڑاتے لہجے میں عنیزہ کی طرف دیکھتے پوچھا۔ سلال کی ہے رنگ فرجاد اتارنے نہیں دیتے۔ عنیزہ نے بنا ان کی بگرتی حالت کا نوٹس لیے مسکرا کر کہا۔ ف.. فرجاد نے پہنائی ہے اسے؟؟

انہوں نے ایک اور سوال کیا جبکہ اس بار عنیزہ نے ان کے چہرے کی حیرانگی اور لہجے کی لڑکھڑاہٹ کا نوٹس لیا تھا۔ جی آنٹی پر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟؟ عنیزہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔ فرجاد کہاں ہے؟؟ آسید بیگم نے بے قراری سے پوچھا۔ جبکہ عنیزہ کو تو ان کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ علی بھائی کے ساتھ گھر گئے ہیں انکل نے بھیجا ہے انہیں کھانا گھر پہنچانے کے لیے۔

وہ کہہ رہے تھے کہ تم بھی وہیں آ جانا آنٹی لوگوں کے ساتھ وہیں سے گھر چلیں گے۔ عنیزہ کے جواب پر وہ لمبا سانس لیتیں ہاں میں سر ہلا گئی تھیں مگر اب انہیں گھر جانے کی جلدی تھی۔

.....

گھر آتے ہی ان کی نظروں نے فرجاد کو ہی ڈھونڈا تھا۔ کنزہ ہال سے ہی ظہیر کے ساتھ واپس چلی گئی تھی اس لیے اس کو چھوڑ سب لوگ ایک ساتھ ہی پہنچے تھے گھر اور اب سب دلہوں اور دلہنوں سمیت صوفوں پر بیٹھتے ملازمہ کو چائے کا کہہ چکے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

جبکہ فرجاد کو دیکھتے آسید بیگم اس کی جانب بڑھی تھیں۔ فرجاد علی سے بغل گیر ہوتا جانے کا کہتے پیچھے مڑا تو آسید بیگم کو اپنے پاس آتا دیکھ ان کے قریب گیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ان کے آگے سر کر تا پیار لینے کے لیے جھکتا وہ اس کے سامنے اپنے ہاتھ کر چکی تھیں جس کی ہتھیلی پر سلال کی رنگ پڑی تھی۔ ارے آنٹی یہ کہاں سے ملی آپ کو؟؟ کیا پھر سے سلال کے ہاتھ سے گر گئی تھی؟؟ فرجاد نے انگوٹھی دیکھتے پوچھا۔ یہ تمہارے پاس کہاں سے آئی فرجاد؟؟ انہوں نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ کیا مطلب کہاں سے آئی؟؟ یہ میری رنگ ہے آنٹی میرے چھوٹے ہوتے کی۔

فرجاد نے نا سمجھی سے پہلے پوچھتے پھر مسکرا کر بتایا۔ جبکہ اس کے جواب پر آسید بیگم کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے۔ وہ ایک دم روتے ہوئے اس کے گلے لگیں تھیں جبکہ فرجاد ان کے روتے ہوئے اچانک گلے لگنے پر حیران ہوا تھا۔ کیا ہوا آنٹی؟؟ حیدر میرا حیدر میری جان۔ تم زندہ تھے شکر میرے اللہ کا۔

وہ زور زور سے روتی ہوئی اس سے دور ہوتیں اس کا منہ اور ہاتھ چومتے ہوئے بولیں۔ ان کے روتے ہوئے بولنے کی آواز پر سب گھر والے بھی ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔ کیا ہوا آسید بیگم کیوں رو رہی ہو؟؟

دادی جان نے ان کے پاس اتے کہا جبکہ باقی گھر والے بھی ان کے پاس آگئے تھے۔ امی دیکھیں ہمارا حیدر ہمارے سامنے کھڑا ہے۔ مجھے پہلے دن سے ایسے فیل ہوتا جیسے یہ میرا حیدر ہے مگر میں نے خود کو

Posted On Kitab Nagri

غلط سمجھا مگر دیکھیں ہمارا حیدر ہی ہے یہ۔ یہ اس دن مرا نہیں تھا میرے اللہ نے بچا لیا تھا میرے بچے کو۔ آسہ بیگم روتے ہوئے ہچکیوں ہے درمیان فرجاد کی طرف اشارہ کرتی بولیں۔

ان کے الفاظ پر سب حیران ہوئے تھے جبکہ فرجاد کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔ پاگل ہو گئی ہو تم آسہ ابھی تک تم نے اپنے دماغ میں بات بٹھا رکھی ہے کہ حیدر زندہ ہو گا۔ نکلو اس وہم سے اب تو۔ کھائی سے گاڑی کرنے کے بعد چاہے حیدر کی بوڑھی نہیں ملی تھی مگر وہ کہیں اس پاس بھی نہیں ملا تھا۔ مانو اس بات کو کہ ہم گھوچکے ہیں اپنے حیدر کو۔ احسن صاحب نے ان کا بازو پکڑ کر ہلاتے کہا جبکہ وہ روتے ہوئے نہ میں سر ہلانے لگی تھیں۔ نہیں احسن میرا وہم نہیں ہے۔ یہ دیکھیں یہ ہمارے حیدر کی انگوٹھی۔

یہ فرجاد کے ہاس کہاں سے آئی؟؟ وہ کہہ رہا ہے یہ اس کی ہے۔ وہ روتے ہوئے ان کے سامنے انگوٹھی کرتی بولیں۔ آسہ بیٹا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ بس ایک اتفاق ہو کہ فرجاد کی انگوٹھی بھی سیم ہو جیسی حیدر کی تھی۔

www.kitabnagri.com

اکرم صاحب نے انہیں سمجھاتے کہا۔ نہیں ابو جان ایسا نہیں ہے۔ یہ دیکھیں اس میں شاہ لکھا ہے۔ اپ کو پتا ہے نہ کہ ہمارے خاندان کے سب بچوں کو ایسی انگوٹھی پہنائی جاتی ہیں اور انگوٹھی کی اندروالی سائیڈ پر شاہ لکھا جاتا ہے۔ تو دیکھیں اس میں بھی لکھا ہے۔ وہ ان کو رنگ کے اندروالی سائیڈ دیکھاتی بولیں۔

Posted On Kitab Nagri

آسیہ بیٹا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ اس نے بتایا تو ہے ہم سب کو اپنے ماں باپ کا۔ تم سمجھو اس بات کو۔
اکرم صاحب ابھی بھی انہیں سمجھانے لگے جبکہ وہ روتے ہوئے نہ میں سر ہلار ہی تھیں۔

سب لوگ ہی ترس بھری نگاہوں سے اسیہ بیگم کو دیکھ رہے تھے جبکہ علی سے تو اپنی ماں کی حالت
دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ شاید وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ فرجاد کے اچانک بولنے پر ایک دم سناٹا چھایا تھا۔
کیا مطلب؟؟ عارش نے حیرت سے پوچھا۔ شاید میں ہی آپ لوگوں کا حیدر ہوں۔

فرجاد کے الفاظ پر جہاں اسیہ بیگم کے اندر سکون اتر اٹھا اور چہرے پر خوشی آئی تھی وہیں باقی سب کے
چہروں پر بے یقینی چھائی تھی۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے بیٹا؟؟ تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے ماں باپ کی ڈیٹھ ہو
گئی ہے۔ احسن شاہ نے پوچھا۔ جی ان کی ڈیٹھ ہو گئی ہے مگر وہ میرے اصل ماں باپ نہیں تھے۔

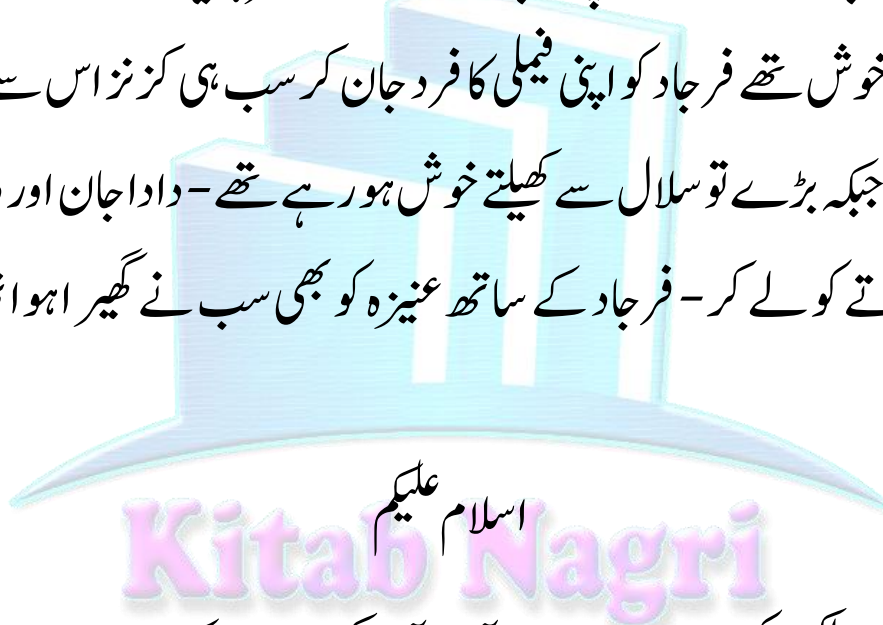
یہ بات مجھے خود ایک آدھ ماہ پہلے پتا چلی ہے۔ فرجاد کے جواب پر سارے بڑے حیران ہوئے تھے۔
تمہیں کیسے پتا چلی بات؟؟ اکرم صاحب نے پوچھا۔ بابا کی ڈائری پڑھی تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ جس
دن موم کی اور ان کے بے بی کی دیلیوری کے دوران ہی دیٹھ ہوئی تھی اس سے اگلے دن میں بابا کو ملا تھا
اسلام آباد میں۔

ان کو میری شکل میں زندگی جینے کی وجہ مل گئی تھی اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں میرے اصل ماں باپ
نہ آجائیں ڈھوندتے ہوئے ان کے پاس وہ مجھے لے کر لاہور آ گئے۔ انہوں نے مجھے کبھی نہیں بتایا کہ
میں ان کی سگی اولاد نہیں نہ کبھی مجھے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن جب میں ڈائری پڑھ رہا تھا تو اس رنگ کا بھی زکرتھا اس میں کہ جب میں انہیں ملا تو میرے ہاتھ میں یہ رنگ تھی۔ ڈائری کے بوکس میں ہی رنگ پڑی تھی اس لیے میں نے وہ سلال کو پہنا دی۔ مجھے خود اندازہ نہیں تھا کہ آپ لوگ ہی میرے اپنے ہوں گے۔ فرجاد کے ساری بات بتانے پر سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔ م.. میں کہہ رہی تھی نہ کہ یہ میرا بیٹا ہے میرا حیدر ہے۔ آسیہ بیگم فرجاد کے سینے سے لگتیں سب سے بولیں جس پر سب نے خوشی سے سر ہلایا تھا۔

بڑے چھوٹے سب خوش تھے فرجاد کو اپنی فیملی کا فرد جان کر سب ہی کزنز اس سے ملتے اس سے ہسی مزاق میں مگن تھے جبکہ بڑے تو سلال سے کھیلتے خوش ہو رہے تھے۔ دادا جان اور دادی کی تو خوشی ہی الگ تھی اپنے پر پوتے کو لے کر۔ فرجاد کے ساتھ عنیزہ کو بھی سب نے گھیرا ہوا تھا مگر وہ تو بت بنے بیٹھی تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

جب سے فرجاد کی حقیقت پتا چلی تھی جہاں سب خوش تھے وہیں وہ چپ کسی سوچ میں گم تھی۔ مجھے طلاق چاہیے ابھی اور اسی وقت - عنیزہ کے اچانک کھڑے ہو کر بولنے پر سب اس کے طرف متوجہ ہوئے تھے جبکہ اس کے الفاظ پر سب کو سانپ سو نگھ گیا تھا۔ یہ کیا بول رہی ہو تم بیٹا؟؟؟

دادی جان نے اس سے کہا۔ جو بھی بول رہی ہوں سہی بول رہی ہوں۔ مجھے بس آپ کے پوتے سے طلاق چاہیے۔ وہ بنا کسی تاثر کے ابھی بھی سنجیدگی سے بولی۔ ہوا کیا ہے بیٹا؟؟؟ ایسے کیوں کہہ رہی ہو اچانک؟؟؟

آسیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔ سب ہی اس کے یوں اچانک طلاق کے مطالبے ہر حیران ہوئے تھے۔ ابھی جہاں سب خوش تھے اب وہیں سب کے چہروں پر پریشانی تھی۔ بکو اس بند کرو عنیزہ۔

Posted On Kitab Nagri

پاگل ہو گئی ہو جو یہ بکواس کر رہی ہو؟؟ مزاق بند کرو اپنا۔ فرجاد نے غصے سے کہا۔ مزاق؟؟ مزاق میں نہیں کر رہی۔ مزاق اپ کر رہے ہیں بلکہ آپ نے مزاق سمجھ رکھی ہے میری لائف۔ وہ بھی غصے سے بولی۔

روزینہ بیگم انہیں روکنے لگی تھیں مگر دادا جان نے انہیں روک دیا تھا ایسا کرنے سے۔ وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ آخر مسئلہ کیا تھا۔ عنیزہ تم ابھی پاگل بنی ہوئی ہو۔ گھر چلو ابھی۔ ہم گھر جا کر بات کرتے ہیں۔ فرجاد نے اسے غصے میں دیکھ ایک نظر سب کو دیکھا تھا پھر اس کا بازو پکڑتا بولا مگر عنیزہ اپنا بازو چھڑا چکی تھی۔ کہیں نہیں جا رہی میں۔ مجھے طلاق دیں میں صرف آپ کی زندگی سے جانا چاہتی ہوں۔ آپ نے سمجھ کیا رکھا ہے مجھے؟؟ آپ کو مل گئے نہ آپ کے اصل ماں باپ تو خدا را اب مجھے بخش دیں۔ آپ اس باپ کا بدلہ مجھ سے لے رہے تھے جو آپ کا باپ تھا ہی نہیں۔ اب آپ کو مل گئے آپ کے اصل ماں باپ تو پھر کوئی بدلہ بھی نہیں بچتا۔ عنیزہ کے الفاظ نے سب کو کشمکش میں ڈال دیا تھا۔

بدلہ؟؟ کون سا بدلہ؟؟ پر ریزے کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ ہاں بیٹا کیسا بدلہ؟؟ کس بارے میں بات کر رہی ہو؟؟ احسن صاحب نے بھی نا سمجھی سے پوچھا۔ اپنے بیٹے سے پوچھیں نہ یہ بات انکل اپ۔ اس نے کس بات کا بدلہ لیا ہے مجھ سے۔ کس گناہ کی سزا دی ہے مجھے اس نے سولہ سال کی عمر میں۔

کس وجہ سے میرے جسم پر نیل ڈالے ہیں اپنی مار سے۔ پوچھیں نہ۔ شاید آپ کو ہی جواب دے دیں کیونکہ مجھے تو آج تک نہیں دیا انہوں نے جواب اس سوال کا۔ عنیزہ روتے ہوئے بولی جبکہ فرجاد تو

Posted On Kitab Nagri

سب کے سامنے نظریں اٹھانے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔ کیا کہہ رہی ہے یہ بچی؟؟ کیا یہ سچ بول رہی ہے؟

احسن صاحب نے سخت لہجے میں پوچھا۔ وہ میں... میں نے پوچھا سچ کہہ رہی ہے؟؟ احسن صاحب نے اس کی بات بیچ میں ٹوکتے پوچھا۔ ولیمے کے روپ میں سچی معصومہ اور مریم دونوں ہی عنیزہ کو چپ کروا رہی تھیں جبکہ پرزے کو روزینہ بہگم نے پانی لینے بھیجا تھا اس کے لیے۔

سچ کہہ رہی ہے مگر میں اب شرمندہ....۔ بس! ابھی فرجاد بول ہی رہا تھا مگر احسن صاحب کی آواز پر اس کی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔ دفع ہو جاو یہاں سے۔ احسن صاحب کے الفاظ پر فرجاد نے بے یقینی بھری نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

باقی سب کا بھی یہی حال تھا۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟ آئیہ بیگم ترپ کر بولیں۔ سہی کہہ رہا ہوں میں۔ اس بچی کی حالت دیکھو کیسے رو رہی ہے۔ ناجانے تمہارے بیٹے نے کتنے ظلم ڈھائے ہیں اس پر۔ اور تم ابھی مجھ سے پوچھ رہی ہو کیا کہہ رہا ہوں۔ اندر کی انسانیت کو ممتا کی محبت میں دفناومت۔ اس سے کہو چلا جائے یہاں سے۔ عنیزہ اور سلال یہیں رہیں گے۔ جب عنیزہ اسے معاف کر دے گی تو یہ واپس آسکتا ہے۔ اب کوئی بہس نہیں۔ انہوں نے جیسا اپنا فیصلہ سنایا تھا جبکہ سب ہی چپ ہو گئے تھے ان کے فیصلے پر کیونکہ وہ سہی کہہ رہے تھے۔ نہیں میں اپنی بیوی بچے کے ساتھ جاؤں گا۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد نے احتجاج کیا تھا۔ بھولومت کہ ابھی ابھی ہی پتا چلا ہے کہ میں تمہارا باپ ہوں اور باپ جوتی اتار کر مار بھی لیتے ہیں۔ اور میں نے بھی پرواہ نہیں کرنی کہ تم ہمیں اٹھائس سال بعد ملے ہو۔ احسن صاحب کہتے وہاں سے چلے گئے تھے جبکہ فرجاد کہ بالکل بھی نہیں چلی تھی کسی کے سامنے اور وہ اکیلا ہی اپنے گھر واپس آیا تھا۔ اسیہ بیگم تو اس کے لیے بہت بے چین تھیں مگر شوہر کے آگے مجبور تھیں۔

عنیزہ کو ایک کمرہ دے دیا گیا تھا اور یہ کہہ دیا تھا سب بڑوں نے اسے کہ اب یہ اس کا گھر ہے تو فکر نہیں کرنی جب تک وہ نہیں چاہے گی فرجاد اس کے پاس بھی نہیں آئے گا۔ اور وہ بھی اب پر سکون تھی کیونکہ فرجاد نہیں تھا اس کے پاس۔ مگر فرجاد بالکل بھی پر سکون نہیں تھا اس کے بغیر۔ اسے تو گھر کاٹ کھانے کو دور رہا تھا۔

یہ کیا کر کے آئے ہیں آپ؟؟ اٹھائس سال بعد ہمیں ہمارا بیٹا ملا اور آپ نے اسے پھر سے دور کر دیا ہم سے۔ بہت غلط کیا آپ نے۔ کمرے میں آکر اسیہ بیگم احسن صاحب سے بولیں۔ غلط میں نے نہیں تمہارے بیٹے نے کیا ہے اس لڑکی کے ساتھ۔

میں غلط کا ساتھ کبھی نہیں دوں گا۔ اور پھر ہمیشہ کے لیے تھوڑی نہ دور ہوا ہے۔ بس کچھ عرصہ دور رہے گا نہ بیوی سے تو قدر ہوگی اور اپنے کیے پر پچھتاوا بھی ہوگا۔ احسن صاحب کی بات پر وہ کچھ نہیں بولی تھیں بس منہ دوسری طرف کر گئی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

میں نے ابھی اپنے بیٹے کو جی بھر کر محسوس بھی نہیں کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد احسن شاہ کے کانوں میں ان کی نم آواز پڑی تھی اور وہ بیڈ سے اٹھ کر بیٹھے تھے۔ آسیہ کیوں ایسے کر رہی ہو؟؟
مجھے بھی اسے جی بھر کر گلے لگانے کی چاہت ہے مگر ہم اپنی اولاد پر تھوڑی سختی دیکھا کر ہی اسے صحیح غلط بتاتے ہیں۔ وہ انہیں کندھوں سے تھام کر سمجھاتے بولے۔ میں کیا کروں احسن میرا دل نہیں سکون میں۔

میری ممتاز پ رہی ہے۔ اتنے سالوں بعد مجھے میرا بیٹا ملا ہے تو میرا بے چین ہونا بنتا ہے کیونکہ میں ماں ہوں۔ وہ ان کے کندھے پر سر رکھتی روتے ہوئے بولی تھیں۔ تو تم ایسا کرو کہ دو تین دن اس کے پاس رہ آؤ۔

احسن صاحب کے مشورے پر انہوں نے چمکتی آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔ سچ؟؟ کیا آپ مجھے چھوڑائیں گے؟؟ وہ خوشی سے بولیں جبکہ ان کی خوشی پر وہ ہنس پڑے تھے۔ نہیں میں نہیں جاؤں گا۔
صبح عارش علی لوگوں کے ساتھ چلی جانا۔ احسن شاہ کے جواب پر انہوں نے حیرت سے انہیں دیکھا۔
وہ جائیں گے؟؟

آسیہ بیگم کے پوچھنے پر انہوں نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ جی بیگم کیونکہ مجھے اچھے سے پتا ہے ان کی عادتوں کا۔ پہلے وہ دوست ہو کر عزیز تھا اب تو بھائی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

وہ ضرور اس سے ملنے جائیں گے مگر یہ بھی جانتا ہوں اس کی کلاس بھی لگے گی ان سب کے ہاتھوں۔
احسن کے بتانے پر وہ دھیرے سے ہستیں ان کے کندھے پر واپس سر رکھ گئی تھیں۔

.....

عارش علی شہریار اور عرش چاروں ہی صبح صبح ایک ساتھ تیار ہو کر نکل رہے تھے کہ تبھی احسن شاہ کی آواز پر ر کے تھے۔

ر کو تم چاروں! احسن شاہ کی آواز پر ان سب نے زور سے آنکھیں بند کرتے کھولی تھیں۔ اور پھر پکرے جانے کے ڈر سے بمشکل مسکراتے پلٹے تھے۔ جی بابا؟؟ علی نے پوچھا۔ اپنی ماں کو بھی لیتے جاو ساتھ۔

وہ اخبار پڑھتے ہوئے ہی بولے۔ چاچو ہم آفس جارہے ہیں۔ شہریار نے تھوگ نگلتے بتایا۔ پتا ہے تم لوگوں کے آفس کا جہاں جانا ہے تم سب نے۔

اپنی چچی کو بھی اسی آفس لے جانا۔ احسن شاہ کے تنز بھرے لہجے پر ان سب نے ایک دوسرے کی جانب معصوم شکل بنا کر دیکھا تھا۔

مطلب وہ پکرے گئے تھے۔ اوکے چاچو لے جائیں گے۔ عارش نے ان سے کہتے علی کو اشارہ کیا جس پر وہ آسیہ بیگم کو بلانے چل پڑا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

فرجاد بے دلی سے تیار ہو رہا تھا جبکہ نظریں پیچھے بیڈ پر تھیں۔ جب پہلے روز وہ تیار ہوتا تھا تو عزیزہ سلال کو گود میں لیے وہیں بیٹھی ہوتی تھی۔

ساری رات وہ نہیں سویا تھا کل۔ اور اسی وجہ سے اس کی آنکھوں کے گرد ڈارک سرکل بن گئے تھے۔ جن کو اس نے پاس پڑی بلیک گلاسز لگاتے چھپایا تھا۔ اپنا بیگ اٹھا کر وہ کمرے سے نکلنے لگا تھا مگر تبھی آسیہ بیگم اور عارش لوگ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

ان سب کو دیکھ فرجاد کو حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی۔ آپ سب لوگ یہاں؟؟ اس نے خوشی سے پوچھا۔ جبکہ اس کی بات پر بنا کوئی جواب دیے آسیہ بیگم اس کے گلے لگی تھیں۔

میری جان مجھے تمہاری یاد آرہی تھی اس لیے آگئی۔ برا تو نہیں لگا تمہیں؟؟ آسیہ بیگم پہلے پیار سے جبکہ آخر میں پریشانی سے پوچھنے لگیں۔ جس پر فرجاد نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلایا اور ان کو کس کر ہگ کرتے ان کے سر پر ہونٹ رکھے تھے۔

نہیں ایسی بات نہیں بلکہ مجھے خوشی ہوئی آپ لوگوں کے آنے سے۔ فرجاد نے مسکرا کر کہا۔ عارش علی لوگ بس خاموشی سے کھڑے تھے۔ تم آفس جا رہے تھے؟؟ آسیہ بیگم نے پوچھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا گیا۔ کچھ کھایا؟؟ ان کے اگلے سوال پر اس نے نہ میں گردن ہلائی۔ کیوں؟؟

Posted On Kitab Nagri

ان کے لہجے میں ماؤں والی فکر محسوس کرتے اسے ڈھیروں سکون ملا تھا۔ کتنا ترسا تھا وہ اس محبت اور فکر کو۔ ملازمہ نہیں ہے نہ گھر کیونکہ میں نے آنے سے منع کر دیا تھا۔ عنیزہ تھی نہیں گھر تو ملازمہ کا انا بھی صحیح نہیں لگتا۔

فرجاد نے ان کے ہاتھ تھامتے بتایا۔ تم رکو میں ابھی کھانا بنا کر لاتی ہوں تمہارے لیے۔ بنا کچھ کھائے نہیں جانا تم۔

آج اپنی ماں کے ہاتھ کا کھاؤ۔ وہ اس کے چہرے پر لاڈ سے ہاتھ رکھ کر کہتی کچن کا پوچھ کر چلی گئی تھیں۔ ان کے جاتے ہی فرجاد نے مسکراتے ہوئے عارش لوگوں کو دیکھا مگر ان کے چہروں پر مسکراہٹ نہیں بلکہ اب سنجیدگی تھی۔

.....

اس سے پہلے وہ کچھ کہتا وہ چاروں ایک ساتھ اس کی طرف بڑھتے اسے قابو کر چکے تھے۔ ارے کیا کر رہے ہو تم لوگ؟؟

www.kitabnagri.com

وہ ان کے یوں حملہ آور ہونے پر پریشان ہوتا بولا جبکہ وہ اسے بیڈ پر گراتے اس پر مکوں کی برسات کر چکے تھے۔ اچھے سے اپنی بھر اس نکالتے وہ کھڑے ہوئے تھے مگر فرجاد بیچارہ تو اٹھنے کے قابل بھی نہیں رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے گلاسز بھی پتا نہیں کہاں گئے چلے تھے۔ یہ ہماری کیوٹ سی بھا بھی پلس بہن کو تکلیف دینے کے لیے تھا اور ساتھ اس لیے بھی کہ اگر تم ایسی کوئی حرکت نہ کرتے بھا بھی ساتھ تو تم آج ہمارے ساتھ گھر ہوتے۔

تو تمہیں تمہاری غلطیوں کی سزا دی ہے۔ عارش نے اسے کہتے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا اسے اٹھنے کے لیے سہارے دینے کے لیے۔ عارش کے ہاتھ کی مدد سے وہ اٹھ کر بیٹھا تھا مگر جسم ابھی بھی درد کر رہا تھا۔

دفع ہو جاؤ کمینو بجائے اس کے کہ میری کوئی مدد کرو کہ کیسے میں سب گھر والوں کو مناؤ اور خاص کر عنیزہ کو کیسے مناؤ مگر تم لوگ مجھے ہی مار رہے ہو۔ جیسے ہی تھوڑا ہوش آیا تو وہ ان سب پر بھڑکا تھا۔ ہاں تو ہم کیوں مدد کریں تمہاری؟؟ خود کرنا اپنی مدد۔ ہم ویسے بھی جارہے ہیں۔ افس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ علی نے سفید جھنڈی دیکھاتے کہا جس پر فرجاد نے اسے دونوں ہاتھوں سے لانت دی تھی اور علی نے آگے سے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

تم گھر والوں کو منانے کی بجائے عنیزہ بھا بھی کو مناؤ باقی سب خود ہی مان جائیں گے۔ عرش نے اسے صلاح دی جو اسے بھی سہی لگی تھی۔ مگر اسے منانے کے لیے اس سے ملنا ضروری ہے اور مجھ پر پابندی ہے اس سے ملنے پر۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد نے پریشانی سے کہا۔ تو کیا ہوا؟؟ میں ہوں نہ۔ جب دل کرے ان سے ملاقات کا بس اپ نے مجھے بتانا ہے۔ سارا انتظام کر دوں گا مگر پیسے لگیں گے اس کام کے۔

فرجاد جہاں شہریار کی باتوں پر خوش ہوا تھا وہیں اس کی آخر والی پیسوں کی بات پر اس کا منہ ایسے ہوا تھا جیسے اس نے کوئی کروڑی چیز کھالی ہو۔

ٹھیک ہے دے دوں گا پیسے مگر ابھی سب لوگ مل کر مجھے سلال سے ملنے کی اجازت دلواو۔ میرا دل نہیں لگے گا میرے بیٹے کو دیکھے بغیر۔ فرجاد نے مانتے ہوئے ان سے کہا جس پر ان سب نے ڈن کا اشارہ کیا تھا۔

.....

عنیزہ بہت خوش تھی یہاں۔ اسے فرجاد کی یاد تو بہت آتی مگر اسے آتا تھا یاد کو بھولانا۔ سب لوگ اس کا بہت خیال رکھتے۔ سلال تو دو تین دن میں ہی سب کی جان بن گیا تھا۔ گھر کی خواتین تو عنیزہ کو ہاتھ کا چھالا بنائے پھرتی تھیں۔

www.kitabnagri.com

اس کی ڈائٹ کا اس کی صحت کا بہت خیال رکھتیں اور جو چیز اس کے لیے اس حالت میں بہتر ہوتی وہ اسے کھلاتیں۔ آسیہ بیگم فرجاد کے پاس ہی تھیں مگر آج انہوں نے واپس آ جانا تھا۔

تین دن وہ اس کے پاس رہی تھیں اور جی بھر کر اس کے لاڈ اٹھائے تھے۔ فرجاد تو کہہ رہا تھا انہیں کہ مت جائیں ابھی۔ دل تو ان کا بھی نہیں تھا مگر جانا ضروری تھی۔ عنیزہ کا خیال رکھنا ان کا فرض تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے تو سب ہی اس کے لیے کافی تھیں مگر وہ خود اس کا خیال رکھنا چاہتی تھیں۔ اور پھر ان کا ارادہ تھا اسے گھر جا کر سمجھانے کا کہ وہ فرجاد کو ایک موقع ضرور دے۔

.....

اچھا نہ معصومہ بس کر دو مجھے گھورنا۔ کیونکہ میں بالکل بھی شرمندہ نہیں ہونے والا۔ غلطی تمہاری اپنی تھی۔ میرا تو بس دل بے ایمان ہوا تھا۔ عارش معصومہ کو دیکھتا ہسی دبائے بولا جو منہ سجائے بیٹھی تھی۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ وہ آج کالے رنگ کے کپڑے پہن کر تیار ہوئی تھی اور عارش کے آتے ہی اس نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ کیسی لگ رہی ہے۔ پھر کیا کچھ گھنٹوں بعد بیچاری کو دوبارہ سے کپڑے پہننے پڑے تھے۔

واقع عارش کا کوئی قصور نہیں تھا کیونکہ ایک تو بلیک عارش کا فیورٹ کلر تھا اور دوسرا معصومہ بلیک کلر میں لگ بہت پیاری رہی تھی۔ تو پھر عارش کا دل بے ایمان ہونا بنتا تھا۔ بات نہیں کریں مجھ سے۔ میں نے بات نہیں کرنی آپ سے۔ میری تو بہ جو کبھی آپ سے پوچھا کہ کیسی لگ رہی ہوں۔ وہ منہ پھلاتی بولی جبکہ عارش نے اس کی بات اور انداز پر قہقہہ لگایا تھا۔ بالکل جانم پوچھنا بھی مت کیونکہ میں تو پھر عملی تعریف کروں گا جیسے آج کی ہے۔

کیونکہ میں بولنے سے زیادہ عمل کرنا پسند کرتا ہوں۔ عارش اس کے قریب آ کر بیٹھتا بولا۔ عارش مجھے تنگ نہ کریں ابھی کیونکہ میں غصے میں ہوں۔

Posted On Kitab Nagri

معصومہ کے کہنے پر عارش نے فوراً منہ پر انگلی رکھی تھی جبکہ اس کے عمل پر معصومہ نے اسے گھورا تھا

-

.....

فرجاد کو سلال سے ملنے کی اجازت مل گئی تھی۔ سب اس سے مل لیتے تھے سوائے عنیزہ کے اور احسن شاہ کے۔

وہ ابھی مل کر گیا تھا سلال سے اور اب معصومہ سلال سے کھیل رہی تھی کہ تبھی شہریار آتا اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

کیسی ہو بھابھی جی۔ وہ اسے تنگ کرتا بولا۔ شیریں تمیز سے مجھے میرے نام سے بلاؤ۔ معصومہ نے غصے سے کہا۔ تمیز سے ہی بلارہا ہوں۔ اور ادھر دو سلال کو مجھے۔ معصومہ کو چڑاتے وہ سلال کو مانگنے لگا۔ میں نہیں دے رہی بھاگ جاؤ۔ معصومہ نے کہا۔ اپنا بیٹا پیدا کرو پھر اپنے بیٹے سے کھیلنا۔ شہریار نے اسے ٹیس کرتے کہا اور اس کی بات پر معصومہ کے چہرے پر لالی بکھری تھی۔

جبکہ تبھی عارش سیڑھیوں سے نیچے اترتا تھا۔ عارش اسے چپ کر والیں بہت بکواس کرتا ہے۔ معصومہ شرماتے ہوئے بولی۔ کیا ہوا؟؟ کیا کہ رہا ہے؟؟ عارش نے حیرانگی سے پوچھا۔

کہتا ہے کہ اپنے بچے پیدا کرو اور ان سے کھیلنا۔ معصومہ شرم سے لال ہوتی بولی جبکہ عارش نے پہلے شہریار کو گھورا تھا پھر اپنی جوتی اتار کر معصومہ کو دی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

یہ لو اور سرگنجا کر دو اس کا۔ عارش نے اسے جو تا دیتے کہا جبکہ جو تا دیکھتے ہی شہر یار وہاں سے فوراً بھاگا تھا۔ اس کے پھرتی سے بھاگنے پر عارش اور معصومہ دونوں ہسے تھے۔
عنیزہ کمرے میں لیٹی ہوئی تھی تبھی آسیہ بیگم اندر آئی تھیں۔ سلال کو فرجاد کچھ دیر کے لیے اپنے ساتھ لے کر گیا ہوا تھا۔ آسیہ بیگم کو دیکھ وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔ ارے لیٹی رہو عنیزہ اٹھ کر کیوں بیٹھ رہی ہو۔

اسکے اٹھ کر بیٹھنے پر آسیہ بیگم بولیں۔ نہیں آنٹی میں ٹھیک ہوں ایسے ہی۔ آپ آئیے نہ بیٹھیں۔ وہ مسکرا کر کہتی ان کے بیٹھنے پر نظریں جھکا گئی تھی۔ آنٹی نہ کہو بیٹا اب تو۔ اب تو میں تمہاری ساس ہوں اور تم مجھے امی یاں ماں کہہ لیا کرو۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

آسیہ بیگم کے کہنے پر وہ سر ہلا گئی۔ طبعیت ٹھیک ہے؟؟ آسیہ بیگم نے اس کے گال پر پیار سے ہاتھ رکھتے پوچھا۔ جی بالکل ٹھیک ہے۔ وہ مسکرا کر بولی۔ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔ کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ بولیں۔

میں جانتی ہوں آپ کو کیا بات کرنی ہے مگر میں اس ٹاپک پر بات نہیں کرنا چاہتی۔ میں جانتی ہوں کہ میری وجہ سے آپ اپنے بیٹے سے دور ہیں۔ اور میں اس بات پر شرمندہ بھی ہوں۔ یقین جانے میں نے آج صبح بھی انکل سے کہا ہے کہ میری وجہ سے اپنے بیٹے سے دوری مت بنائیں۔

میں ڈھونڈ لوں گی کوئی جگہ اپنے رہنے کے لیے بس آپ خود کو آنٹی کو اور گھر والوں کو میری وجہ سے تکلیف میں نہ رکھیں۔ مگر انہوں نے میری ایک نہیں سنی۔

Posted On Kitab Nagri

میں آپ سے بھی کہہ رہی ہوں کہ میرا کوئی کام نہیں اس گھر میں۔ تو میری وجہ سے اپنے بیٹے سے دور نہ ہوں۔ میرے دل میں اس کے لیے کوئی جزبہ نہیں ہے۔

مجھے اس شخص سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا تو پھر میرا اس گھر میں اس شخص کی نسبت سے رہنا بنتا بھی نہیں۔ وہ ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلتی بولی جبکہ اس کی باتوں کو آسیہ بیگم جو خاموشی سے سن رہی تھیں آخری بات پر نہ میں سر ہلانے لگیں۔

کس نے تمہیں کہا کہ تم فرجاد کی نسبت سے یہاں رہ رہی ہو؟؟ کبھی تمہیں کسی نے کہا؟؟ آسیہ بیگم کے پوچھنے پر وہ نہ میں سر ہلانے لگی۔

تو پھر تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟؟ تم یہاں ہماری بیٹی کی نسبت سے ہو۔ تمہارے انکل تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہیں نہ اس لیے تو فرجاد کی بھی پرواہ نہیں کی تمہاری خاطر۔ آج کے بعد مت سوچنا کچھ ایسا۔ تم اس گھر کی بیٹی ہو۔ اور تمہیں اگر فرجاد سے مطلق کوئی بات نہیں کرنی تو میں یا کوئی اور نہیں کرے گا۔ بس تم خوش رہو۔ آسیہ بیگم اسے گلے لگاتی بولیں جبکہ ان کی محبت اور چاہت محسوس کرتے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

.....

معصومہ کو عارش نے شرٹ پریس کرنے کے لیے دی تھی اور خود وہ شاور لینے گیا تھا۔ معصومہ کو کپڑے پریس کرنے نہیں آتے تھے لیکن پھر بھی وہ کوشش کر رہی تھی اور بہت احتیاط سے کر رہی

Posted On Kitab Nagri

تھی مگر تبھی اس کا فون کی میسج ٹیوب بجی تھی اور وہ استری کو شرٹ پر ہی رکھتے ڈریسنگ روم سے نکلتی کمرے سے فون اٹھانے گئی۔

میسج مہوش کا تھا اور وہ اسے صبح یونی واپس جوائن کرنے کا پوچھ رہی تھی۔ اسے یس کا ریپلائے کرتی وہ واپس ڈریسنگ روم میں آتی استری سٹینڈ کے پاس آئی تو جلنے کی سمل پر اس کے ہوش اڑے تھے۔

یا اللہ یہ کیا ہو گیا؟؟ استری سٹینڈ پر کرتے شرٹ کو جلادیکھ بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔ اس سے پہلے وہ کوئی حل سوچتی یا شرٹ کو غائب کرتی عارش واش روم سے نکلتا سیدھا وہیں آیا تھا۔ یہ سمل کیسی؟؟

عارش نے جلنے کی سمل محسوس کرتے پوچھا۔ تبھی اس کی نظر معصومہ کے ہاتھ میں موجود اپنی شرٹ پر گئی تھی۔

ڈونٹ ٹیل می معصومہ کہ تم نے میری شرٹ جلادی۔ عارش نے بے یقینی سے کہا جس پر معصومہ نے بچوں کی طرح پاوٹ بنا کر معصومہ منہ بناتے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ افف معصومہ میری فیورٹ شرٹ تھی یہ۔

میں کیا کروں تمہارا؟؟ عارش نے شرٹ اس کے ہاتھ سے لیتے کہا۔ آپ بس میری غلطیوں کو معاف کر دیا کریں کیونکہ آپ کے ساتھ تو ایک عمر گزارنی ہے۔ معصومہ اس کے کندھے پر لاڈ سے سر رکھتی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے یوں لاڈ دیکھانے پر عارش کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔ لاڈ نہ دیکھا مجھے۔ اچھے پتا ہے کہ ڈانٹ سے بچنے کے لیے ایسا کر رہی ہو۔

عارش نے جان بوجھ کر سنجیدہ ہوتے کہا جبکہ اس کی بات پر معصومہ سیدھی ہو کر کھڑی ہوئی تھی۔ نہیں جی کوئی ڈانٹ سے بچنے کے لیے نہیں کہہ رہی۔ مجھے واقع آپ پر پیار آرہا ہے بلکہ اتار ہتا ہے۔ معصومہ کے منہ چڑھا کر کہنے پر عارش اس پر قربان ہوتا اس کی کمر کے گرد بازو ڈال کر قریب کر چکا تھا۔ اچھا جی ایسی بات ہے؟؟ عارش کے کہنے پر معصومہ نے زور شور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

آپ کو پتا ہے مجھے اس دنیا میں ماں باپ بہن بھائی کے علاوہ آپ کے چہرے سے عشق ہے۔ آپ کی آنکھیں، آپ کی ناک، آپ کے ہونٹ اور ان کے گرد سچی داڑھی کے قربان آپ کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک کے قربان۔

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے مخمل ہاتھوں کی انگلیوں سے چھوتی بے حد خوبصورتی سے بولتی عارش کے بے خود کر گئی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ اس کے چپ ہوتے ہی جھکا تھا اور اس کے ہونٹوں کو قید کر گیا تھا۔ پہلے تو معصومہ کو حیرت ہوئی مگر پھر وہ بھی اس کے عمل میں اس کا ساتھ دینے لگی۔

ایک دوسرے سے دور ہوتے ہی معصومہ تو عارش کے بلیک بنیان پہنے سینے پر سر رکھ گئی تھی جبکہ عارش اس کی شرمائٹ کے صدقے جاتا اس کے بالوں پر لب رکھ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ویسے ایک بات تو بتاؤ کہ آخر یہ عشق ہوا کب مجھ سے؟؟ عارش نے اس سے پوچھا۔ مجھے خود نہیں پتا۔
بس اتنا پتا ہے کہ جب سے آپ کے اظہار کے بعد میں نے آپ کو شوہر کے روپ میں سوچا ہے مجھے
تب سے آپ دل میں دھڑکتے محسوس ہوئے ہو۔

کیونکہ میں نے شروع سے خیالوں خیالوں میں ہی اپنے شوہر سے محبت کی تھی۔ کہ جو بھی میرا شوہر ہو
گا وہ ہی میری محبت اور عشق ہو گا۔

شاید یہی وجہ تھی کہ آپ دل کے قریب ہو گئے کیونکہ آپ سے نکاح کے دو بول جو پڑھے میں نے۔
معصومہ سیدھی ہوتی اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی جبکہ اس کے اس قدر خوبصورت اظہار پر عارش کا
دل جھوم اٹھا تھا۔ اور وہ واپس اس کے ہونٹوں پر جھک چکا تھا۔

.....

عرش میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے میرا لپ ٹاپ واپس کریں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ عرش نے
مریم کالیپ ٹاپ چھپا دیا تھا کیونکہ وہ ہر ٹائم کورین اور چائینز ڈرامے دیکھتی رہتی تھی۔

اس لیے اس نے آج تنگ آکر اس کالیپ ٹاپ چھپا دیا تھا اور اب مریم اس کے سر پر کھڑی اسے دھمکی
دیتی بولی۔ کیا کر لوگی اگر نہ دیا واپس تو؟؟ عرش نے صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے چیلنجنگ انداز
میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

میں... میں اپنے پرانے کمرے میں چلی جاؤں گی۔ کافی دیر سوچنے کے بعد اسے یہی دھمکی ملی تو دے دی۔ اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں جانے دوں گا؟؟ پہلے بھی تم یہ ڈراموں میں گھسی رہتی ہو۔ مجھے ٹائم ہی نہیں دیتی۔

اب تم سارا ٹائم میرے ساتھ گزارو گی۔ میرے صبح آفس جاتے وقت میں بتا دوں کہ کہاں رکھا ہے تمہارا لیپ ٹاپ۔ عرش نے صوفے سے کھڑے ہوتے کیا۔ اچھا نہیں کر رہے آپ۔ آپ بہت برے ہو۔ مریم نے اسے بتانا چاہا۔

میرا موڈ بھی نہیں ابھی اچھا بننے کا۔ ویسے بھی ابھی تو ساری رات پڑی ہے میں براہی لگوں گا تمہیں اور یہ بات تم مجھے وقفے وقفے سے کہو گی کیونکہ یہ تو تمہارا ڈائیلوگ ہے نہ۔

عرش نے بے فکری سے کہتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا اور اس کے ہونٹوں سے اپنے ہونٹ ملا چکا تھا۔ ہونٹ سے گردن اور گردن سے کندھے تک وہ اپنے ہونٹوں کے لمس کی لکیر کھینچتا جا رہا تھا جبکہ مریم کی جان تو تب نکلی جب اس نے اس قمیض کی زپ کھولی تھی۔ واقعہ وہ آج رات اچھا بننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

.....

علی دیکھیں آج چاند کی چودھویں ہے اور چاند کتنا پیارا لگ رہا ہے۔ پریزے علی کے ساتھ بالکنی میں کھڑی چاند کو دیکھتی بولی مگر علی تو صرف اسے دیکھ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

میرا چاند زیادہ پیارا ہے۔ وہ اس کو نہارتے ہوئے بولا جبکہ اس کے بولنے پر پریزے نے اس کی جانب دیکھا جو اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اوہ اودھر دیکھیں نہ۔ مجھے نہیں دیکھیں۔

پریزے اس کا دیہان چاند کر طرف کرتی بولی مگر علی نے نظروں کا زاویہ نہ بدلہ۔ نہیں جب میرا چاند میرے سامنے اور بالکل قریب ہے تو مجھے ضرورت نہیں اس چاند کو دیکھنے کی جو مجھ سے بہت دور ہے۔

علی اسے اپنے قریب کرتا بولا۔ جبکہ اس کے الفاظ پر پریزے کے گال لال ہوئے تھے۔ اس کے شرمانے پر علی کو اس پر اور پیار آیا تھا تبھی اس کے چہرے کی گالوں آنکھوں کو چومتا اس کے ہونٹوں پر بھی بوسہ محبت دے گیا تھا۔ اف علی آپ بہت بے شرم ہو۔

شادی سے پہلے کتنے شریف اور معصوم لگتے تھے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور اب تو توبہ توبہ۔ پریزے اس کے کندھے پر مکہ مارتی بولی جبکہ اس کی بات پر علی کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

ہا ہا ہا میری دل عزیز بیگم شادی سے پہلے تو اپنا محرم تھیں۔ اس لیے گریز تھا مگر اب تو ہر حق ہے آپ پر۔ اور پھر جب محبوب سامنے ہو اور سارے حقوق بھی حاصل ہوں تو کوئی کافر اور پاگل ہو گا جو شریف رہے۔

علی نے کہتے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا جبکہ اس کے ہونٹوں کی حرکت اور دھکتے لمس پر پریزے نے شرم اور گھبراہٹ سے زور سے آنکھیں بند کیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ سکون سے سو رہی تھی کہ تبھی نید میں ہی اسے اپنے ماتھے پر نرم اور چھبھن دار محسوس ہوا۔ آس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو کسی کو خود پر جھکا دیکھ اس کی چیخ نکلنے ہی والی تھی مگر تبھی فرجاد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے چیخ رو کی تھی۔ وہ جو پہلے ہی ڈر رہی تھی فرجاد کو دیکھ اس کی اور سانس سوکھی تھی۔

اسے لگا کہ آدھی رات کے وقت وہ یوں چوری چھپے یہاں آیا تھا تو ضرور اسے اس بات کی سزا دینے ہی آیا ہو گا کہ اس کی وجہ سے اُس کے باپ نے اُسے گھر سے نکال دیا تھا۔ ریلیکس! چیخنا مت مجھے صرف بات کرنی ہے تم سے۔

کچھ وقت بس پھر میں چلا جاؤں گا۔ فرجاد نے اس کی آنکھوں کا خوف دیکھتے اسے ریلیکس کرتے کہا اور اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں سے ہٹایا تھا۔

کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟؟ دیکھیں مجھے کچھ مت کہیے گام.. میں نے کہا ہے انکل سے کہ وہ آپ کو میری وجہ سے گھر آنے سے منع نہ کریں۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے پلیز مجھے مارے گامت۔

وہ ڈرتے ہوئے بولی جبکہ اس کا خود سے ڈرنا فرجاد کو تکلیف دے رہا تھا۔ مگر یہ سب ہوا بھی تو اسی کی وجہ سے تھا۔ وہی تو تھا اس ڈر کی وجہ۔ نہیں عزیزہ میں کیوں تمہیں ماروں گا۔ پلیز یوں مجھ سے ڈر کر مجھے تکلیف نہ دو۔

Posted On Kitab Nagri

میں تمہیں مارنے پٹنے نہیں آیا۔ فرجاد بیڈ کے ساتھ نیچے بیٹھتا اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔ تو پھر کیوں آئے ہیں؟ عنیزہ نے سوالیہ نظروں سے تکتے پوچھا۔ معافی مانگنے آیا ہوں۔ پلیز عنیزہ مجھے معاف کر دو۔

میں جانتا ہوں میں نے بہت ظلم ڈھائے ہیں تم پر مگر اب مجھے اس بات کا احساس ہے۔ اپنی بلا وجہ کی نفرت میں میں تم کو تکلیفیں دیتا گیا۔ تمہیں اپنے سامنے بے بس دیکھ خوش ہوتا تھا۔ مگر اب جب دل نے اپنے جذبات بدلے ہیں۔

میں خود تمہارے سامنے بے بس ہو گیا ہوں۔ پلیز عنیزہ مجھے معاف کر دو۔ کیونکہ فرجاد تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جب سے تم یہاں ہو ہر دن ہر رات مجھ پر قہر کی ماند ہوتی ہے۔ میں ہر جگہ تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔

تم جب مجھے گھر میں نظر نہیں آتی مجھے لگتا ہے ہر طرف ادھورا پن ہے۔ میں چاہتا ہوں ہم ایک ساتھ رہیں خوبصورت فیملی کی طرح۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔

فرجاد اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے دونوں ہاتھوں میں قید کیے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا جبکہ آخر میں اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی تھی۔ عنیزہ تو خاموشی سے اسے سن رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اسے فرجاد کی باتیں جھوٹی لگ رہی تھیں مگر اس کی آنکھوں میں نظر آتی سچائی اور محبت اسے حیرت میں ڈال رہی تھی۔ کیوں؟؟ آپ کیوں میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں؟؟ کیوں لگتا ہے آپ کو میرے بغیر سب ادھورا؟؟

جس سے نفرت ہو اس کے لیے ایسے جذبات تو نہیں ہوتے۔ اور آپ کو تو مجھ سے نفرت تھی نہ؟؟ عزیزہ نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا۔ ہاں تھی نفرت مگر کب یہ نفرت عشق میں بدلی مجھے پتا بھی نہیں چلا۔

اور یہ بات یاد رکھنا عزیزہ کہ عام عشق تو شاید کبھی جان چھوڑ دے مگر جو عشق نفرت کے بعد ہوتا ہے نہ وہ قبر تک ساتھ جاتا ہے اور مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ کیونکہ اس عشق میں بے تہاشہ شدت ہوتی ہے ویسی ہی شدت جیسی پہلے نفرت میں ہوتی ہے۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ عشق اتنا جان لیوا ہوتا کہ محبوب کا دیدار میسر نہ ہونے پر بھی انسان کا سانس رکنے لگ جاتا ہے۔ فرجاد کے الفاظ نا جانے کیوں عنجزہ کے دل کی دھڑکن تیز کر رہے تھے۔

خود کی حالت سے پریشان ہوتے اس نے فرجاد کی بات جو روکنا چاہا مگر وہ اشارے سے اسے چپ کروا گیا تھا۔ نہیں عزیزہ پہلے مجھے سنو۔ مجھے میرے دل کا حال سنانے دو۔ فرجاد کے کہنے پر وہ خاموش رہی جبکہ فرجاد نے پھر سے بولنا شروع کیا۔

Posted On Kitab Nagri

جانتی ہو عنیزہ؟؟ یہ عشق جو ہے نہ یہ بہت بری چیز ہے۔ یہ نہ بلکل سمندر کی طرح ہوتا ہے۔ جس طرح سمندر کی گہرائی کی کوئی حد نہیں ہوتی ویسے اس کی کوئی آخری حد نہیں ہوتی۔ اوپر سے سمندر کو دیکھنے والے کو اس کے اندر کا حال کیا پتا۔

اندر کے حال کا اندازہ تو اسے ہے جو اس میں اترتا ہے۔ باہر کھڑے لوگ اسے اپریشیٹ کرتے ہیں مگر جو اندر جا چکا ہوتا ہے وہ ہی جانتا ہے کہ اندر اس پر کیا بیت رہی ہے۔ یاں تم سمندر کے پانی کی مثال لے لو۔

دیکھنے میں کتنا دلکش، شفاف اور میٹھا لگتا ہے مگر اسے پینے کی غلطی کرنے والا ہی اس کے زائقے کی حقیقت جانتا ہے کہ وہ کس قدر نمکین اور کڑوا ہے۔ عشق بھی بلکل ایسا ہی ہے۔ سننے میں کس قدر خوبصورت لفظ ہے مگر اس لفظ کی حقیقت ان سے پوچھو جنہیں یہ ہوتا ہے۔

کل تک میں بھی سمجھتا تھا کہ عشق بس ایسے ہی ہے جیسے محبت ہے۔ مگر عشق تو عشق ہے۔ فرجاد کی باتوں اور الفاظ کو وہ بہت غور سے سن رہی تھی۔ عشق اور محبت میں کیا فرق ہوتا ہے؟؟

عنیزہ نے اس کی آخری بات کو پکڑتے تجسس سے پوچھا جبکہ اس کے پوچھنے کا انداز اتنا معصوم تھا کہ فرجاد کا دل کیا اس اپنے اندر کہیں چھپا لے۔ عشق اور محبت میں واضح فرق ہے۔ کسی کو چاہنے کے پانچ سٹپ ہوتے ہیں۔

نمبر ۱: پسند

Posted On Kitab Nagri

نمبر ۲: پیار

نمبر ۳: محبت

نمبر ۴: عشق

نمبر ۵: دیوانگی

فرباد نے بولنا شروع کیا تو وہ بہت غور سے اسے سننے لگی۔ پہلی سیڑھی ہے پسند۔ پسند تو ہمیں ہر چیز ہوتی ہے پھر چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان۔ بہت سی چہرے پسند ہوتی ہیں۔ کبھی کسی ایک پر ہماری پسند ختم نہیں ہوتی۔

دوسری سیڑھی ہے پیار۔ پیار تو ماں سے بھی ہوتا ہے، باپ سے ہوتا ہے، بہن بھائیوں سے ہوتا ہے اور اپنے پیٹس سے بھی ہوتا ہے۔ مطلب وہی کہ کسی ایک سے نہیں ہوتا۔ تیسری سیڑھی ہے محبت۔ ہاں محبت کسی ایک سے ہوتی ہے مگر وہ شخص اگر ہمیں نہ ملے اور اس سے بہتر یا اس سے اچھا ہماری زندگی میں آئے تو ہم پہلی محبت کو بھول کر دوسری بار محبت کر لیتے ہیں۔ یعنی محبت بھی دوسری بار ہو سکتی ہے۔

چوتھی سیڑھی ہے عشق اور عشق صرف ایک سے ہوتا ہے۔ پھر چاہے وہ ملے نہ ملے۔ اس سے کتنے ہی اچھے زندگی میں کیوں نہ آئیں۔ عاشق کسی دوسرے کی طرف اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ عشق کی یہ بات

Posted On Kitab Nagri

بھی ہے کہ عاشق محبوب کی خاطر کچھ بھی کر جاتا ہے۔ مر جاتا ہے اور مرنے کے مترادف اس کے کہنے پر اس کی خوشی کے لیے اسے چھوڑ دیتا ہے۔

پانچویں اور آخری سیڑھی ہے دیوانگی۔ اور دیوانگی کا تو مطلب ہی پاگل پن ہے۔ یعنی انسان اپنے محبوب کی چاہت میں اس قدر پاگل ہو جاتا ہے کہ وہ سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اگر کچھ یاد رہتا ہے تو محبوب۔

وہ اسے پانے کی خاطر ہر حد سے گزر جاتا ہے پھر چاہے اس کے دوران محبوب کو ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ فرجاد نے اپنی بات مکمل کرتے اسے دیکھا تھا۔ جبکہ وہ خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ تو آپ کہتے ہو کہ آپ کو مجھ سے عشق ہے؟؟ یعنی آپ میری ہر بات مانو گے؟؟ عنیزہ نے کافی دیر بعد خاموشی توڑتے پوچھا۔

جس پر فرجاد نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔ تو ٹھیک ہے پھر مجھے چھوڑ دیں۔ مجھے آزاد کر دیں۔ مگر میرے بچے مت چھینے گا مجھ سے۔ وہ بھی میرے ساتھ رہیں گے۔ فرجاد جو اس کی بات سننے کو بے تاب چہرے پر مسکراہٹ سجائے بیٹھا تھا عنیزہ کے الفاظ نے جیسے وہ مسکراہٹ نوچ لی تھی اور دل نے دھڑکنا بند کیا تھا۔

بولیں نہ اب چپ کیوں ہیں؟؟ کر دیں نہ مجھے آزاد۔ عنیزہ نے اس کی خاموشی دیکھتے پھر سے کہا جس پر فرجاد بمشکل کھڑا ہوا تھا۔ اس سے کھڑا ہونا محال ہوا تھا۔ ٹھیک ہے اگر تم ایسے خوش ہو تو ٹھیک ہے۔

Posted On Kitab Nagri

پہلے ہی میں نے اپنے حکم چلاتے تمہیں تکلیف دی ہے مگر اب تمہارا حکم سر آنکھوں پر۔ بہت جلد تمہیں تمہاری آزادی کا پروانہ مل جائے گا۔ میں تمہیں یہ خوشی دے دوں گا پھر چاہے میرا اپنا دل بند کیوں نہ ہو جائے۔

میں نہیں جنتا کیسے گزرے گی زندگی مگر اتنا جانتا ہوں کہ میں زندہ رہنے والا بھی نہیں۔ وہ تکلیف وہ لہجے میں بولتا بالکنی کی جانب بڑھ گیا تھا۔ شاید وہ وہیں سے آیا تھا۔ اس کے جاتے ہی عنیزہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔ اسے خوشی کیوں نہ ہوئی تھی فرجاد کے الفاظ پر؟؟

دل میں درد کیوں اٹھ رہا تھا؟؟ کیوں اندر سے کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ عنیزہ تم نے صحیح نہیں کیا؟؟ وہ اپنے ہی جذبات کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

آخر تنگ آ کر تکیا اٹھاتے دانتوں میں اس کا کونہ دبایا اور روتے ہوئے زور زور سے چیختے اپنے اندر کا وبال نکالنے لگی۔ جبکہ دانتوں میں تکیے ہونے کے سبب چپخیں تکیے کی روئی میں ہی کہیں گم ہو گئی تھیں۔

.....
www.kitabnagri.com
.....

اگلی صبح فرجاد سلال سے ملنے نہیں آیا تھا۔ انجانے میں ہی سہی مگر عنیزہ نے اس کا انتظار کیا تھا مگر وہ نا آیا اور نہ ہی وہ آج آیا تھا۔ عنیزہ کا کل سے دل بہت گھبرا رہا تھا۔ آج صبح بھی ویسے ہی حالت تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر دل گھبرا کیوں رہا ہے۔ گھبراتے دل سے تنگ آ کر وہ باہر لان میں آ کر بیٹھ گئی مگر کوئی فرق نہ پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

شہریار بھائی فرجاد نہیں آئے آج پھر سلال سے ملنے؟؟ وہ لان میں بیٹھی تھی کہ تبھی شہریار کو وہاں سے گزر تا دیکھ بے ساختہ اسے پکارتی پوچھ بیٹھی۔

جبکہ اس کے فرجاد کے بارے میں پوچھنے پر شہریار گڑبڑایا تھا مگر خود کو کنٹرول کر گیا۔ اس کو عنیزہ کے آج یوں فرجاد کے بارے میں پوچھنے پر حیرت بھی ہوئی تھی۔ پتا نہیں بھا بھی مجھے خود علم نہیں ہے۔ وہ جلدی سے کہتا وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ پیچھے عنیزہ کو اس کے رویے پر حیرت ہوئی تھی۔ وہ پھر سے فرجاد کے نہ آنے کی وجہ سوچنے لگی کہ تبھی اس کو کائنات کی بات یاد آئی تھی۔ کائنات کی بتائی گئی تاریخ تو کل گزر گئی تھی۔

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

یعنی کل اسی لیے فرجاد نہیں آیا تھا کیونکہ اس کا اور کائنات کا نکاح تھا۔ یہ سوچتے ہی اس کی طبعیت پھر بگرنے لگی تھی۔ وہ فوراً وہاں سے اٹھتی اندر بڑھ گئی۔

اپنے کمرے کی جانب جاتے اس کا گزر شہریار کے کمرے کے پاس سے ہوا تھا اور اندر سے اس کے بولنے کی آواز باہر تک آرہی تھی۔ جبکہ اس کے الفاظ سن عزیزہ کا سانس بند ہوا تھا اور پاؤں لڑگھڑائے تھے۔

خود کو سنھالنے کے لیے اس نے پاس پڑے ٹیبل کا سہارا لینا چاہا جس سے اس کا ہاتھ ٹیبل پر پڑے واس پر لگا تھا اور واس نیچے گرا تھا۔ بھائی آپ کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے؟؟ ہمیں بتادینا چاہیے گھر والوں کو۔

چچی بھی کل سے فرجاد بھائی کا پوچھ رہی ہیں اور آج تو عزیزہ بھابھی نے بھی پوچھا ہے۔ پلیز بھائی سمجھیں اس بات کو کہ ہمیں بتادینا چاہیے کہ فرجاد بھائی کو گولی لگی ہے اور ڈاکٹر بہت ناامیدی بھرے جواب دے رہے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

شہر یار دوسری جانب موجود عارش کو سمجھانے کی کوشش کرتا بولا جبکہ اس سے پہلے عارش کچھ بولتا باہر سے کچھ گرنے کی آواز پر شہر یار کے کان کھڑے ہوئے تھے اور وہ فون بند کرتا باہر دیکھنے نکلا تو سامنے ہی عنیزہ کو دیکھ اس کے ہوش اڑے تھے۔ بھا بھی!

.....

بھا بھی! اس کے منہ سے آہستہ آواز میں نکلا تھا۔ ابھی وہ کچھ بولتا عنیزہ کو بے ہوش ہو کر گر تادیکھ فوراً سنبھال گیا تھا۔ اسے عنیزہ کی حالت ڈر رہی تھی۔ اس نے فوراً گھر کی خواتین کو آوازیں لگانا شروع کی تھیں۔

امی! چچی! چھوٹی چچی! کہاں ہیں سب جلدی آئیں۔ دیکھیں عنیزہ بھا بھی کو کیا ہو گیا ہے۔ شہر یار کے بلند آواز سے بلانے پر سب خواتین آگئی تھیں سوائے معصومہ کے کیونکہ وہ یونی تھی۔ عنیزہ کو دیکھتے ہی سب کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے اور شہر یار کی مدد سے وہ فوراً عنیزہ کو ہسپتال لے کر گئے تھے۔

.....

روزینہ اور آسیہ بیگم دونوں ہی ہسپتال ساتھ ہی آئی تھیں جبکہ رابعہ بیگم نے تو کہا تھا آنے کو مگر آسیہ بیگم نے منع کر دیا تھا۔ وہ تینوں انتظار کی سولی پر تھے کہ تبھی ڈاکٹر باہر آئی تھیں۔ ڈاکٹر میری بہو کیسی ہے؟؟

Posted On Kitab Nagri

ٹھیک تو ہے نہ؟؟ آسیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا۔ دیکھیں میں جھوٹی تسلی نہیں دوں گی۔ ہمیں ابھی آپ کی بہو کا آپریشن کرنا ہو گا کیونکہ ان کی اور بچے کی حالت بہت کریٹیکل ہے۔ اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم ماں اور بچے دونوں میں سے کسی ایک کو ہی بچا سکتے ہیں۔

زیادہ تر تو ہوتا ہے کہ ماں کے بچنے کے چانسز زیادہ ہوتے ہیں مگر یہاں ماں کے بچنے کے چانسز بہت کم ہیں۔ آپ لوگ پلیز ان کے شوہر کو بلائیں اور ان سے ان پیپرز پر سائن کروادیں اور بتادیں کہ کس کو بچانا چاہتے ہیں آپ لوگ۔ ڈاکٹر انہیں پیپرز پکراتی بولیں۔

ڈاکٹر کیا ہم میں سے کوئی کر سکتا ہے سائن کیونکہ ان کے شوہر شہر سے باہر ہیں۔ شہر یار کے پوچھنے پر وہ کچھ دیر خاموش رہیں تھیں۔ اوکے اپ ساس ہیں نہ تو آپ کر دیں۔

ڈاکٹر آسیہ بیگم کی جانب دیکھتے بولی جبکہ یہ تو وہ جانتی تھیں یاں ان کا اللہ کہ کیسے انہوں نے سائن کرتے ماں کے خانے پر ٹک کیا تھا۔ ہاں انہیں اپنی بہو عزیز تھی۔ آنے والا وجود بھی عزیز تھا مگر وہ اپنی بہو کو نہیں کھونا چاہتی تھیں۔

www.kitabnagri.com

بھابھی میں کل سے کہہ رہی تھی نہ کہ دل گھبرا رہا ہے۔ دیکھا اسی لیے گھبرا رہا تھا دل۔ آسیہ بیگم روزینہ بیگم سے بولتیں ان کے گلے لگتیں رونے لگیں جبکہ شہر یار سوچ رہا تھا کہ اگر وہ بتا دے کہ ان کا دل کل سے اس لیے گھبرا رہا ہے کیونکہ ان کا بیٹا زندگی اور موت کے درمیان جھول رہا ہے تو ان کی حالت کیا ہو گی۔

Posted On Kitab Nagri

(گزشتہ دن)

کائنات آج بہت خوش تھی۔ آخر اس کی خواہش جو پوری ہو رہی تھی عیش و عشرت کی زندگی ملنے والی تھی اسے۔ وہ پالر سے تیار ہو کر نکلی تو ڈرائیور باہر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اپنی فراک سنبھالتی وہ گاڑی میں بیٹھی تو ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کرتے آگے بڑھائی تھی۔

فرجاد کے گھر پہنچتے ہی وہ اندر آئی تھی جبکہ چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔ وہ اندر آئی تو اندر فرجاد کے علاوہ مولوی اور کچھ گواہان موجود تھے جنہوں نے چہروں پر ماسک پہن رکھے تھے۔ یعنی اس کی منزل اس کو مل گئی تھی۔ آج کے بعد سے وہ عیش و عشرت سے زندگی گزارے گی۔

اس زندگی کے لیے تو اس نے دو قتل بھی کیے تھے۔ خیر اسے پرواہ بھی نہیں تھی اس بات کی نہ کوئی افسوس۔ آو کائنات شکر تم آگئی۔ چلو آؤ ٹائم بہت کم ہے۔ فرجاد نے اسے دیکھتے پاس آکر کہا۔

ہاں چلو میں کب دیر کرنے کا کہہ رہی ہوں۔ وہ خوشی سے کہتی صوفے پر بیٹھی تھی۔ چلیں مولوی جی شروع کریں۔ فرجاد کے کہنے پر مولوی نے گلا کھنگارتے اپنے الفاظ ادا کیے تھے۔ کائنات شفیق آپ کو لڑکیوں کی سمگلنگ، ڈر گز بیچنے اور ایک گینگ کی سرغنہ ہونے کے سبب گرفتار کیا جاتا ہے۔

مولوی کے الفاظ پر وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی تھی جبکہ اس کے کھڑے ہوتے ہی جو لوگ وہاں گواہان کے طور پر موجود تھے انہوں نے اپنی پینٹ کی بیک سے ریو اور نکالتے اس پر تانا تھا۔ کائنات کو تو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر ہو کیا رہا تھا یہ۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑیں تھیں۔ ک۔۔ کون ہیں یہ لوگ؟؟ اور یہ سب کیا ہو رہا ہے فرجاد؟؟ کائنات پریشانی سے فرجاد کو دیکھتی پوچھنے لگی جبکہ اس کے سوال پر فرجاد مسکرایا تھا۔ سیکڑٹ ایجنسی کے لوگ ہیں۔ اور تمہارے کرتوتوں کی سزا ہیں۔ اور یہ جو مولوی ہے نہ یہ بھی مولوی نہیں ہے۔ فرجاد کے جواب پر کائنات کا دماغ گھوما تھا۔

ماس نے حیرت سے پہلے سب آدمیوں کو دیکھا اور پھر اس نے نظریں گھماتے صوفے پر بیٹھے مولوی کو دیکھا جو چہرے سے داڑھی مونچھ اتار رہا تھا۔ فرجاد دیکھ تو کائنات کو رہا تھا مگر زہن فلیش بیک میں اٹکا تھا۔

.....

.....

(فلیش بیک)

فرجاد مال میں گیا تھا کہ تبھی اس کی نظر کسی پر پڑی تھی جبکہ اتنے سالوں بعد اسے دیکھ فرجاد کو بے حد خوشی ہوئی تھی۔ مطہر! مطہر شاہ! فرجاد اسے آواز لگاتا پاس پہنچا تو اسے دیکھ مطہر کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی۔

فرجاد تم یہاں کیسے؟؟ مطہر نے اس کے گلے لگتے پوچھا جبکہ اس کے پوچھنے پر فرجاد نے اسے گھورا تھا۔ یہ لاہور ہے میرا شہر۔ میرے خیال سے مجھے یہ بات تم سے پوچھنی چاہیے۔ فرجاد کے کہنے پر وہ دھیرے سے ہسا تھا جس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا تھا۔ چلو کہیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

مطہر کے کہنے پر وہ بھی اس کے ساتھ فورڈ آئیریا آگیا تھا۔ اب دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تھے۔ ولی اور بالاج کیسے ہیں؟؟ اور کیا بن گئے تم تینوں سیکڑٹ ایجنٹ؟؟ یار کالج کے بعد رابطہ ہی نہیں رہا تو آج تمہیں دیکھ کر خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی۔

فرجاد نے ایک ہی سانس میں بولنا شروع کیا تو مطہر ہس پڑا۔ اسے اچھے سے پتا تھی فرجاد کی یہ عادت کہ وہ خوشی میں ایسے ہی بولتا تھا۔ ہاں ہو گیا ہم تینوں کا خواب پورا اور وہ دونوں بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ تم سناؤ تم کیا کرتے ہو؟؟ مطہر نے اسے ولی اور بالاج کا بتاتے پوچھا۔ بابا کا بزنس سنبھالتا ہوں۔ فرجاد کے جواب پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ گڈ اور شادی وغیرہ کا کیا سین ہے؟؟ مطہر نے شرارت سے پوچھا۔

اس کا یہ انداز صرف اپنے قریبی لوگوں کے لیے تھا۔ اور اب فرجاد سے اس انداز میں بات کرنا اس بات کو واضح کر گیا تھا کہ فرجاد اس کے قریبیوں میں سے ہے۔ واقعی سچی دوستی ایسی ہی ہوتی ہے کہ جتنے سال مرضی دوری رہے مگر دل کا رشتہ جڑا رہتا ہے۔ ہاں ماشاء اللہ شادی شدہ ہوں۔

اور ایک بیٹا بھی ہے۔ فرجاد نے کالٹر کھڑے کرتے کہا۔ اتنا کڑ کر کیوں بتا رہے ہو؟؟ میں بھی شادی شدہ ہوں کیونکہ میری بھی شادی ہو چکی ہے۔ مطہر کے کہنے پر فرجاد سیدھا ہوا تھا۔ کس سے؟؟

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کے سوال پر مطہر کی آنکھوں کے سامنے اس پری وش کا چہرہ لہرایا تھا۔ میری کزن سے۔ مطہر کے مسکرا کر جواب دینے پر وہ مشکوک ہوا تھا۔ لو میرج ہے؟؟ فرجاد نے راز درانہ انداز میں پوچھا جس پر مطہر کا قہقہہ گونجا تھا۔

جی بلکل لو میرج ہے۔ اینڈ آئی ایم ہیپی۔ مطہر نے مسکرا کر جواب دیا۔ ماشا اللہ! بھابھی کا نام؟؟ فرجاد کے پوچھنے پر مطہر کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی تھی۔ فاتحہ مطہر شاہ! نام لیتے ہوئے اس کے لہجے میں عقیدت تھی۔ جس پر فرجاد نے ماشا اللہ کہتے ہمیشہ اسے ایسے ہی خوش رہنے کی دعا دی تھی۔ اور تمہاری وائف اور بیٹے کا نام؟؟ مطہر نے پوچھا۔ عزیزہ فرجاد بیگ اور بیٹے کا نام سلال۔

فرجاد کے جواب پر مطہر نے بھی ماشا اللہ کہا تھا۔ اچھا ویسے تم تو لاہور آتے نہیں اب کیسے؟؟ فرجاد نے اچانک پوچھا۔ ایک کیس کے سلسلے میں آیا ہوں۔ ایک لڑکی ڈھونڈنی ہے۔ وہ ایک گینگ کی فرد ہے اور وہ لڑکیاں سمگل کرتی ہے۔ پتا چلا ہے کہ یہیں رہتی ہے لاہور میں۔ مطہر کے جواب پر فرجاد نے سمجھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ ویسے اگر اس لڑکی کی پک ہو تو مجھے دیکھانا۔ کیا پتا کہیں نظر آجائے۔ فرجاد کے کہنے پر مطہر نے اپنے موبائل سے اس لڑکی کی پک دیکھائی تھی۔ پک دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ اس کے اندر سے آواڑم ز آئی تھی۔

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

اس نے مطہر سے کوئی بات نہیں کی تھی پک دیکھنے کے بعد اس مطلق۔ مگر اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ کائنات بری ہو سکتی ہے۔

اسی رات عنیزہ نے اسے بابا کی ڈائری دی تھی اور اس نے ساری پڑھی تھی جس سے اسے ایک تو اپنی حقیقت پتا چلی تھی۔ اور دوسرا بابا نے اس میں لکھا تھا کہ کائنات اچھی لڑکی نہیں ہے۔

سب پڑھنے کے بعد وہ اگلے دن تو نہیں مگر اس سے اگلے دن مطہر کے پاس پہنچ گیا تھا اور اسے ساری بات بتائی تھی جس پر پہلے تو مطہر نے اسے اچھی خاصی سناتے دو لگائی بھی تھیں۔

عنیزہ کے ساتھ براسلوک کرنے پر اور ہر اسے سمجھانے کے بعد انہوں نے مل کر پلین بنایا تھا کائنات کو پکرنے کا اور اس میں ولی بھی شامل تھا۔ بالاج ان کے ساتھ لاہور نہیں آیا تھا مگر فون پر اس نے فرجاد سے بات ضرور کی تھی۔

.....

یہ سب لوگ کیوں ہیں یہاں؟؟ اور مجھے کیوں کہہ رہے ہیں اس طرح کہ میں کسی گینگ کی سرغنہ ہوں اور لڑکیاں سمگل کرتی ہوں۔ وہ آنکھوں میں جھوٹے آنسو لاتی بولی جبکہ اس کے نائک پر سب نے آنکھیں گھمائی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

پاگل کسی اور کو بنانا کائنات شفیق۔ میں سینئر آفیسر مطہر شاہ تمہاری ساری انفورمیشن رکھتا ہوں۔ اس کے نائٹک پر فرجاد تو کچھ نہ بولا مگر ان سب ایجنٹس میں سے ایک آگے آتا اپنے چہرے سے ماسک اتارتا بولا۔

کائنات تو اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ وہ بے حد خوبصورت تھا۔ میرے خیال سے مطہر تمہیں اسے لے جانا چاہیے۔ فرجاد مطہر کے پاس آتا بولا۔ جس پر مطہر نے ہاں میں سر ہلاتے ولی کو اشارہ کیا جو مولوی کارول پلے کر رہا تھا۔

مطہر کے اشارے پر ولی فوراً اٹھٹا اپنا فون نکالتے باہر کو گیا تھا۔ دھوکہ! دھوکہ دیا تم نے مجھے! میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔ وہ ایک دم جنونی انداز میں چیختی فرجاد کی جانب بڑھنے لگی تھی کہ تبھی اسے بازوں سے پکڑ کر پیچھے کھینچتے کسی نے زوردار تھپڑ مارا تھا۔

کائنات نے گال پر ہاتھ رکھتے حیرت سے دیکھا تو اسے ایک لڑکی تھامے کھڑی تھی اور یقیناً تھپڑ بھی اسی نے مارا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی یہ لڑکی کہاں سے آئی کیونکہ وہ پہلے وہاں نہیں تھی۔ وہ کیا جانتی کہ وہ لڑکی تو پہلے ہی تھی وہاں بس چھپی ہوئی تھی۔ اسے لے جاو مطہر یہ بالکل پاگل ہے۔ فرجاد کے کہنے پر اس نے خونخار نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ ایسے کیسے چلی جاؤں؟؟

پہلے تم جاننا نہیں چاہو گے کہ تمہارا باپ کیسے مرا تھا؟؟ ہا ہا تم اتنے عرصے میری بات پر یقین کرتے رہے مگر سچ جانتے ہو کیا ہے؟؟ سچ یہ ہے کہ تمہارے باپ کو میں نے مارا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس پر گولی میں نے چلائی تھی۔ اور عنیزہ کے باپ کو بھی دھکا دے کر میں نے کھڑکی سے باہر پھنکا تھا۔ اور پھر تمہاری نظروں میں اچھی بنتی سارا الزام اس عنیزہ کے باپ پر لگا گئی۔

سہی کہا تم لوگوں نے کہ میں لڑکیاں سمگل کرتی ہوں میں ڈر گز بیچتی ہوں مگر ایک چیز ایڈ نہیں تھی کہ میں قاتل بھی ہوں۔ کائنات کے الفاظ فرجاد پر بجلی کی طرح گرے تھے۔

وہ یہ تو جان گیا تھا کہ کائنات اچھی لڑکی نہیں تھی مگر یہ بات تو کبھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کے باپ کو قتل کرنے والی وہ ہوگی۔ تم! تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔

فرجاد غصے سے کہتا آگے بڑھنے لگا مگر مطہر نے اسے روک لیا تھا۔ تم مجھے نہیں میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔ کیونکہ تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔ کائنات جنونی انداز میں بولتی خود کو پکرے کھڑی لڑکی کے ہاتھ سے ایک دم پسٹل لیتی فرجاد کے سینے پر گولی چلا چکی تھی۔

سب اتنا اچانک ہوا کسی کو کچھ پتا ہی نہ چلا۔ اس کے گولی چلاتے ہی اس لڑکی نے ادے رکھ کر تھپڑ لگایا تھا اور اسے گھسیٹتی باہر لیجانے لگی۔ کیونکہ ولی نے آکر ابھی بتایا تھا کہ ان لوگوں کی وین آگئی ہے۔ ولی اور مطہر دونوں ہی فرجاد کو تھامتے اس کے پاس بیٹھے تھے۔

ع.. عنیزہ س.. س.. سے کہ.. کہن... کہنا مجھے م.. معاف کر دے۔ بمشکل بولتے وہ بے ہوش ہو گیا تھا جبکہ مطہر اور ولی اسے ہسپتال لے کر بھاگے تھے۔ ان کی باقی ٹیم جاچکی تھی واپس وین میں۔

Posted On Kitab Nagri

ہسپٹل جاتے ہی اس نے فرجاد کے فون سے عارش کو کال کی تھی کیونکہ اسے فرجاد بتا چکا تھا عارش کا کزن ہونے والی بات بھی اور وہ بھی مل چکا تھا عارش سے تو اس لیے اس نے سب سے پہلے اسے کال کی تھی۔ اور اگلے گھنٹے میں چاروں ہی وہاں تھے اور چہروں کی ہونیاں اڑی تھیں۔ عارش نے انہیں گھر بتانے سے منع کیا تھا۔

.....

.....

حال

شہریار کو کال آئی تو اس نے دیکھا عرش کی کال تھی۔ گھر والوں کو شک نہ ہو اس لیے وہ سب دو دو تین تین گھنٹے فرجاد کے پاس رہتے تھے۔

اور رات کو مطہر اور ولی۔ ابھی عرش تھا فرجاد کے پاس اس لیے اس کی کال دیکھ شہریار نے سائیڈ پر جاتے کال اٹھائی تھی۔ ہیلو شہریار مبارک یو یار فرجاد کو ہوش آگیا ہے۔ عرش کی بات پر شہریار نے شکر اللہ کیا تھا۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے مگر اب آپ بھابھی کے لیے دعا کرو کیونکہ وہ بھی زندگی اور موت کے درمیان ہیں۔ شہریار کی بات پر عرش کو حیرت ہوئی تھی۔ کیا ہوا ہے عزیزہ بھابھی کو؟؟

Posted On Kitab Nagri

عرش کے پوچھنے پر شہریار نے اسے ساری بات بتائی تھی۔ تم فکر نہ کرو میں عارش کو بھیجتا ہوں وہاں۔
تم اکیلے کیسے سب ہینڈل کرو گے۔ عرش کے کہنے پر شہریار نے ہم کہتے فون بند کر دیا تھا۔

.....

.....

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

Posted On Kitab Nagri

تھوڑی دیر بعد عارش بھی ہسپٹل آگیا تھا۔ اور معصومہ بھی اس کے ساتھ تھی کیونکہ وہ سیدھا آفس سے معصومہ کو یونی سے لے کر آیا تھا۔

کچھ کہا ڈاکٹر نے؟؟ عارش نے ان کے پاس آتے پریشانی سے پوچھا جس پر آسیہ بیگم نے منہ میں درود کا ورد کرتے نہ میں سر ہلایا تھا۔ معصومہ بھی پریشان سی بیٹھی عنیزہ کے لیے دعا گو تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ہی ڈاکٹر آپریشن ٹھیٹر سے باہر نکلی تھیں۔ مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے مگر ماں کی حالت بہت خراب ہے۔ یہ معجزہ ہے کہ وہ بچ گئیں مگر اگلے چوبیس گھنٹوں میں انہیں ہوش آنا ضروری ہے۔

ورنہ شاید وہ کومہ میں چلی جائیں۔ ڈاکٹر کہتے وہاں سے جا چکی تھیں اور وہ سب پیچھے سمجھ نہ پائے کہ خوش ہوں یا اداس۔

فرجادیار اچھا تم نے ڈرایا ہے ہمیں۔ کل کا سارا دن سولی پر گزرا ہے ہمارا۔ فرجاد کے ہوش میں آتے ہی مطہر نے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا جبکہ اس کی بات پر فرجاد مسکرایا تھا۔ کہہ تو دیکھو کون رہا ہے۔ خود جو تم نے ہماری جان نکالی تھی تب کا بھول گئے۔ ہم سب پر بھی قیامت کی طرح تھا وہ لمحہ۔ ولی نے مطہر کی بات پر کہا جس پر مطہر ہستا تھا عرش اور علی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

بس چیک کر رہا تھا کہ تم سب کی زندگی میں میری کیا اہمیت ہے۔ مطہر نے اترا کر کہا۔ میں بھی تم لوگوں کی زندگی میں اہمیت ہی چیک کر رہا تھا۔ فرجاد کے آہستہ آواز میں کہنے پر سب ہسے تھے۔ وہ سب فرجاد سے ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے کہ تبھی علی کا فون رنگ ہوا تھا۔ عرش کی کال دیکھ اس نے فوراً فون پک کیا تھا۔ کیا سچ میں؟؟ عارش کی دوسری جانب سے بات سنتے اس نے خوشی سے کہا جبکہ اگلی بات پر اس کے چہرے کی خوشی ختم ہوتی پریشانی کی شکل اختیار کر گئی تھی۔

انشاللہ سب بہتر ہو گا۔ ہلکی آواز میں کہتے اس نے فون بند کیا تھا اور سب کو دیکھتے چہرے پر پھر مسکراہٹ بکھیری تھی۔ کس کی کال تھی؟؟ عرش نے پوچھا۔ عارش کی تھی اور فرجاد مبارک ہو تم پھر سے باپ اور ہم سب چاچو بن گئے۔

ماشاء اللہ بیٹی ہوئی ہے تمہاری۔ علی کی بات پر وہاں موجود سب کے چہرے کھلے تھے۔ میری بیٹی؟؟ ت.. تم مزاق تو نہیں کر رہے؟؟ فرجاد نے حیرت سے پوچھا۔ ارے ایسا مزاق کون کرتا ہے۔ علی نے اسے گھوری نکالتے کہا۔ مگر ابھی تو ساتواں ماہ شروع ہوا تھا۔ ع.. عنیزہ عنیزہ کیسی ہے؟؟

اچانک یاد آتے فرجاد پریشانی سے پوچھنے لگا۔ ٹھیک ہیں بھابھی بھی۔ علی نے اسے تسلی دیتے کہا۔ نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ابھی کال سنتے بھی تم عارش کی ایک بات پر جہاں خوش ہوئے تھے وہیں بعد میں پریشان ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

پلیز علی مجھے بتاؤ میری عزیزہ کیسی ہے؟؟ فرجاد بمشکل اٹھنے کی کوشش کرتے بولا جبکہ اس کے اٹھنے کی کوشش کرنے پر مطہر اور ولی نے جلدی سے اسے سہارا دیتے بیٹھایا تھا۔ جبکہ علی کوچپ لگی تھی اس کی بات پر۔

بولو نہ علی۔ عرش تم ہی بتا دو کچھ۔ تم دونوں کو پریرے اور مریم کی قسم ہے پلیز بتا دو میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے۔ فرجاد کے لہجے میں بے تحاشہ تڑپ تھی۔ جبکہ اس کی حالت ان سب کو پریشان کر رہی تھی۔ علی اور عرش بتانا تو نہیں چاہتے تھے مگر وہ مجبور ہوئے تھے کیونکہ فرجاد نے انہیں ان کی زندگیوں کی قسم دی تھی۔

عزیزہ بھا بھی ٹھیک نہیں ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا ہے اگر چوبیس گھنٹوں میں انہیں ہوش نہ آیا تو وہ کومہ میں جا سکتی ہیں۔ یہ تو معجزہ ہوا ہے کہ وہ بچ گئی کیونکہ ڈاکٹر نے تو صاف کہا تھا کہ ماں اور بچے میں سے ایک کو بچا سکتے ہیں اور ماں کی حالت زیادہ کٹیسٹیکل ہے۔

عرش بول رہا تھا جبکہ فرجاد تو سانس روکے اس کی بات سن رہا تھا۔ عزیزہ کی حالت سن دکھ تو ولی اور مطہر کو بھی ہوا تھا۔ م.. مجھے میری عزیزہ کے پاس جانا ہے۔ مجھے عزیزہ کے پاس لے چلو پلیز۔

فرجاد نے تڑپ کر کہا۔ اس کے ہلنے اور بولنے کے سبب اسے زخم میں کافی تکلیف ہو رہی تھی مگر وہ اگنور کر رہا تھا۔ اس وقت اسے صرف عزیزہ کی فکر تھی جبکہ اس کی بگرتی حالت دیکھ وہ سب پریشان ہوئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کیسے لے جاسکتے ہیں تمہیں؟؟ تم خود کی حالت دیکھو۔ تمہیں نہیں لے جاسکتے ہم۔ پلیز ہماری بات سمجھو۔ اور تم بس دعا کرو انشاء اللہ بھابھی ٹھیک ہو جائیں گی۔

ولی نے فرجاد کو سمجھانا چاہا مگر وہ تو کچھ بھی سمجھنے سے انکاری تھا۔ اسے صرف ابھی عنیزہ کی فکر تھی جبکہ وہ سب ہی اس کی حالت سمجھ رہے تھے۔ وہ سب بھی تو اپنی بیویوں کی چھوٹی سی چوٹ پر ترپ اٹھتے تھے۔

یہاں تو پھر اس کی بیوی ہاسپٹل میں زندگی اور موت کے درمیان کھڑی تھی۔ اوکے میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔ مطہر کے کہنے پر عرش اور علی نے اسے دیکھا تھا جس پر اس نے انہیں آنکھوں سے تسلی رکھنے کا اشارہ کیا تھا۔

.....

عنیزہ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا سب ہی بہت پریشان تھے۔ گھر سلال نے بھی رورو کر براہال کر لیا تھا اپنا۔ رابعہ بیگم سے بھی وہ نہیں سنجل رہا تھا جبکہ دادا دادی تو کسی رستے دار کی فوتگی پر گئے ہوئے تھے۔

آخر عارش اور معصومہ گھر چلے گئے تھے اور معصومہ کو گھر چھوڑ کر عارش سلال کو ہاسپٹل لے آیا تھا۔ آسیہ بیگم کے پاس آکر وہ چپ ہوتا سو گیا تھا۔ وہ سب باہر کوریڈور میں بیٹھے عنیزہ کے لیے دعا کر رہے

Posted On Kitab Nagri

تھے کہ تبھی عنیزہ کے روم میں موجود نرس بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلی اور پریشانی سے ڈاکٹر کو بلانے لگی۔

اس کے یوں بھاگ کر پریشانی سے ڈاکٹر کو بلانے پر سب پریشان ہوئے تھے۔ نرس کے بلاتے ہی ڈاکٹر آئی تھی۔ جبکہ ڈاکٹر کے اندر جاتے ہوئے دروازہ کھلتے انہیں اندر سے عنیزہ کا وجود نظر آیا جو بری طرح جھٹکے کھا رہا تھا۔

اس کی بگرتی حالت دیکھ آسہ بیگم اور روزینہ بیگم دونوں ہی رونے لگی تھیں جبکہ پریشان تو عارش اور شہریار بھی ہو گئے تھے۔ وہ سب ابھی عنیزہ کے لیے پریشان تھے کہ تبھی فرجاد علی اور عرش کے سہارے وہاں آیا تھا۔

مطہر نے ڈاکٹر سے پریشن لے دی تھی اور پھر انہیں یہاں ہاسپٹل چھوڑ کر وہ اور ولی جاچکے تھے کیونکہ ابھی کائنات سے بھی نپٹنا تھا۔ آسہ بیگم کی بے دیہانی میں نظر آتے ہوئے فرجاد لوگوں پر پڑی جبکہ فرجاد کی حالت دیکھ وہ فوراً پریشانی سے کھڑی ہوئی تھیں۔

فرجاد میرا بچہ میری جان یہ کیا ہوا تمہیں؟؟ وہ پریشانی سے اس کے قریب جاتی پوچھنے لگیں۔ کچھ نہیں ماں بس معمولی زخم ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔ فرجاد نے انہیں ریلیکس کرنے کے لیے کہا۔ یہ معمولی زخم لگتا ہے تمہیں؟؟

Posted On Kitab Nagri

دیکھو تو کیسے پیٹوں میں جکڑے ہو۔ صحیح سے بتا دیا ہوا ہے۔ اللہ میرے بچوں کو کس کی نظر لگ گئی۔ کیونکہ فرجاد نے شرٹ نہیں پہنی تھی اس لیے آسیہ بیگم اس کے سینے پر لپٹی پٹیاں دیکھ پریشانی سے روتے ہوئے پوچھنے لگئیں جس پر وہ بمشکل ایک ہاتھ علی کی گردن کے گرد سے ہٹاتا آسیہ بیگم کو نرمی سے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

میں ٹھیک ہوں ماں ابھی آپ مجھے بتائیں عنیزہ کیسی ہے۔ فرجاد نے ان کو اپنی طرف سے تسلی دیتے بعد میں عنیزہ کا پوچھا تھا جس پر وہ اور زیادہ رونے لگی تھیں۔ وہ ٹھیک نہیں ہے فرجاد۔ اس کی حالت بہت بری ہے۔

تم دعا کرو بس کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ آسیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ڈاکٹر باہر آئی تھی۔ شکر ہے ان کی حالت کنٹرول ہو گئی ہے اور اب انہیں ہوش بھی آ گیا ہے۔ مگر آپ سب میں سے فرجاد کون ہے؟؟

کیونکہ پیشینٹ ہوش میں آکر ان کا ہی بار بار نام لے رہی ہیں۔ ڈاکٹر کی بات پر سب نے شکر کیا تھا اور سب کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے تھے۔ جبکہ فرجاد تو یہ سن حیرت میں تھا کہ وہ اس کا نام لے رہی تھی ہوش میں آکر۔ م۔ میں ہوں فرجاد عنیزہ کا شوہر۔ فرجاد کے کہنے پر ڈاکٹر نے اسے حیرت سے دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

آپ کی خود حالت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے - ڈاکٹر کے کہنے پر اس نے نہ میں سر ہلایا تھا - نہیں میں ٹھیک ہوں - کیا میں جاؤں عنیزہ سے ملنے؟؟ فرجاد کے کہنے پر ڈاکٹر اجازت دیتی وہاں سے جا چکی تھی جبکہ فرجاد کو علی اور عرش اندر تک لے گئے تھے چھوڑنے -

اندر عنیزہ کے بیڈ کے پاس رکھی چیئر پر فرجاد کو صحیح سے بیٹھاتے وہ واپس باہر نکل گئے تھے جبکہ فرجاد نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے عنیزہ کا ہاتھ تھامنا تھا - عنیزہ جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی یوں اپنے ہاتھ پر جانا مانا لمس محسوس کرتے اس نے فوراً آنکھیں کھولی تھیں اور چہرہ موڑتے اسے دیکھا تھا -

ف.. فرجاد! عنیزہ نے بے یقینی سے اس کا نام لیا تھا - اسے لگ رہا تھا کہ جیسے یہ اس کا وہم ہو کیونکہ فرجاد تو ہاسپٹل میں تھا مگر جب اس نے فرجاد کے سینے پر لپٹی پٹیوں پر غور کیا تو اسے اندازہ ہوا کہ یہ وہم نہیں حقیقت ہے -

فرجاد آپ ٹھیک ہیں - عنیزہ نے اٹھنے کی کوشش کرتے خوشی سے کہا جبکہ فرجاد اسے ہاتھ کے اشارے سے اٹھنے سے منع کر چکا تھا - میں ٹھیک ہوں بالکل - فرجاد نے مسکرا کر کہا - جس پر عنیزہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی تھی سچی مسکراہٹ - تمہاری طبعیت اب ٹھیک ہے؟؟ اگر کہیں پین ہو رہا ہے تو بتاؤ میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں -

Posted On Kitab Nagri

فرجاد کے پریشانی سے پوچھنے پر اس کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوا تھا۔ جب سے فرجاد کو سہی سلامت اس نے دیکھا تھا اپنے سامنے اس کے چہرے ہر سے مسکراہٹ جاہی نہیں رہی تھی۔ میں بالکل ٹھیک ہوں کہیں بھی پین نہیں ہے مجھے۔

عنیزہ نے اسے تسلی دیتے کہا کہ تبھی اس کا دیہان اس بات کی جانب گیا تھا کہ وہ ہاسپٹل میں کیوں تھی۔ اس نے بے ساختہ اپنا دوسرا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا تھا۔ ف۔۔ فرجادہ۔۔ ہمارا بے بی؟؟ عنیزہ نے پریشانی سے دھڑکتے دل کے ساتھ کسی انہونی کے ڈر سے اٹکتے ہوئے پوچھا۔ بالکل ٹھیک ہے ہماری بیٹی۔

فرجاد نے مسکرا کر کہا جس پر عنیزہ کو سکھ کا سانس آیا تھا۔ کہاں ہے؟؟ اس نے فرجاد سے بے چینی بھرے لہجے میں پوچھا۔ ابھی اسے کچھ دیر کے لیے نرسری میں رکھا ہے۔ پھر تم مل لینا میں نے بھی ابھی اپنی پرنسز کو نہیں دیکھا۔

فرجاد کے جواب پر اس نے خاموشی سے سر ہلایا تھا۔ کچھ دیر کے لیے دونوں کے درمیان خاموشی رہی تھی۔ عنیزہ! فرجاد کے پکارنے پر عنیزہ نے اسے دیکھا تھا۔ اس کا ہاتھ ابھی بھی فرجاد کے ہاتھوں میں قید تھا اور اس کا اپنا بھی دل نہیں تھا اپنے ہاتھ کو آزاد کروانے کا۔

کیا تم مجھے ایک بار صرف ایک بار موقع نہیں دے سکتی؟؟ میں سچ میں اپنے کیے گئے ہر ظلم کا ازالہ کروں گا۔ تمہیں بے تحاشہ محبت دوں گا۔ اتنی کہ تم سارے پرانے زخم بھول جاو گی۔ تم کہتی ہو نہ کہ

Posted On Kitab Nagri

تمہاری روح پر لگے زخم نہیں مٹیں گے۔ تو میں وعدہ کرتا ہوں ان زخموں پر اپنی محبت اور چاہت کا مرہم رکھوں گا۔

پلیز ایک پہلا اور آخری موقع دے دو۔ فرجاد نے التجایا اور صدق لہجے میں کہا جبکہ عنیزہ بالکل خاموش تھی۔ اس کی خاموشی کو فرجاد نے انکار سمجھا تھا اس لیے اداس دل کے ساتھ وہ خود ہی اٹھنے کا سوچنے لگا تھا مگر تبھی عنیزہ کے الفاظ پر وہ ساکت ہوا تھا۔

کیا گر نئی ہے کہ آپ پھر سے پرانے والے فرجاد نہیں بنیں گے؟؟ عنیزہ نے اس کی جانب دیکھتے پوچھا جبکہ فرجاد کا تو وہ حساب تھا کہ جیسے سکتے میں ہی چلا گیا ہو انسان۔ بتائیں نہ کیا ثبوت ہے۔ عنیزہ کے دوبارہ کہنے پر وہ ہوش میں آیا تھا۔

نہیں بنوں گا پہلے جیسا فرجاد۔ اگر بنا تو چاہے اپنے ہاتھوں سے مجھے گولی مار دینا۔ فرجاد کے بے قراری سے کہنے پر وہ پہلے تو اسے سنجیدگی سے دیکھتی رہی پھر ایک دم مسکرا دی تھی۔ میں دے رہی ہوں آپ کو ایک موقع مگر مجھے میرے شوہر کے روپ میں فرجاد شاہ قبول ہے فرجاد بیگ نہیں۔

فرجاد بیگ سے مجھے نفرت ہے مگر فرجاد شاہ کا روپ بہت دلکش ہے۔ پلیز کبھی دوبارہ فرجاد بیگ مت بنیے گا۔ وہ اس کے ہاتھوں پر اپنا دوسرا ہاتھ بھی رکھی بولی جبکہ فرجاد کھل کر مسکرایا تھا اس کی بات پر۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی نہیں بنوں گا میں وہ فرجاد جس نے تمہیں تکلیف دی اور جس فرجاد کے روپ سے تمہیں نفرت ہے۔ میں ہمیشہ فرجاد شاہ ہی رہوں گا اور یہ میرا وعدہ ہے۔ فرجاد نے آہستہ سے جھک کر عنیزہ کے ہاتھ پر بوسہ دیتے سچے دل سے کہا جس پر وہ مسکرائی تھی۔

ہاں وہ اسے دے رہی تھی موقع کیونکہ اسے خود فرجاد کی دوری برداشت نہیں تھی اور یہ بات وہ آج اچھے سے سمجھ گئی تھی۔ کائنات بھی نہیں آئے گی نہ ہمارے درمیان؟؟ اچانک کائنات کا یاد آتے اس نے پوچھا۔ جس پر فرجاد نے اسے ساری بات بتائی تھی اور عنیزہ کے دل پر ٹھنڈی پھور پڑی تھی جیسے

.....

.....

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

چھ سال بعد

لگے رہو باپ کے ساتھ میں تو ہوں ہی پاگل۔ اب میں بھی بات نہیں کرنے والی کسی سے۔ معصومہ کمرے سے نکلتی نیچے لاؤنچ تک آتی اونچی اونچی بولی جبکہ اس کے یوں بولنے پر اندر کمرے میں موجود عارش اپنے پانچ سال کے بیٹے کو دیکھتا جو اپنے ہونٹوں پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ رکھے کھی کھی کر رہا تھا خود بھی ہونٹ دانتوں میں دبا کر ہسی ضبط کر گیا تھا۔

جب سے اسامہ ان کی زندگی میں آیا تھا ان کی لائف اور خوبصورت ہو گئی تھی۔ اور وہ دونوں ہی مل کر معصومہ کو تنگ کرتے رہتے تھے جس پر وہ یوں ہی غصہ کرتی کمرے سے نکل جاتی تھی۔ اسامہ نے واقع ظاہر کیا تھا کہ معصومہ کا بیٹا ہے مگر جب وہ موڈ میں نہ ہوتا تو عارش کی ڈیٹو کا پی لگتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اس کا پسندیدہ موضوع تھا شادی اور وہ بھی اپنی چچی + مامی عنیزہ سے - وہ تو فرجاد کو بھی دھمکی دیتا رہتا تھا کہ جس دن بڑا ہو گیا وہ عنیزہ کو اس سے چھین لے گا جبکہ فرجاد تو اسے دیکھ کر رہ جاتا تھا - اور عنیزہ کی توجان تھی اس گڈے میں -

ویسے تو وہ سب بچوں سے ہی بہت پیار کرتی تھی مگر اسامہ سے تو اسے الگ ہی الفت تھی - تمہیں کیا ہوا ہے؟؟ شہریار جو وہاں صوفے پر بیٹھا تھا اس سے حیرت سے پوچھنے لگا جس پر وہ منہ میں کچھ غصے سے بڑبڑاتی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی -

بس یہ نکمی اولاد نے تنگ کر رکھا ہے - کوئی عزت ہی نہیں ماں کی اور باپ تو ویسے ہی مجھے تنگ کرنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے - معصومہ نے غصے سے کہا جس پر شہریار نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی تھی -

کوئی نہ دوست اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں - شہریار نے دکھی لہجے میں کہا جس ہر پہلے تو معصومہ نے اسے حیرت سے دیکھا مگر پھر اس کی بات کا مطلب سمجھتی ہسی تھی -

اس کی توجو حالت ہوتی تھی اسامہ کے تنگ کرنے پر مگر وہ شہریار سے بہت اچھی تھی پھر بھی کیونکہ شہریار کی دو سال کی پٹاخہ سحرش نے تو اپنے باپ کی ناک میں دم کر رکھا تھا - وہ دو سال کی تھی مگر پوری افلاطون تھی -

Posted On Kitab Nagri

سب گھر کے بڑے کہتے تھے کہ وہ معصومہ اور شہریار دونوں کا مکسچر ہے کیونکہ اسے گرتی ان دونوں نے ہی دی تھی۔

جس طرح اسامہ کی عارش سے بنتی تھی اسی طرح سحرش کی اپنی ماں مہوش سے بنتی تھی اور وہ اپنی ماں کے ساتھ مل کر شہریار کو ناکوں چنے چبواتی تھی مگر وہ لاڈلی بھی بہت تھی شہریار کی۔ بلکل ویسے ہی جیسے اسامہ میں جان بستی تھی معصومہ کی۔

.....

فرجاد اور عنیزہ کے دو ہی بچے تھے سلال اور شنزہ۔ سلال بلکل فرجاد پر گیا تھا عادتوں میں بھی اور شکل میں بھی اور شنزہ اپنی ماں پر۔ فرجاد نے اپنا کہا سچ کر دیکھا یا تھا۔ اس نے واقع عنیزہ کو دنیا جہان کی خوشیاں دی تھیں۔

اس نے اپنی محبت سے عنیزہ کی زندگی خوشیوں سے بھر دی تھی اور واقع عنیزہ ان خوشیوں کو پا کر پرانے دکھ بھول گئی تھی۔ پہلے وہ فرجاد کی گھوریوں سے ڈرتی تھی اور اب فرجاد اس کی ایک گھوری پر سیدھا ہو جاتا تھا۔

وہ اب یہیں سب کے ساتھ رہتا تھا۔ مطہر ولی اور بالاج سے اس کا ملنا جلنا اب لگا رہتا تھا۔ وہ مطہر سے کبھی کبھی کہتا تھا شرارت میں کہ تمہاری بیٹی تطہیر کو میں اپنی بہو بناؤں گا جس پر مطہر کا جواب کچھ یوں

Posted On Kitab Nagri

ہوتا کہ اگر تمہارا بیٹا گھر جمائی بن سکتا ہے تو مجھے منظور ہے کیونکہ میں اپنی پرسنل زندگی کو دور نہیں ہونے دوں گا خود سے۔

اس کے جواب پر فرجاد اسے گھوری سے نواز تالانت دے دیتا جس پر وہ کندھے اچکا دیتا۔ عرش اور مریم کے دو بیٹے تھے رایان اور زیان۔ ان شرارتی شہزادوں کے آنے سے عرش اور مریم کی پہلے سے خوبصورت زندگی اور خوبصورت بن گئی تھی۔ پریزے اور علی کی دو بیٹیاں تھی جبکہ تیسرا وجود دنیا میں آنے والا تھا۔

ان کی بڑی بیٹی کا نام تھا فرشتے اور چھوٹی کا نام تھا آیت۔ وہ دونوں بالکل ماں کی طرح تھیں خاموش طبع کی مالک اور اپنے بابا کی جان۔ شہریار کی مہوش سے تین سال پہلے شادی ہوئی تھی اور اس کی ایک ہی بیٹی تھی سحرش جس کا تعارف اوپر ہو چکا ہے۔ کنزہ کے بھی دو بیٹے تھے نوید اور وحید۔ سب بچوں سے گھر کی رونق تھی اور وہ سب ہی گھر کے چھوٹے بڑے سب کے لاڈلے تھے خاص کر اپنے پردادادادی کے۔ سب بڑے اپنے بچوں کو خوش دیکھ خود بھی خوش تھے

.....

.....

.....

Posted On Kitab Nagri

بچوں کو سلا کر سب آج سالوں بعد ایک ساتھ بیٹھے خشگوار ماحول بنائے بیٹھے تھے۔ چلو بھئی سب شوہر اپنی بیوی کے لیے ایک شعر پڑھیں۔

شہریار کے کہنے سب نے فوراً ہامی بھری تھی۔ سب سے پہلے علی بھائی۔ معصومہ نے علی کی طرف اشارہ کرتے کہا جس پر اس گلہ کھنگارا تھا۔

تیری باتیں اچھی لگیں تیرا ہنسنا اچھا لگا!

وہ مجھ سے بات کرتے وقت تیرا اثر مانا اچھا لگا!

میں خود بھی حیران ہوں آخر یہ کیسے ممکن ہے؟؟

کہ مجھ کو ایک ہی شخص کا ہر انداز اچھا لگا!

از خود (مانیہ خان)

علی نے پرزے کی طرف دیکھتے شعر پڑھا جس پر وہ شرما کر نظریں جھکا گئی تھی۔ واہ واہ کیا بات ہے بھائی آپ تو چھا گئے۔

www.kitabnagri.com

شہریار نے ہوٹنگ کرتے کہا جس پر علی نے سر جھکاتے داد و وصول کی تھی۔ اب عرش بھائی۔

تم جیسی حسین آنکھوں والے جو آجائیں ساحل پر!

لہریں بھی شور مچاتی ہیں لو آج سمندر ڈوبے گا!

Posted On Kitab Nagri

عرش کے شعر پڑھنے پر مریم کھل کر مسکرائی تھی جبکہ سب نے پھر سے ہوٹنگ کی تھی۔ اب شیری تمہاری باری۔ فرجاد کے کہنے پر شہریار فوراً سد دھاہو کر بیٹھا تھا۔ عرض کیا ہے کہ

ان کے اندازِ کرم، ان پہ وہ آنا دل کا

ہائے وہ وقت وہ باتیں وہ زمانہ دل کا

کچھ نئی بات نہیں حسن پر آنا دل کا

مشغلہ ہے یہ نہایت ہی پرانا دل کا

وہ محبت کی شروعات وہ بے تھاہ خوشی

دیکھ کر ان کو وہ پھولے نہ سنا دل کا

دل لگی دل کی لگی بن کے مٹا دیتی ہے

روگ دشمن کو بھی یار نہ لگا دل کا

میرے پہلو میں نہیں آپ کی مٹھی میں نہیں

بے ٹھکانے ہے بہت دن سے ٹھکانہ دل کا

وہ بھی اپنے نہ ہوئے دل بھی گیا ہاتھوں سے

ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا دل کا

بے جھجک آ کے ملو ہس کے ملاو آنکھیں



Posted On Kitab Nagri

آوہم تم کو سیکھاتے ہیں ملانا دل کا
نقش بر آب نہیں وہم نہیں خواب نہیں
آپ کیوں کھیل سمجھتے ہیں مٹانا دل کا
اُن کی محفل میں نصیران کے تبسم کی قسم
دیکھتے رہ گئے ہاتھ سے جانا دل کا

شہریار نے مہوش کو دیکھتے شعر پڑھا تو ہس دی کیونکہ جب شہریار نے اسے پرپوز کیا تھا تب یہی شعر
پڑھا تھا۔ کیا بات ہے شیریں تم تو چھا گئے۔ علی کے کہنے پر اس نے فرضی کالر جھاڑے تھے۔ اب باری
تھی فرجاد کی۔

ادھوری چاہتیں میری ادھوری داستان میری!

میرا جزبہ ادھورا ہے میری ہوا ہش کا پیمانہ ادھورا ہے!

محبت کے میرے ہونٹوں پہ افسانے ادھورے ہیں!

ادھورے پن کی اک دنیا میرے چاروں طرف ہے!

پھر بھی اپنے دل کی سب گہرائیوں کے ساتھ!

سب سچائیوں کے ساتھ میں اقرار کرتا ہوں!

میں تم سے پیار کرتا ہوں!

Posted On Kitab Nagri

فرجاد نے نہایت خوبصورتی سے شعر پڑھا تو عنیزہ اس کے الفاظ میں کھو گئی۔ جبکہ سب نے پر جوش انداز میں تالیاں بجائی تھیں۔

اب سب چپ کرو عارش بھائی پڑھیں گے۔ شہریار کے کہنے عارش نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اب کیا پڑھتا ہے۔

میں سو نگ کا ایک فقرہ شعر کے طور پر پڑھوں گا میری بیوی کے لیے۔ عارش کے کہنے پر سب نے ڈن کیا تھا۔

جب سے ملی تو دل کو یقین ہے تیرے لیے ہی میں ہوں بنا!!

لوٹا ہے دل کو تیری ادا نے یہ کیسا مجھ پہ جادو کیا!!

میری دعا میں میری صدا میں ہوتا ہے نام تیرا!!

نہ میں عاشق نہ میں دیوانہ کہہ دو مجھے جو پیا!!

تیرا میرا ہے پیارا امر، تو چاہے تو قدموں سر رکھ دوں!

یہ جیون کیا اگر مانگے تو میری جان نظر کر دوں!!

عارش کے پڑھتے ہی سب نے معصومہ کو دیکھتے اووو کیا تھا جس پر شرما کر منہ ہاتھوں میں چھپا گئی تھی

اور عارش جی جان سے اس پر قربان ہوا تھا۔

.....

Posted On Kitab Nagri

نوٹ (مطہر شاہ والا ناول پڑھنے کے لیے شاہ زادی (shah zaadi) کا ناول عشق مطہر پڑھیں سچ میں بہت اچھا ناول ہے (♥♥😊)

♥ The End

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

